کلامِ پیر ناصرِ خسرو

حصّہ اوّل

شیعہ امامی اسماعیلی طریقہ اینڈ
ریلیجس ایجوکیشن بورڈ برائے پاکستان

کلام پیر ناصر خسرو

حصّہ اوّل

انتخاب اَز دیوانِ اَشعار

ترتیب و ترجمہ

عالیجاہ فدا علی ایثارؔ ہونزوی، فاضل فارسی

شائع کردہ

شیعہ امامی اسماعیلی طریقہ اینڈ ریلیجس ایجوکیشن بورڈ برائے پاکستان

۲۳۰/۱، ڈکروز روڈ، گارڈن ایسٹ۔ کراچی

جملہ حقوق محفوظ

۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

ایس۔ایم۔پرنٹرز
کراچی

فہرست

کلام نمبر ۱

رسول اللہ صلعم، اہلبیتؑ امامت و اطاعتِ امام

۱ پشتم قوی بفضلِ خدا ایست وطاعتش
تا در رسم مگر برسولؐ و شفاعتش

۲ پیشِ خدای نیست شفیعم مگر رسولؐ
دارم شفیع پیشِ رسولؐ آل وعترتش

۳ با آلِ اُو روم سوی او نیست ہیچ باک
برگیرم از منافقِ ناکس شناعتش

۴ دینِ خدای ملکِ رسولؐ است خلق پاک
امروز بندگان رسولؐ اند رعیتش

۵ گر سوی آلِ مرد شود مالِ اُو چرا
زی آلِ اُو نہ شُد زپیمبر شریعتش

۶ آلِ پیمبر است تُرا پیش رو کنون
از آلِ اُو متاب و نگہدار حُرمتش

ترجمہ

۱۔ خدا کے فضل و کرم اور اسکی (پُرخلوص) اطاعت کے طفیل میری کمر مضبوط ہے (اور میرا پختہ یقین ہے) کہ رسول کریمؐ اور آپکی شفاعت کے ذریعے بارگاہِ الٰہی تک رسائی حاصل کر لوں گا۔

۲۔ (جس طرح) خدا کے حضور میں رسولِ خدؐا کے سوا کوئی اور میرا شفیع نہیں ہے (اسی طرح) رسُولِ خدا کے سامنے آلِ رسُول ہی کو اپنا شفیع قرار دیتا ہُوں۔

۳۔ مجھے کوئی خوف نہیں مَیں رسُولِ خدؐا کے سامنے رسُولِ پاکؐ کی عترتؑ کی ہمراہی میں جاؤں گا اور نا اہل منافق سے اسکی خراب کاری کا حساب ضرور لُوں گا۔

۴۔ خدا کا دین یعنی اسلام رسُولِ پاکؐ کی ملکیت ہے اور سارے خلائق آج رسُولِ کریمؐ کے لیے رعایا اور موالی (غلام) کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۵۔ اگر قرآن پاک ہی کے قانون میں) ایک مسلمان شخص کے مال کی وارث اسکی اپنی اولاد ہو سکتی ہے تو پھر صاحبِ قرآن یعنی رسُول خدؐا کی شریعت کی وارث آلِ رسُولؐ کیوں نہیں ہو سکتی ہے جبکہ یہ شریعت آپکی ملکیت ہے۔

۶۔ اَب رسُول خدؐا کے بعد رسولؐ کی عترت ہی تمہاری مقتدا (رہنما) ہے اس اعتبار سے تم آلِ رسُولؐ کی حرمت کا پاس رکھو اور سرتابی نہ کرو۔

۷ فرزند اوست حرمتِ اُو چون ندانیش
پس خیرہ خیر اُمید چه داری بَرحمتش

۸ آگہ تُو نئی که پیمبر کرا سپُرد
روزِ غدیرِ خم زمنبر وَلاَیتش

۹ آن را سپُرد کایزد مَردین و خلق را
اندر کتابِ خویش بدو کرد اشارتش

۱۰ آن را که هر شریفی نسبت بدُو کنند
زیرا که از رسُولِ خداؐ یست نسبتش

۱۱ آن را که کس بجای پیمبر جُز او نہ خفت
با دشمنانِ صَعب به هنگامِ ہجرتش

۱۲ درحرب گه پیمبر ما مُعجزی نه داشت
از مُعجزات نیز قوی تر ز قوتش

ترجمہ

۷۔ جب تم آلِ رسُولؐ (امامِ زمانہ) کی حُرمت کا پاس اور لحاظ نہیں رکھو گے (تو پھر بتاؤ کہ) تم خواہ مخواہ رحمتِ الٰہی کے اُمیدوار کیسے بن سکتے ہو۔

۸۔ کیا تمہیں معلُوم نہیں کہ رسُولِ خُداؐ نے غدیرِ خم کے دن منبر پر منصبِ ولایت (اُمت کی سرپرستی) کا عہدہ کس کو سونپا تھا۔

۹۔ (ہاں) رسُولِ خداؐ نے اپنے دین اور اپنی اُمت کو اُسی مرد (کامل) کے سپُرد کیا جس کی طرف قرآن مجید میں حق تعالیٰ نے (بارہا) اشارہ فرمایا ہے۔

۱۰۔ رسُول اللہ نے ولایت (کا منصب) اُسی شخص (علیؑ) کے سپرد کیا جس سے ہر شریف و نجیب اپنی شرافت و نجابت کا انتساب کرتے ہیں اسلئے کہ اس شخص (علیؑ) کا خاندانی انتساب رسولِ خداؐ سے ہے۔

۱۱۔ (رسُولِ خداؐ نے) ولایت (اُمت کی سرپرستی) کا یہ منصب اس مردِ کامل کے سپُرد فرمایا جسکے سوا شبِ ہجرت سخت دشمنوں کے نرغے میں کوئی دوسرا بسترِ رسُولؐ پر سویا نہیں تھا۔

۱۲۔ غزواتِ اسلام میں ہمارے رسول پاکؐ کے پاس (حصُولِ فتح و نصرت کیلئے) قوتِ مرتضوی سے بڑھ کر کوئی دوسرا معجزہ تھا ہی نہیں۔

۱۳ قِسمت نہ شُد بخلق درون دوزخ و بہشت
بر کافر و مسلمان اِلّا بہ قسمتش

۱۴ در بود مر مدینۂ عِلمِ رسُولؐ را
زیرا جز او نبود سزای امانتش

۱۵ گر علم بایدت بدرِ شہرِ علم شو
تا بر دِلت بِتابد نورِ سعادتش

۱۶ گنجِ خدای بُود رسُولؐ و ز خلق او
گنجِ رسولؐ خاطرِ اُو بُود و فکرتش

۱۷ قیمت سُوی خدای بہ دین است خلق را
آن است قیمتی کہ بدین است قیمتش

۱۸ نصرت بدین کُن اے بخرد مر خدای را
گر بایدت کہ بہرہ بیابی ز نصرتش

ترجمہ

۱۳۔ اس (علیؑ) کی تقسیم کے بغیر لوگوں میں سے کافر اور مسلمان کے درمیان جنت اور دوزخ تقسیم ہی نہیں ہوئے (اسمیں رسُولؐ کی حدیث علیٌ قَسِیمُ النَّارِ وَالجَنَّۃِ کی طرف اشارہ ہے)

۱۴۔ وہ (علیؑ) علمِ نبویؐ کے شہر کا دروازہ تھا کیونکہ اُس کے سوا کوئی دوسرا شخص رسُولِ پاکؐ کی امانت کا امین نہیں تھا۔

۱۵۔ اگر تم حصُولِ علم کے متمنّی ہو تو تمہیں علم کے شہر کے دروازے پر جانا چاہیئے تاکہ تمہارے دل پر سعادت مندی کا نُور روشن ہو جائے۔

۱۶۔ رسُولِ پاکؐ (اپنی ذات میں) الٰہی علوم کا خزانہ تھے اور اُمّت میں سے حضرت علیؑ کا مبارک دل اور پاکیزہ فکر ہی علومِ نبویّہ کے لیے خزانہ کا حکم رکھتی ہے۔

۱۷۔ خداوند عالم کے نزدیک انسانی قدر و قیمت کا معیار دین ہے اور انسانوں میں سے وہی انسان قیمتی ہے جس کی قیمت دین (پر عمل) کے ذریعے ظاہر ہو۔

۱۸۔ اگر تم خداوندی نصرت سے بہرہ یاب ہونا چاہتے ہو تو پھر اے دانا شخص تم خدا کی مدد خدا کے دین کو مدد پہنچا کر کرو۔

۱۹ منّت خدای را کہ بجودِ امامِ حق
بشناختم بحق و یقین و حقیقتش

۲۰ آن بے قرین مَلِک کہ جز اُو نیست در جہان
کز مُلکِ دیو یکسرہ خالیست ملکتش

۲۱ یارب بفضل خویش تو توفیق دہ مرا
تا روز و شب بدارم طاعت بہ طاعتش

ترجمہ

۱۹۔ خدا کا (لاکھ لاکھ) احسان ہے کہ امامِ برحق کی مہربانی سے مَیں نے خدائے پاک کی حقیقت کو حق و یقین کے درجے میں پہچان لیا ہے۔

۲۰۔ دُنیا میں وہ بے مثال بادشاہ (امامِ زمانہ) ہی ہے جس کی سلطنتِ عظمیٰ (امامت) ہی شیاطین کے تسلط سے آزاد ہے۔

۲۱۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنے فضل و رحمت سے توفیق دے تاکہ میں دن رات امام الوقت کی اطاعت کے ذریعے تیری اطاعت بجا لا سکوں۔

کلام نمبر ۲

رسول صلعم، اہلبیت وحضرت مولانا علی علیہ السلام

۱ چرا خاموش باشی اے سخندان
چرا در نظم ناری دُر و مرجان

۲ ہمی تا زندہ ام توفیق خواہم
بمدحِ بہترین فرزندِ انسان

۳ بمدحِ گوہرِ تاجِ رسالت
بمدحِ مفخرِ جنّ و انسان

۴ خلائق خاک و اُو ابرِ بہاری
ضمائر چون شب اُو خورشیدِ رخشان

۵ بباغِ دین از و سوسن شگفتہ
زبُن برکندہ بیخِ خارِ عصیان

۶ بفعل آوردن از قوت خرد را
باحمد داد فرمان فردِ رحمان

ترجمہ

۱۔ اے شاعر! تم خاموش کیوں رہتے ہو (علم وحکمت اور ہدایت ونصیحت کے) موتیوں اور مونگوں کو نظم کی لڑی میں کیوں نہیں پروتے ہو۔

۲۔ جب تک میں زندہ ہوں خداوند عالمین سے توفیق مانگتا ہوں تاکہ بہترین انسان (امام الوقت) کی مدح گوئی کا حق ادا کرسکوں۔

۳۔ مَیں توفیقِ الٰہی سے تاجِ رسالت کے موتی اور تمام جنّات وانسان کیلئے باعثِ فخر ہستی (امام الوقت) کی مدح کرتا رہوں گا۔

۴۔ لوگوں کی مثال مٹی کی ہے اور ان (امام الوقت) کی مثال موسم بہار کے بادلوں کی سی ہے انسانی قلوب کی حیثیت اندھیری رات کی ہے جبکہ ان (امام الوقت) کی مثال تابندہ سورج کی سی ہے۔

۵۔ خدا کے دین کے باغ میں (امام الوقتؑ) کے مبارک وجود کی برکت سے ہدایت ونصیحت اور علم وحکمت کے سوسن کھلے ہیں اور نافرمانی کے کانٹوں کی جڑیں بنیاد ہی سے اکھڑ گئی ہیں۔

۶۔ یکتا ومہربان خدا نے عقل کو حدِ قوت سے حدِ فعل میں لانے کے لیے احمدِ مختار کو مامور فرمایا۔

۷ بیاری خواست بر حملِ نبوّت
علیؑ را سیّد ساداتِ دوجہان

۸ علیؑ و مصطفیٰؐ را گر نہ دانی
حدیثِ آدم و حوّا فرو خوان

۹ ازین دو نسلِ باقی را سبب دان
چنانکہ نسلِ فانی را ازیشان

۱۰ علیؑ بر جان جبّاران عالم
بِبارید از سرِ صمصام طوفان

۱۱ چُنین خواندم کہ پیشِ پورِ آذر
از آتش نرگس و گُل رَست و ریحان

۱۲ بتاویل علیؑ از آتشِ جہل
نگہ کُن رَستہ در دلہا گلستان

ترجمہ

۷۔ پھر دونوں جہان کے سرداروں کے سردار رسول کریم صلعم نے علی مرتضیٰؑ کو نبوّت کی ذمہ داریاں اُٹھانے میں مدد دینے کے لیے بلایا۔

۸۔ اگر تم محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کو ان کی اپنی حیثیت اور مرتبے میں نہیں جانتے ہو تو پھر جاؤ قرآن کریم سے حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کا قصہ خوب پڑھ لو۔

۹۔ جسطرح آدمؑ اور حوّا علیہما السلام انسان کی جسمانی نسل کی بقا کا سبب بنے ہوئے ہیں اسی طرح محمدؐ اور علیؑ انسان کی روحانی نسل کی بقا کا باعث بنے ہوئے ہیں۔[1]

۱۰۔ علی مرتضیٰؑ نے اپنی دو دھاری تلوار (ذوالفقار) سے دُنیا کے ظالموں پر غضب کا طوفان برسایا ہے۔ یعنی ظالموں کے خلاف جہاد کیا۔

۱۱۔ مَیں نے (قصص میں) پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کے سامنے آگ سے نرگس، گلاب اور نازبو کے پھول معجزانہ طور پر کھل گئے۔

۱۲۔ اِدھر علیؑ کے علمِ تاویل کے ذریعے جہالت کی آگ سے دلوں کے اندر چمن ہی چمن آباد ہو گئے ہیں۔

[1] اشارہ ہے حدیث کیطرف "یَا عَلِیُّ اَنَا وَ اَنْتَ اَبَوَا ھٰذِہِ الْاُمَّۃ"

۱۳ جُز اُو دانی کرا هارونِ اُمّت
چو باشد مصطفیٰ فرزندِ عمران

۱۴ اگر هارون ز موسیٰ ترجمان بود
که حجّت گفت بر فرعون و هامان

۱۵ علی را ترجمانِ وحی پندار
هم آن معنی هم این معنی درودان

۱۶ کرا کرّار خواند احمد جُز اُو را
تو نیزش خوان اگر هستی مسلمان

۱۷ پس از خطبهٔ غدیرِ خُم شنیدی
علی اُو را ولی باشد به پیمان

۱۸ چنین بودست پیمانِ پیمبر
در آن منزل که منبر کرد پالان

ترجمہ

۱۳۔ علیؑ کے سوا تم کس کو اُمّت (اُمّتِ محمّدیہ) کا ہارونؑ قرار دیتے ہو جبکہ محمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی اُمّت کے موسیٰؑ ہیں۔

۱۴۔ اگر ہارونؑ اپنے وقت میں حضرت موسیٰؑ کا ترجمان تھا جو دینِ موسوی کی حقانیت پر فرعون اور ہامان پر حجّت قائم کرتا تھا۔

۱۵۔ پس علیؑ کو بھی وحیِ الٰہی کا ترجمان مانو جو ہمرنگی و ہم آہنگی موسیٰؑ اور ہارونؑ میں پائی جاتی تھی وہی محمّد اور علیؑ میں بھی تصوّر کرو (اشارہ ہے یا علی انت منّی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ کی طرف)

۱۶۔ آنحضرتؐ نے علیؑ کے سوا کس کو کرّار کے لقب سے نوازا ہے اگر تم بھی مسلمان ہو تو اس نام سے علیؑ کو یاد کرو (اشارہ ہے حدیث کی طرف لاعطین رایۃ غدًا)

۱۷۔ غدیرِ خم کے خطبے کے بعد جو تم نے سُنا ہے کہ علیؑ نبیؐ (کے بعد اُمّت) کا ولی یعنی سرپرست ہے (اشارہ ہے من کنتُ مولاہُ فعلیٌ مولاہُ)

۱۸۔ رسولِ خدا کا اُمّت سے یہی عہد تھا جو آپؐ نے کجاووں کا منبر نصب کر کے علی مرتضیٰؑ کی ولایت کا اعلان فرمایا تھا۔

۱۹ اگر پذرفتۂ ز احمد وصیت
نمانی چون گواه خواهند حیران

۲۰ حصاری داد یزدان بندگان را
کہ شیطان را در و در نیست سلطان

۲۱ زغفرانِ خدای اُو را عمارت
ز دیوان جبرئیل اُو را نگہبان

۲۲ حِصاری کاندرو عزّاست و راحت
زبیرونش ہمہ نفرین و غذلان

۲۳ خداوندِ حصار آنکس کہ ایزد
زبہرِ اُو فگند آفاق و ارکان

۲۴ جہان را جان خداوندِ زمان است
بجان برپای کردست ایزد ابدان

ترجمہ

۱۹۔ اگر تم نے محمّد مصطفٰے واحمد مجتبیٰ صلعم کی وصیت کو دل سے مان لیا ہے (تو فردائے قیامت اس معاملے پر) جب گواہ طلب کیے جائیں گے تو تم حیران نہ ہو گے۔

۲۰۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو ایک ایسا مضبوط قلعہ عنایت فرمایا ہے کہ اس پر کسی صورت میں بھی شیطان کا غلبہ نہیں۔

۲۱۔ اس قلعے کی تعمیر الٰہی بخششوں سے ہو چکی ہے اور جبرائیل امین شیاطین کی شرارتوں سے اس کی حفاظت پر مامور ہے۔

۲۲۔ یہ دین لسلام ایک ایسا قلعہ ہے کہ اس کے اندر عزت ہی عزت اور راحت ہی راحت ہے اور اسکے حدود سے باہر ملامت ہی ملامت اور مایوسی ہی مایوسی ہے۔

۲۳۔ اس مضبوط قلعے کا مالک وہ شخص (امام) ہے جسکی خاطر خدائے لایزال نے آفاق و ارکان یعنی کائنات و مافیہا کی طرح ڈالی ہے۔

۲۴۔ زمانے کے مالک (امام العصرؑ) اس دنیا کیلئے رُوح کی حیثیت رکھتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ نے اجسام کا قیام رُوح پر رکھا لہٰذا دُنیا کا قیام امام العصر کی ذاتِ اقدس پر ہے جو اس پوری کائنات کیلئے رُوح کی حیثیت رکھتے ہیں۔

کلام نمبر ۳

دُنیا، نیک اعمال اور نیک اعمال کیطرف رہنمائی کرنیوالا امامؑ ہے

۱ پیروزہ رنگ دائرۂ آسیا مثال
بازیگریست نادرہ و خلق چون خیال

۲ گاہی بحیلہ خاک فروشد بجای مشک
زِی اُومشو کہ تا نشوی بر خرد وبال

۳ گیتی سرای راہگذران است گوش دار
تا بادلیل باشد ازین جات انتقال

۴ آن کُن کہ خویشتن ز بہائم جُدا کُنی
تاسوی قومِ خویش فرستدت ذوالجلال

۵ آن قوم کز جلال و جمال و کمالِ شان
پیدا شدست عالمِ ترکیب را جمال

۶ آن قوم کافتخار زمانند و اصلِ دین
اصحابِ عزّو ایمنی و مُلک بی زوال

ترجمہ

۱۔ چکّی کے پاٹ جیسے نیلگوں آسمان کی حیثیت ایک عجیب وغریب جادوگر کی سی ہے اور لوگوں کی مثال تصور اور گمان کی سی ہے۔

۲۔ یہ تو کبھی دھوکے سے کستوری کی جگہ مٹی بیچتا ہے تم اس کی طرف نہیں جھکنا تاکہ عقل و بصیرت کے لیے وبال نہ ہو۔

۳۔ سُن لیں کہ دُنیا مسافر خانہ ہے تاکہ اس بات سے تمہارے دُنیا سے گزر جانے کا جواز اور دلیل پیدا ہو سکے۔

۴۔ تم دُنیا میں وہ عمل کرو جس سے تم دوسرے حیوانات سے ممتاز ہو سکو۔ تاکہ اس امتیاز کے نتیجے میں خدائے ذوالجلال تمہیں تمہاری قوم کی طرف بھیج دے۔

۵۔ یہ وہی قوم ہے جس کی بزرگی، کمال اور حسن وجمال سے عالمِ امکان کے اندر حسن پیدا ہو چکا ہے۔

۶۔ وہ قوم جو فخرِ زمانہ اور دینِ حق کی بنیاد ہے اور زوال نہ آنے والی سلطنت، امن و سلامتی اور عزّت و حشمت کی اہل ہے (ائمہ اہلِ بیت علیہم السلام ہی ہیں)

٧ قومی که بر هدایتِ ایشان خرد مُشیر
قومی که بر سخاوتِ ایشان جهان عیال

٨ قومی که در جهان بزرگی و قدرِ شان
ایزد فریضه کرد صلوٰةِ رسُولؐ و آل

٩ قومی که تا نه یافت ازیشان خرد نصیب
هرگز نه شد سپاهِ هدیٰ چیره بر ضلال

١٠ ایشان چو روزِ روشن و بدخواهِ شان چو شب
ایشان سحابِ رحمت و گیتی همه رمال

١١ اینک امام حق و امان ز اهلِ روزگار
اینک حریم امن و خورشید لازوال

١٢ سایۂ خدای اُوست که با اُوصفاتِ اوست
سایۂ خدای و نورِ خدایست بے مثال

ترجمہ

٧۔ وہ قوم (ائمہ) جن کی ہدایت میں عقلِ کُل مشیر کا فریضہ انجام دیتی ہے اور وہ قوم (ائمہؑ) جن کی سخاوت کا یہ عالم ہے کہ سارا جہان کُنبے کے طور پر انہی کے در پر پل رہا ہے۔

٨۔ وہ قوم (آئمہ حقؑ) جن کی دُنیا میں بزرگی اور قدر و منزلت کا یہ عالم ہے کہ خداوند عالم نے انکے نانا بزرگوار (رسُولِ اکرمؐ) اور خود اُن (آل) پر درُود بھیجنا واجب کر دیا ہے۔

٩۔ وہ قوم (آئمہ حقؑ) جن کی بارگاہ عالی سے جب تک عقل و بصیرت کو ہدایت کا حصّہ نہیں ملتا تب تک ہدایت کی فوج ظفر موج گمراہی پر غالب نہیں آ سکتی ہے۔

١٠۔ وہ قوم (آئمہ حقؑ) اپنی ذات و صفات میں دن کی طرح روشن اور ان کے بدخواہ رات کی طرح تاریک ہیں۔ وہ رحمتِ خداوندی کے بادل ہیں اور دنیا کی حیثیت ریت کی ہے۔

١١۔ یہی ہے امام برحق اور اہلِ زمانہ کی حقیقی پناہ گاہ اور یہی اَمن و سلامتی کی حرم سرا اور رُوحانیت و ہدایت کا تابندہ اور لازوال سُورج بھی ہے۔

١٢۔ یہی امام برحق خدا کا سایہ اور اس کی صفات کا مظہر ہے خدا کے نُور اور اس کے سایہ کی تو کوئی مثال ہی نہیں۔

۱۳ معزول شد دو چیزِ جہان از دو چیزِ تو
از علمِ تو جہالت و از جودِ تو مَطال

۱۴ جاوید باد مُلکِ خداوندِ روزگار
در نورِ اُو ہمیشہ دلِ خواجہ چون نوال

ترجمہ

۱۳۔ اے میرے امامؑ! آپکی دو چیزوں کے طفیل دُنیا کی دو چیزیں معزول ہو چکی ہیں یعنی آپکے علم سے جہالت اور آپ کی سخاوت سے غُربت معزول ہو چکی ہیں۔

۱۴۔ صاحب العصر (امامِ زمانہ) کی یہ زمینی اور رُوحانی سلطنت پائندہ رہے اور اس کے نورُ کی روشنی میں خواجہ (ناصرخسرو) کا دل بھی بہرہ یاب ہو۔

دین، دین کے مالک رسول صلعم اور امام علیہ السلام

۱ ای گنبدِ پیروزۂ بی روزنِ گردان
چونست گلستان گہ و گاہی چو بیابان

۲ بستانِ خدایست شریعت بہ حقیقت
پُرغلّہ و پُرکشت و درختانِ فراوان

۳ ای راہگُذری مردِ گرت رغبت باشد
درمیوہ و درنعمتِ این نادرہ بُستان

۴ دِہقانش یکی فاضل ومعروف و بزرگ است
درباغ مشو جز کہ بدستوریٔ دہقان

۵ گر میوہ ات باید سوی سیب و بہی شو
منگر سوی بی میوہ و پُر خار مغیلان

۶ ہرکس کہ پدر نام نہد نوح مرورا
کشتیش نباشد کہ رود برسرِ طوفان

ترجمہ

۱۔ اے بغیر روشندان کے گردش کرنے والے گنبدِ نیلی یعنی آسمان! تمہاری حالت کبھی تو گلستان کی سی اور کبھی تو بیابان کی سی ہوتی ہے۔

۲۔ حقیقت میں دین خدا کا لگایا ہوا باغ ہے جو گھنے درختوں، لہلہاتے کھیتوں اور غلّہ و اناج سے بھرپُور ہے۔

۳۔ اے مسافر شخص! اگر تمہیں اس پُرعجوبہ باغ کی نعمتوں اور میووں میں رغبت ہے تو یاد رکھنا کہ!

۴۔ اس باغ کا ایک فاضل اور مشہور و معروف مالی موجود ہے اور تمہیں اس مالی کے اذن و اجازت کے بغیر باغ میں داخل نہیں ہونا چاہیئے۔

۵۔ اگر تمہیں اس باغ کے میوے چاہئیں تو پھر تمہیں سیب اور بہی جیسے پھلوں کی طرف رُخ کرنا چاہیئے، بغیر پھل اور ببول کے کانٹا دار درختوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے۔

۶۔ جو بھی باپ اپنے بیٹے کا نام نوح رکھے اس کی کشتی کبھی طوفان کا مقابلہ کر کے ساحل پر لنگر انداز نہیں ہو سکتی ہے (یعنی ہر آدمی نوح نجی اللہ نہیں بن سکتا ہے)

۷ چونانکه خرد را بمیانِ دُو محمّد
فرق ست به پیغمبری و وحی و بفرقان

۸ دہقان و خداوندۂ این باغ رسُولست
سرہنگِ بنی آدم و پیغمبرِ یزدان

۹ ہرچند که بر منبر نادان به نشیند
ہرگز نه شود ہمبر با دانا نادان

۱۰ از مرد پدید آید حکمت نه زمنبر
خورشید کند عالم پُرنور نه سرطان

۱۱ میدانِ خدایست قران ہرکه سواراست
گو خیزو فراز آی و بردن تاز به میدان

۱۲ تاکیست که برپشتۂ حرفِ متشابه
آورد کُند اسپش با پویه و جولان

ترجمہ

۷۔ اس طرح عقل وبصیرت کے نزدیک محمّد نام کے دو اشخاص کے مابین قرآن، وحی اور رسالت کے اعتبار سے واضح فرق ہے۔

۸۔ خدا کے اس باغ (دین) کا مالک اور دہقان اپنے زمانے میں رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو نوعِ انسان کے سردار اور خدائے لایزال کے پیغمبر ہیں۔

۹۔ ہر چند کہ نادان منبر پر بیٹھا ہوتا ہے لیکن صرف منبر پر بیٹھنے سے نادان کبھی دانا کا ہم پلّہ نہیں ہوسکتا ہے۔

۱۰۔ حکمت کا ظہور تو انسان سے ہوتا ہے منبر سے نہیں، دُنیا کو سُورج ہی نُور سے معمور کرتا ہے نہ کہ بُرجِ سرطان۔

۱۱۔ قرآن حکیم (کی مثال) خدا کے میدان (کی سی) ہے کوئی شہسوار ہو تو اسے کہو کہ آؤ میدان میں اُترو اور اپنے مرکب کو مہمیز میں لاؤ یعنی قرآنِ پاک علم وحکمتِ الٰہیہ کا ایک وسیع میدان ہے جسکے شہسوار راسخون فی العلم ہیں۔

۱۲۔ وہ کون سا شہسوار ہے جو حروف متشابہ پر سوار ہو کر اپنے گھوڑے کو تگ وتاز میں لائے۔

۱۳ دشوار طلب کردن تاویل قران است
کاریست فرو خواندنِ این نامہ بس آسان

۱۴ معنی سخن ایزد پیغمبر داند
بہتان بود ار تو بجز این گوئی بہتان

۱۵ بر مشکلِ این معجزہ جز آلِ نبی را
کس را نہ بود قدرت و نہ قوت و سُلطان

۱۶ زی درگہ اُوشو کہ سلیمانِ جہان است
تا باز رہد جانِ تو از آفتِ دیوان

۱۷ آنی کہ پدید آمد در باغِ شریعت
از عدل تو آزار و ز احسان تو نیسان

۱۸ دِین از تو مزیّن شد و دنیا بتو زیبا
حکمت بتو تازہ شد و مدحت بتو خلقان

ترجمہ

۱۳۔ قرآن حکیم کی تاویل طلب کرنا ہی مشکل کام ہے، اس کی تنزیلی تحریر پڑھنا تو بہت آسان ہے۔

۱۴۔ کلامِ الٰہی کے معنی اور مفہوم کو پیغمبرِ خدا صلعم ہی جانتے ہیں اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور کہنا چاہتے ہو تو وہ واضح جھوٹ ہوگا۔

۱۵۔ اس معجزۂ محمدی یعنی قرآنِ حکیم کی تاویلی مشکلات پر صرف اور صرف آلِ رُسولؐ (امامِ زمانہ) ہی کو عبور، قدرت اور اختیار حاصل ہے۔

۱۶۔ اسی (بے ہمتا بادشاہ یعنی امام الوقت) کے حضور سے رجُوع کرو جو کہ آج کی دُنیا کا سلیمان ہے تاکہ تمہاری رُوح کو شیاطین کی اذیت سے نجات دلائے۔

۱۷۔ اب دین کے باغ میں تیری عدل گستری سے بہار آئی ہے اور تیرے احسان کی بدولت اس پر موسمِ بہار کی بارش برس رہی ہے۔

۱۸۔ دینِ حق کے اندر تیرے مبارک وجود کی برکت سے رونق آگئی ہے اور دُنیا بھی تو تیرے دم کرم سے خوبصورت نظر آنے لگی ہے۔ حکمت تیرے طفیل تازہ تر ہو گئی ہے اور لوگ تیری تعریف و توصیف میں مگن ہیں۔

۱۹ چوں خطبه بنام تو رسانم به سخن بر
از برکت و اقبالِ تو گُل رُوید و ریحان

۲۰ گر جمله یکی نامه شود عدل و سعادت
آن نامه نه یابد مگر از نام تو عنوان

۲۱ در حکمت و بر مدحت اولاد پیمبر
اشعار همی گوی بهروقت چو حسّان

۲۲ چون بندۀ مستنصر بالله بگوید
پُر مشتری و زُهره شود بقعۀ یمگان

ترجمہ

۱۹۔ جب مَیں اپنی زبان سے تیرے مبارک نام کا خُطبہ پڑھنے لگتا ہوں تو تیرے نام کی برکت اور اقبال سے میرے کلام کے باغیچے میں پھُول اور ناز بُو کھلنے لگتے ہیں۔

۲۰۔ اگر عدل و انصاف اور خوش بختی و سعادت مندی ایک تحریر کی صُورت اختیار کر جائیں تو اس تحریر کے لیے تیرا مبارک نام عنوان کی حیثیت رکھے گا۔

۲۱۔ (اے ناصر) تم علم و حکمت اور آلِ رُسول کی مدح و ثنا میں ہر وقت (دربارِ رسالت کے ملک الشعراء) حسّان کی طرح ایمان افروز اشعار کہتے جاؤ۔

۲۲۔ جب امام مستنصر باللہؑ کا یہ غلام (ناصر خسروؒ) ان کی تعریف میں اشعار کہتا جائے گا تو یمگان کا یہ خطّہ مشتری اور زہرہ جیسے ستاروں سے بھر جائے گا۔

کلام نمبر ۵

دُنیا، جہل، علم دین اور امامِ زمان علیہ السلام

۱ چند کنی جائے چنین بد گزین
چون نہ روی سوی سرای جز این

۲ چند نشینی تو کہ رفتند پاک
ہمرہ و یارانت ہلا بر نشین

۳ چند کنی صحبتِ دنیا طلب
صحبتِ یاری بہ ازین برگزین

۴ مہرِ چنین خیرہ چہ داری برانک
بر تو ہمی دارد ہموارہ کین

۵ چونکہ زمینی نہ شود بر فلک
چند بود آن فلکی زمین

۶ نیک نِگہ کُن کہ حکیمِ علیم
چونت ببستست بہ بندی متین

ترجمہ

۱۔ تم کب تک ایسی بُری جگہ (دنیا) کو اپنے لیے پسند کرتے رہو گے۔ اسکے علاوہ جو (اَن دیکھی) دُنیا ہے اس کی طرف کیوں نہیں جاتے ہو۔

۲۔ تم کب تک یہاں مقیم رہو گے جبکہ تمہارے دوست اور احباب سب کے سب (اس دُنیا سے) چلے گئے ہیں خبردار! تم بھی آمادۂ سفر ہو جاؤ۔

۳۔ تم کب تک دنیا کی صحبت طلب کرتے رہو گے۔ اَرے اس سے بہتر کسی اور ہمنشین کی صحبت اختیار کرو۔

۴۔ تم خواہ مخواہ ایسے ساتھی (دنیا) سے محبت کیوں کرتے ہو جو وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ دشمنی پر تُلا ہوا ہے۔

۵۔ چونکہ تمہارا خاکی جسم آسمان پر نہیں جا سکتا ہے اس لیے پھر کب تک تمہاری آسمانی رُوح زمین پر مقیّد رہے گی۔

۶۔ تم اچھی طرح دیکھو کہ خدائے علیم و حکیم نے تمہیں کیونکر ایک مضبوط بندھن (خواہشاتِ نفس و بدن کے شکنجے) میں باندھ رکھا ہے۔

۷ چند درین بند بگشتی چنین
دامنِ دُنیا بکَش واستین

۸ ترسان گشتی که بمیری توزار
چونت برآرند ازین پارگین

۹ جہل نمودست ترا این خیال
جز کہ چنین گفت یکی پیش بین

۱۰ گفت کہ تو زندہ تر آنگہ شوی
کت برہانند ازین تیرہ طین

۱۱ تابشناسند کہ بیرون ز چرخ
عالمِ جانیست بعین الیقین

۱۲ برنشوی تو بہ جہانِ برین
تات ہمی دیو بود ہم نشین

۷۔ کتنے عرصے تک تم اس بندھن (دُنیا) میں پھرتے رہے۔ اَب وقت آیا ہے کہ دنیا کے دامن اور اس کی آستین کو کھینچ لو یعنی دُنیا سے کنارہ کشی کرو۔

۸۔ تمہیں یہ خوف لاحق ہوگیا ہے کہ اگر تمہیں اس گندے تالاب یعنی دُنیا سے باہر نکال دیں تو تم بے بسی کے ساتھ مر جاؤ گے۔

۹۔ جہالت (لاعلمی) نے تمہارے اندر (یہ غلط) خیال پیدا کیا ہے۔ حکماء کا قول تو اس کے برعکس ہے۔

۱۰۔ اس کے بقول تو تم اس وقت اور زیادہ زندہ رہ سکتے ہو جب تمہیں اس خاکِ سیاہ یعنی جسمِ خاکی کے بندھن سے رہا کیا جائے۔

۱۱۔ یہاں تک کہ لوگ جان لیں کہ اس نیلے آسمان سے باہر بھی ایک روحانی عالم ہے جس کا مشاہدہ عین الیقین (یقین کی آنکھ) سے کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ جب تک شیطان تمہارا ہم نشین ہے تم اس عالمِ بالا کو نہیں جا سکتے۔

۱۳ گر ہمی اندر دین رغبت کنی
دُور کن از دوش جہان پوستین

۱۴ کَی رسد این علم بہ یارانِ دیو
خیرہ بر آتش نہ دَمَدْ یاسمین

۱۵ ہیچ شَنِیدی کہ چہ گُفتہ رسولؐ
بارِ خدا و شرف المرسلین

۱۶ گفت بِباید کہ بجوئی تو علم
وَرنَہ بُوَد جائیگہش جُز بہ چین

۱۷ خانۂ اَسرارِ خدایست امامؑ
رُوحِ امین است مرو را قرین

۱۸ تا تو نہ گیری رَسَنِ عَہدِ اُو
دست نہ شُوید ز تو دیوِ لعین

ترجمہ

۱۳۔ اگر تم دین حق کو جاننے اور سمجھنے کی طرف مائل ہو تو پھر اپنے کندھے سے دنیا کا یہ کوٹ (لباس) اتار کر دُور پھینک دو۔

۱۴۔ دینِ حق کو سمجھنے اور جاننے کا یہ علم شیطان کے دوستوں کو کب مل سکتا ہے آگ (کے انگاروں پر) چنبیلی کے پھُول کھل نہیں سکتے ہیں۔

۱۵۔ کیا تم نے کچھ سُنا بھی ہے کہ سردار و تاجدارِ انبیاء رسولِ خُدا حضرت محمد مصطفٰیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے۔

۱۶۔ آپ نے فرمایا ہے کہ تم علم حاصل کرو اگرچہ تمہیں چین جانا بھی کیوں نہ پڑے۔
(اطلبوا العلم ولو کان با الصّین)

۱۷۔ امام زمانہ تو الٰہی رموز و اسرار کا گھر ہے اور رُوحِ امین اس کے قریب ہے۔

۱۸۔ جب تک کہ تم اسکے ساتھ کیے ہُوئے عہد و پیمان پر قائم نہیں رہتے ہو تب تک شیطان لعین تم سے اپنا ہاتھ نہیں دھوتا ہے یعنی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتا ہے۔

۱۹ عَقل چو نامش بِنَویسی ز فخر
نقش کند نامِ تُرا بر نگین

۲۰ عِلم کُجا باشد جُز نزدِ اُو
شیر کجا باشد جز در عرین

۲۱ ہر کہ سوی حضرت اُو کرد روی
زُہرہ بِتابدش و سہیل از جبین

۲۲ از رہی و حجّتِ اُو خوان بَرُو
ہر سحر ای باد ہزار آفرین

ترجمہ

۱۹۔ جب تم اس (امامِ زمانہ) کا مبارک نام لکھنے لگتے ہو تو عقل بڑے فخر کے ساتھ تمہارا نام اپنے نگینے پر کندہ کرنے لگتی ہے۔

۲۰۔ علم کا حقیقی سرچشمہ امامِ زمانہ کا حضور ہی ہو سکتا ہے جس طرح کہ شیر کا مسکن جنگل ہی ہوتا ہے۔

۲۱۔ جس نے بھی امامِ زمانہ کی بارگاہِ عالی کی طرف رُخ کیا اس کی پیشانی سے (علم و حکمت اور بصیرت و معنویت کے) سہیل اور زہرہ جیسے ستارے چمکنے لگتے ہیں۔

۲۲۔ اے صبح کی ہوا! امامِ زمانہ کے حُجّت اور اس کے غلام (ناصر خسرو) کی طرف سے ہر صبح اس کے حضور ہزار ہزار سلام و دُرود پڑھنا۔

کلام نمبر ۶

دُنیا و حقیقتِ دُنیا

۱ اگر نہ بستۂ این بی ہُنر جہان شدۂ
چراکہ ہمچو جہان از ہنر جہان شدۂ

۲ تن ترا بمثل مادر است سفلہ جہان
تو ہمچو مادر خود پیر و ناتوان شدۂ

۳ بخوی تن مرو ایرا کہ تو عدیل خرد
بسفلہ تن نہ شدی بل بپاک جان شدۂ

۴ نگاہ کُن کہ درین خیمۂ چہار ستون
چو خسروان ز چہ معنی تو کامران شدۂ

۵ چہ یافتی کہ بدان برجہان و جانوران
چنین مسلّط و سالار و قہرمان شدۂ

۶ زمین و نعمت خود را خدای خوانِ تو کرد
کہ سوی او تو سزای نعیم و خوان شدۂ

ترجمہ

۱۔ اگر تم اس بے ہُنر دُنیا کے دام یعنی جال میں پھنسے ہوئے نہیں ہو تو پھر دُنیا کی طرح ہُنر سے کیوں بد کتے ہو۔

۲۔ یہ کمینی دُنیا تمہارے جسم کے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہے تم اپنی ماں کی طرح بوڑھے اور کمزور ہو چکے ہو۔

۳۔ اپنے جسم کی عادت پر ہرگز نہ چلنا کیونکہ تم عقل کے ہمسر ہو عقل کیساتھ تمہاری ہمسری اس کمینے جسم کے ذریعے نہیں بلکہ پاک و پاکیزہ روح کے ذریعے سے ہے۔

۴۔ خوب دیکھا کرو کہ اس چار ستونوں کے خیمے (عناصرِ اربعہ کی دُنیا) میں تم کس حقیقت کی رُو سے بادشاہوں کی طرح باکام و بامراد رہے ہو۔

۵۔ وہ کون سا جوہر ملا ہے جس کی بدولت تم دُنیا اور اس میں بسنے والے ذی حیات پر یُوں غالب، سردار اور حاکم بنے ہُوئے ہو۔

۶۔ خدا نے زمین اور اُسکے اندر پیدا ہونے والی بے پناہ نعمتوں کو تمہارے لیے اپنا دسترخوان قرار دیا ہے اور خُدا کے نزدیک تم اُس کے اُس رنگا رنگ دسترخوان پر مہمان بننے کا شرف حاصل کر چکے ہو۔

۷ طفیلیان تو گشتند جملہ جانوران
برین مبارک خوان چون تو میهمان شدۂ

۸ گمان مبر کہ برین کاروانِ بستہ زبان
تو جز بہ عقل و سخن میرِ کاروان شدۂ

۹ اگر بہ عقل و سخن گشتہ ای برین رمہ میر
چرا زعقل و سخن چوں رمہ رمان شدۂ

۱۰ ترا بحجر گکی تنگ در ببست حکیم
بہ بند در تو چنین از چہ شادمان شدۂ

۱۱ یقین بدان کہ چو ویران کنند حجرۂ تو
ہمان زمان تو برین عالی آسمان شدۂ

۱۲ زفضل و رحمت یزدانِ داد گرچہ شگفت
اگر تو میر ستورانِ بی کران شدۂ

ترجمہ

۷۔ جب سے تم اس بابرکت دسترخوان پر خُدا کے مہمان بنے ہُوئے ہو تب سے یہ سارے ذی رُوح خلائق تمہارے طفیلی بنے ہُوئے ہیں۔

۸۔ یہ گمان ہرگز نہ کرنا کہ تم عقل و گویائی کے سوا کسی اور ذریعے سے ان حیواناتِ صامت کے کارواں کے امیر بنے ہوئے ہیں۔

۹۔ اگر تم عقل و دانش اور نطق و گویائی کے ذریعے حیوانات کے اس ریوڑ کے سردار بنے ہُوئے ہو تو پھر ریوڑ کی طرح عقل و گویائی سے کیوں بھاگے ہُوئے ہو۔

۱۰۔ خدائے حکیم نے تمہیں ایک نہایت ہی تنگ حجرے (قفسِ بدنی) میں باندھ رکھا ہے ایسے تنگ حجرے میں مقید رہتے ہُوئے کیسے خوش و خرم نظر آ رہے ہو۔

۱۱۔ یقیناً جان لو کہ جس وقت تمہارے بدنی حجرے کو (موت کے ہاتھوں) گرایا جائے گا اُسی وقت ہی تم اس اُونچے آسمان کی بلندی پر پہنچ گئے ہوگے۔

۱۲۔ اگر تم اس بے پناہ ریوڑ (مخلوقاتِ عالم) پر بادشاہ بنے ہُوئے ہو تو یہ خدائے عادل کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کے سامنے کون سے تعجب کا مقام ہے۔

۱۳ اگر بدین و بدنیا نگشته ای خوشنود
درست گشت که بدبخت و بد نشان شدهٔ

۱۴ اگر جهان را بندهٔ تو آفرید خدای
تو پس بعکس چرا بندهٔ جهان شدهٔ

۱۵ بشعرِ حُجّت گردِ طمع زروی بشوی
اگر بدل تبع پند و داستان شدهٔ

۱۶ سخن بگوی و مترس از ملامت ای حُجّت!
که تو بگفتنِ حق شهرهٔ زمان شدهٔ

۱۷ تو نیک بختی کز مهرِ خاندانِ رسُولؐ
غریب و رانده و بی نان خانمان شدهٔ

ترجمہ

۱۳۔ خدائے پاک کی طرف سے دین اور دُنیا دونوں ملنے کے باوجود بھی اگر راضی نہ ہو تو یہ بات درست ہوگئی کہ تم بدبخت اور بدنشان واقع ہوئے ہو۔

۱۴۔ اگر خدا نے دنیا و مافیہا کو تمہارا غلام بنا رکھا ہے تو پھر تم اس کے برعکس کیوں اپنے آپ کو دنیا کا غلام بنائے ہوئے ہو۔

۱۵۔ اگر تم قلبی طور پر پند و نصیحت کے تابع رہے ہو تو پھر حجت (ناصر خسروؒ) کے اس شعر کے ذریعے اپنے دل کے چہرے سے لالچ کا گرد و غبار دھولیا کرو۔

۱۶۔ اے حُجت (ناصر خسروؒ) لوگوں کی ملامت سے کبھی نہ ڈرنا اور حق بات برملا کہتے رہنا کیونکہ تم حق بات بلاجھجک کہنے میں مشہور زمانہ واقع ہوئے ہو۔

۱۷۔ خاندانِ رسول صلعم کی بدولت تم حقیقی نیک بختی سے ہمکنار ہو چکے ہو اور اسی محبتِ اہلبیت کی وجہ سے تم پردیسی، بھوکے اور گھربار سے بھگائے ہوئے ہو۔

دُنیا و بے ثباتی دُنیا

۱ ازان پس کاین جہان را آزمودی گر خردمندی
دَرین پُر گرد و ناخوش جای دل خیره چرا بندی

۲ به بیماری ازین جای سپنجی چون شوی بیرون
مخور تیمار چندینی که بنیادش تو افگندی

۳ چنان چون مر ترا پند است مردهٔ جدّ بر جدّت
تو مر فرزند فرزندان فرزندان را پندی

۴ جهان مست است نرمی کن که من ایدون شنودستم
که با مستان و دیوانه حلیمی بهتر از تندی

۵ بسا شاہان با ملک و سپاه و گنج آگنده
کشان بَربودی ازگاه و بدین چاه اندر افگندی

۶ خردمندا! مرادِ ایزد از دنیا بجاصل کن
مرادِ اُو تو خود دانی چه چیز است ار خردمندی

ترجمہ

۱۔ اگر تم عقلمند ہو تو اس دُنیا کو خوب آزمانے کے بعد اس گرد آلود اور غم آباد دُنیا میں اپنا دل خواہ مخواہ کیوں پھنسائے ہوئے ہو۔

۲۔ جب اس مسافر خانے سے بیماری کی حالت میں رخصت ہو جاؤ گے تو اس کی تیمارداری اس قدر کیوں جبکہ اس کی بنیاد تم نے خود رکھی ہے۔

۳۔ جس طرح تمہارے مرحوم باپ دادا تمہارے لیے ایک قسم کی نصیحت ہیں اسی طرح تم فرزندوں اور پوتوں کے لیے ایک گونہ نصیحت ہو۔

۴۔ یہ دُنیا مست ہے اس کے ساتھ نرمی برتو۔ مَیں نے بزرگوں سے یہی کچھ سُنا ہے کہ دیوانہ اور مستانہ لوگوں کے ساتھ سختی سے زیادہ حلیمی بہتر ہے۔

۵۔ اے دُنیا! تُو نے بہت سے بادشاہوں کو جو سلطنت، لشکر، خزانوں اور محلات کے مالک تھے عرصہ ہو رہا ہے اُچک لیا ہوا ہے اور ان سب کو اندھیرے کنویں (قبر) میں پھینک دیا ہے۔

۶۔ اے دانا شخص! دُنیا سے خدا کا مقصد اپنے لیے حاصل کرو، تمہیں خود معلوم ہے کہ خدا کا مقصد کیا ہے؟

۷ مراد ایزدی دین است چون دین یافتی زان پس
اگر مر خویشتن را در سپنجی جای نه پسندی

۸ بدین مهلت که دادستت مشو از مکر او ایمن
بترس از آتشِ تیزش مکن در طاعتش کندی

۹ حکایت های شاهان را همی خوانی و می خندی
همی بر خویشتن خندی نه بر شاهِ سمرقندی

۱۰ اگر فردا شفاعت را از احمد طمع میداری
چرا امروز دشمن دار اہل البیت و فرزندی

ترجمہ

۷۔ خدا کا اصل مقصد و منشاء دین ہے جب تمہیں دین مل گیا تو پھر اس کے بعد اس سرائے فانی کو نہ بھی چاہو تو کیا فرق پڑتا ہے۔

۸۔ خدا نے تمہیں زندگی کی یہ مہلت جو دے دی ہے اس کی چال سے مطمئن نہ رہو۔ اس کی تیز آگ سے ڈرو اور اس کی اطاعت بجالانے میں سُستی نہ دکھایا کرو۔

۹۔ دُنیا کے (عظیم عظیم) بادشاہوں کے قصے پڑھ رہے ہو اور خوب ہنستے ہو یہ ہنسی تمہاری اپنی ذات پر ہے۔ شاہِ سمرقند کی ذات پر نہیں۔

۱۰۔ اگر کل (بروزِ قیامت) احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے آرزومند ہو تو پھر آج اہلبیت رسولؐ اور ان کی ذرّیت (امامِ زمانہ) کے دشمن کیوں بنے ہوئے ہو۔

کلام نمبر ۸

علم اور اُس کی فضیلت

۱ یک مثل بشنو بفضل مستعین
پاک چون ماءِ معین از بو معین

۲ چون بہشتت کی شود پُرنور دل
تا درو ناید بحکمت حُورِ عین

۳ دل بحورالعین حکمت کی رسد
تا نہ گردد خالی از دیوِ لعین

۴ دل خزینۂ علم دین آمد ترا
نیست برتر گوہری از علمِ دین

۵ مکرِ دیوان و ہوسہا را منہ
در خزینۂ علمِ ربُّ العالمین

۶ جان تو بر عالم عُلوی رسد
چون کنی مر علم را با جان عجین

ترجمہ

۱۔ تم (خدا سے) تائید یافتہ (امامِ زمانہ) کے فضل وکرم سے ابومعین (ناصر خسروؒ) کی زبانی آبِ جاری کی طرح ایک پاک مثال سُن لو۔

۲۔ تمہارا دل بہشت کی طرح نُور سے معمور کب ہو سکتا ہے جب تک کہ علم و حکمت کی حُورالعین اس میں داخل نہ ہو۔

۳۔ تمہارا دل علم وحکمت کی حُورالعین سے ہم آغوش کب ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ شیطانِ لعین کے وجود سے خالی نہ ہو۔

۴۔ تمہارے لیے تمہارے دل کی حیثیت علمِ الٰہی کے خزانے کی سی ہے اور اس خزانے میں علمِ دین سے بڑھ کر کوئی انمول موتی ہو نہیں سکتا۔

۵۔ تم پروردگارِ عالمین کے علم کے اس خزانے (اپنے دل) میں شیاطین کے مکر و فریب اور خواہشاتِ نفس کو جگہ نہ دیا کرو۔

۶۔ تمہاری رُوح تب عالمِ علوی کو پہنچ سکتی ہے جب تم اپنی رُوح کو علمِ دین کے ساتھ گوندھ لوگے۔

۷ اسبِ دُنیا دست نہ دہد مر ترا
تا ز دین و راستی نہ نہیش زین

۸ علم را فرمود جستن چون رسُولؐ
جست باید گر نہ باشد جز بہ چین

۹ قیمت ہرکس بقدرِ علمِ اوست
ہم چنین گفتست امیرالمومنین

۱۰ خُوب گفتن پیشہ کُن با ہرکسی
کاین بردن آہیخد از دل بیخِ کین

۱۱ مر سخن را گندمین و چرب کن
گر نہ داری نانِ چرب و گندمین

۱۲ باعمل مر قولِ خود را راست کن
تاکہ گردی راست کار و راست بین

ترجمہ

۷۔ دنیا داری کا یہ گھوڑا اُس وقت تک تمہارے قابو میں نہیں آتا ہے جب تک کہ تم اس پر سچائی اور دینداری کی زین نہیں رکھ لیتے ہو۔

۸۔ چونکہ رسولِ کریمؐ نے حصولِ علم کے لیے فرمان فرمایا ہے پس اگر یہ علم چین میں بھی ہے تو وہاں سے بھی حاصل کر لینا چاہیئے۔

۹۔ ہر آدمی کی قدر و قیمت اس کے علم کے مطابق ہے۔ جناب امیرالمؤمنین علی علیہ السلام نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

۱۰۔ ہر آدمی کے ساتھ خوش کلامی سے پیش آنے کی عادت اپنا لو کیونکہ یہی خوش کلامی دلوں سے دشمنی کی جڑ کو باہر نکال لاتی ہے۔

۱۱۔ تم اپنی گفتگو اور بات چیت کو بھی کم از کم روغنی اور گندمی بناؤ اگر تمہارے پاس کسی کو دینے کے لیے روغنی اور گندمی روٹی نہیں ہے۔

۱۲۔ اپنی باتوں کو عمل سے ہم آہنگ کرو تاکہ (لوگوں کے نزدیک) تم راست باز اور راست بین ہو سکو۔

۱۳ زر نہ دیدستی کہ بی قیمت شود
چون بیندائیش با پچیزی مسین

۱۴ گر مسلمانی براہِ دین برو
بر سبیل و راہِ خیر المرسلین

۱۵ بر رہِ آن رو بدین کت آفرید
خود برای خویش دینی مافرین

۱۶ خشم را در دل مدار ایرا کہ خشم
زیر دامن در بلا دارد دفین

۱۷ نازنین جان را کن ای نادان بہ علم
تن چہ باشد گر نہ باشد نازنین

۱۸ پند خوب و شعر حکمت را بدار
یادگار از بو معین ای مستعین

ترجمہ

۱۳۔ تم نے دیکھا نہیں کہ جب سونے میں کسی پیتل کی ملاوٹ ہوتی ہے تو وہ اپنی اصل قیمت سے گر جاتا ہے۔

۱۴۔ اگر تم صحیح مسلمان ہو تو دین کے اندر افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے طریقے پر چلو۔

۱۵۔ دین کے اندر تم اس خدا کے دستور پر چلو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے تم خود اپنے قیاس سے اپنے لیے کوئی دین ایجاد نہ کرو۔

۱۶۔ (خبردار) تم غصّے کو کبھی بھی اپنے دل کے اندر آنے نہ دینا کیونکہ غصّہ اپنے دامن کے نیچے بہت سی مصیبتوں کو دفن کیے ہوئے ہوتا ہے۔

۱۷۔ اے نادان! تم اپنی رُوح کو علمِ دین کے ذریعے نازنین بناؤ، جسم کی کیا وقعت ہے وہ اگر نازنین نہ بھی ہو۔

۱۸۔ اے مدد چاہنے والے متجیبِ دین! تم اُبومعین (ناصر خسروؒ) کی اس عمدہ نصیحت اور پُرحکمت شعر کو اپنے پاس یادگار کے طور پر رکھ لینا تاکہ دینداری کی راہ میں تمہارے کام آسکے۔

کلام نمبر ۹

حضرت علی و ائمّہ فاطمیہ علیہم السّلام

۱ شجرِ حکمت پیغمبرِ ما بود و سپس
ہر یک از عترتِ او نیز درختی بہ برند

۲ پسران علیؑ امروز مرورا بسزا
پسرانند چو مر دُخترِ اُو را پسرند

۳ پسران علیؑ آنہا کہ امامانِ حق اند
بجلالت بہ جہان در چو پدر مشتہرند

۴ سپس آن پسران رو بسر از آنکہ تُرا
پسرانِ علیؑ و فاطمہ ز آتش سپرند

۵ سپرِی کرد توانند ترا ز آتشِ تیز
چون ہمی زیرِ قدم گردنِ دیوان سپرند

۶ اے پسر دینِ محمد بمثل چون جسد است
کہ بران شہرہ جسد فاطمیان ہمچو سرند

ترجمہ

۱۔ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (اپنی ذات میں) حکمت وبصیرت کے (زندہ) درخت تھے (آپکے بعد) آپکی عترتؑ میں سے ہونیوالے ہر زمانے کے امام بھی اسیطرح (اپنے اپنے دور میں) حکمت ہی کے بارآور درخت ہیں۔

۲۔ آج فرزندانِ علیؑ ہی رسُولِ خدؐا کے فرزند ہونے کا شرف رکھتے ہیں اس معنی میں کہ وہ آپؐ کی صاحبزادی فاطمہ بتولؑ کے فرزند گرامی ہیں۔

۳۔ علی مرتضیٰؑ کے وہ سارے فرزند جو اپنے اپنے زمانے کے آئمہ برحق ہیں بزرگی اور بڑائی کے لحاظ سے اپنے والد ماجد علیؑ کی طرح دنیا بھر میں مشہور ہیں۔

۴۔ انہی فرزندانِ علیؑ یعنی آئمہ حق کی دل وجان سے پیروی کرو اسلیئے کہ علی وفاطمہ (علیہما السلام) کے یہی فرزند جہنّم کی دہکتی ہوئی آگ سے بچانے کیلئے ڈھال کا حکم رکھتے ہیں۔

۵۔ یہی آئمہؑ تمہیں جہنّم کی تندوتیز آگ سے بچا سکتے ہیں جبکہ وہ اس دُنیا میں شیاطین کی گردن اپنے قدم تلے روندتے ہیں۔

۶۔ اے میرے بیٹے! حضرت محمد مصطفیٰؐ کا دین یعنی اسلام جب مثال کے طور پر ایک جسم کی مانند ہے تو اس مانے ہوئے جسم کیلئے فاطمی نسل سے ہونے والے آئمہؑ سر کا درجہ رکھتے ہیں۔

۷ چون شب دین سیه و تیره شود فاطمیان
صبحِ مشهور و مه و زہرہ ستاره سحرند

۸ داد در خلقِ جهان جمله پدرشان گسترد
چه عجب گر پسرانِ ہمچو پدر داد گرند

۹ سود مندند همه خلقِ جہاں را چو شکر
جانِ من یاد فداشان که بطبع شکرند

۱۰ از شکر نفع همی گیرد بیمار و درست
دشمن و دوست ازیشان همه می نفع برند

۱۱ سپسِ فاطمیان رو بسراز آنکه ترا
امتان را زپسِ جدّ و پدر راہبرند

۱۲ جَدِشانِ رہبرِ دیو و پری و مردم بود
سوی رضوان خدای و پسرانِ زان گہرند

ترجمہ

۷۔ (خدانخواستہ) جب کبھی دینِ حق پر باطل کا غلبہ ہو جائے تو اس صورت میں فاطمی آئمہ علیہم السلام (آلِ بتولؑ) چاند اور ستاروں کی طرح دین میں روشنی فراہم کرتے ہیں۔

۸۔ ان آئمہؑ کے والد بزرگوار حضرت علیؑ نے پوری دُنیا میں عدالتِ الٰہیہ (انصاف) کو پھیلایا اگر ان (آئمہ) کی اولاد بھی اپنے والد کی طرح بنے تو اسمیں تعجب کی کونسی بات ہے۔

۹۔ آئمہ فاطمیہ تو سارے خلائق کے لیئے شکر کی طرح نفع رساں ہیں۔ میری جان ان سب پر قربان کہ یہ فطرتاً شکر کی خاصیت رکھتے ہیں۔

۱۰۔ (جس طرح) شکر سے بیمار اور تندرست دونوں فائدہ اٹھاتے ہیں (اسی طرح) آئمہؑ (بنو فاطمہ) سے اُنکے دوست اور دشمن دونوں یکساں فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

۱۱۔ دینی معاملات میں تم صرف آئمہؑ فاطمیہؑ ہی کی پیروی کرو اسلیئے کہ آئمہ فاطمیہؑ ہی اُمت مسلمہ کیلیے انکے نانا (حضرت محمد رسول اللہؐ) اور والد بزرگوار (حضرت علی مرتضیٰؑ) کے بعد حقیقی رہنما ہیں۔

۱۲۔ اُنکے نانا بزرگوار (رسول کریمؐ) جن، پری اور انسانوں کیلیے رضائے الٰہی کیطرف یکساں رہنما تھے اسی طرح یہ آئمہؑ بھی اسی نسل سے ہیں اور انہیں رہنمائی کا یہ حق حکمِ الٰہی کے بموجب رسولِ اسلام (حضرت محمدؐ) سے وراثتاً ملا ہوا ہے۔

۱۳ شیعتِ فاطمیان یافتہ اند آبِ حیات
خضرِاین دور شدستند کہ ہرگز نہ مرند

۱۴ سخنِ خوب بیاموز کہ ہرک از ہمہ خلق
سخنِ خوب نہ دارند ہمہ بی ہنرند

ترجمہ

۱۳۔ درحقیقت فاطمی اماموں کی جماعت کو آبِ حیات (الٰہی ہدایت) مل چکی ہے اور (یہ جماعت) اپنے دَور کے خضر بنی ہوئی ہے جو حیاتِ جاوید سے ہم آغوش ہے۔

۱۴۔ جس قدر تم سے ہو سکتا ہے خوش کلامی سیکھنے کی کوشش کرو کیونکہ جس شخص کے اندر خوش کلامی کا جوہر موجود نہ ہو وہ انسانی حلقوں میں بے ہُنر مانا جاتا ہے۔

کلام نمبر ۱۰

فضیلتِ علم و فضیلتِ مولانا علی علیہ السلام

۱ ای خرد مند و ہُنر پیشہ و بیدار و بصیر
کیست از خلق بہ نزدیکِ تو ہشیار و خطیر

۲ ور بہ مال اندر بودی ہُنر و فضل و خطر
کوہِ شہلان مَلکی بودی بیدار و بصیر

۳ نہ بزرگ است کہ از مال فزون دارد بہر
آن بزرگ است کہ از علم فزون دارد تیر

۴ مال درِ گنج شہان یابی و در خاطرِ من
گرچہ یک مال خطیر است و دگر مال حقیر

۵ آن نہ مال است کہ چون دادیش از تو بشود
زو ستانندہ غنی گردد و بخشندہ فقیر

۶ آن بود مال کہ چون زو بدہی کم نہ شود
بترازوی خرد سختہ و بر دست ضمیر

ترجمہ

۱۔ اے عاقل ہُنرمند، سمجھ دار اور بینا شخص! تمہارے نزدیک لوگوں میں سے کون ہوشیار اور باوقار ہے۔

۲۔ اگر مال و دولت میں ہُنر، فضیلت اور بزرگی ہوتی تو کوہِ شہلان ایک بیدار اور ہوشیار بادشاہ ہوتا۔

۳۔ در اصل، وہ شخص بزرگ نہیں کہلاتا ہے جس کے پاس دنیاوی مال و دولت کی بہتات ہو بلکہ حقیقی بزرگ وہ شخص کہلاتا ہے جس کے پاس دولتِ علم کی فراوانی ہو۔

۴۔ تمہیں بادشاہوں کے خزانے سے بھی مال مِل سکتا ہے اور میرے دل کے دفینے سے بھی اگر دونوں میں فرق نمایاں ہے، شاہی خزانے سے ملنے والا مال گھٹیا اور میرے دل کے دفینے سے ملنے والا مال اعلیٰ معیار کا ہے۔

۵۔ مال در اصل اس کو نہیں کہتے ہیں جو کسی کو دینے کے بعد تمہارے قبضے سے نکل جائے، یعنی لینے والا مالدار اور دینے والا نادار ہو جائے۔

۶۔ مال حقیقت میں وہ کہلاتا ہے جو کسی کو دینے سے اس میں کمی نہ آجائے اور وہ عقل و بصیرت کے میزان اور دل کے ہاتھوں تولا ہوا ہو۔

۷ مالِ من گر تو اسیرافتی آزادت کند
مالِ شاہانت گرفت از پس آزادی اسیر

۸ خطرِ چیز بود برقدرِ منفعتش
گر خطیراست خطیراست ازو نفع پذیر

۹ کرم بسیار ولیکنت یکی کرم کند
حاصل از برگ شجر مایۂ دیبا و حریر

۱۰ شرف چیز ہنگام پدید آید ازو
چون پدید آمد تشریفِ علی روزِ غدیر

۱۱ او سزاید کہ وصی بود نبی را در خلق
کہ برادرش بدو بن عم و داماد و وزیر

۱۲ کی شناسی بجز اورا پدر نسلِ رسولؑ
کی شناسی بجز او قاسم جنّات وسعیر

ترجمہ

۷۔ میرے دل کے خزانے سے ملنے والا مال (حکیمانہ نصائح) اگر تم قید میں بھی ہو تو تمہیں رہا کر دیگا اور خزانۂ شاہی سے ملنے والا مال تمہاری حقیقی آزادی کو سلب کر کے کسی غیر کے احسان میں گرفتار کر دے گا۔

۸۔ ہر چیز کی قدر و قیمت اس کی منفعت کے مطابق ہوتی ہے اگر کوئی چیز زیادہ قیمتی ہے تو وہ قیمتی ہی ہے اُس سے تم فائدہ اُٹھاؤ۔

۹۔ یوں تو کیڑے بیشمار ہوتے ہیں لیکن اُن میں سے ایک کیڑا ایسا ہے جو تمہارے لیے درخت کے پتّوں سے ریشم حاصل کر لیتا ہے۔

۱۰۔ ہر ایک چیز کی بزرگی اور فضیلت وقت آنے پر ظاہر ہو جاتی ہے جیسا کہ حضرت علی مرتضیٰ کی فضیلت غدیرِ خمِ کے دن ظاہر ہوئی۔

۱۱۔ لوگوں میں سے صرف ایک علیؑ ہی تھا جو رسولِ خدؐا کا وصی ہونے کا اہل تھا اس لیے کہ وہ رسولِ خدؐا کا بھائی، داماد اور وزیر تھا۔

۱۲۔ علیؑ کے سوا تم کس کو آلِ رسولؐ (آئمّہ حق) کا والد بزرگوار مانتے ہو اور علیؑ کے سوا کس کو جنّت و دوزخ کا بانٹنے والا مانتے ہو۔

۱۳ بی نظیر و ولی آن بود در اُمّت کہ نبود
مر نبی را بجز او روزِ مواخات نظیر

۱۴ ذوالفقار ایزد سوی کہ فرستاد بہ بدر
زن و فرزند کرا بود چو زہرا و شبیر

۱۵ روزِ صفین و بہ خندق بسوی ثغر جحیم
عاصی و طاغی را تیغِ علیؑ بود مشیر

ترجمہ

۱۳۔ علیؑ کے سوا کوئی اُمّتِ محمّدیہ کا ولی (سرپرست) نہیں تھا اور نہ ہی کوئی علیؑ کا ہم پایہ تھا اس لیے کہ مواخات کے دن صرف علیؑ نبی کریمؐ کا ہم پلّہ قرار پایا تھا۔

۱۴۔ (کیا تمہیں معلوم ہے کہ) بدر کے دن خداوند عالم نے ذوالفقار جیسی تلوار کس کے لیے (آسمان) سے بھیجی تھی، فاطمہ زہراؑ کس کی زوجہ طاہرہ تھیں اور حضرت امام حسینؑ کس کے فرزندِ دلبند تھے۔

۱۵۔ جنگ صفین اور جنگ خندق کے موقع پر علیؑ کی ذوالفقار سرکش باغی، نافرمان اور خطاکار لوگوں کو جہنّم کی راہ پر ڈال دیتی تھی۔

حقیقتِ دُنیا اور فضیلتِ علم

۱ کسی که قصد ز عالم بخواب و خور دارد
اگرچه چهره اش خوب است طبعِ خر دارد

۲ بجز حمارش مشمار ای بصیر بصر
اگرچه او بسر اندر چو تو بصر دارد

۳ نه هرچه با پر باشد ز مرغ باز بود
که موش خوار و غلیواژ نیز پر دارد

۴ ز مردم آن بود ای پور! ازین دوپای روان
که فعل دهر فریبنده را خبر دارد

۵ چو چاره نیستش از صحبتِ جهانِ جهان
اگر جفاش نماید جفاش بردارد

۶ جهان اگر شکر آرد بدستِ چپ سوی تو
بدستِ راست درون بگمان تبر دارد

ترجمہ

۱۔ جو آدمی دُنیا میں اپنی زندگی کا مقصد صرف کھانا اور سونا سمجھتا ہے ایسا آدمی حسین صُورت رکھنے کے باوجود مزاج گدھے کا رکھتا ہے۔

۲۔ اے بصیرت کی نظر رکھنے والے شخص! تم ایسے آدمی کو گدھا ہی سمجھو اگرچہ وہ بھی تمہاری طرح سر میں آنکھ رکھتا ہے۔

۳۔ ہر پَر رکھنے والا پرندہ شاہین نہیں بن سکتا ہے (کیا تم نہیں دیکھتے کہ) چیل اور کال کلیچی (گدھ) بھی تو پَر رکھتی ہے۔

۴۔ اے میرے بیٹے! ان دونوں پاؤں پر چلنے والوں (حیوانِ ناطق) میں سے حقیقی انسان وہی ہے جو دھوکہ باز زمانے کی کارستانیوں سے باخبر ہو۔

۵۔ جب بدکنے والی دُنیا کے میل ملاپ سے اُسے گریز نہیں (تو پھر اس صُورت میں) اگر دُنیا اس پر ظلم بھی ڈھائے تو اُسے برداشت کرنا چاہیئے۔

۶۔ اگر دُنیا اپنے بائیں ہاتھ سے تمہاری طرف شکر پیش کرتی ہے تو (یاد رکھنا کہ) وہ اپنے دائیں ہاتھ میں چھپا کر کلہاڑی بھی تو رکھتی ہے (تاکہ موقع پر وار کرے)

۷ باستین خود اندر نهفته دارد زهر
اگرچه پیش تو در دستها شکر دارد

۸ همیشه ناخوش و بی برگ و بینوا باشد
کسی که مسکن در خانه ای دو دَر دارد

۹ بچشمِ سر نتواندش دید مردِ خرد
بچشمِ سِر نگرد درجهان اگر دارد

۱۰ زبهر دانا دارد همی بپای خدای
جهان و دین را نیز بهرِ این حشر دارد

۱۱ زبهرِ دانش و دین بایدش همی مردم
که خود خورنده بجُز این بے شمار و مر دارد

۱۲ بخور مناز چو خر بل شرف بدانش جوی
که خر بخور شکم از تو فراختر دارد

ترجمہ

۷۔ یہ دُنیا اپنی آستین میں زہر چھپائے ہوئے ہے اگرچہ وہ بظاہر تمہارے سامنے ہاتھ میں شکر رکھتی ہے۔

۸۔ وہ آدمی ہر وقت دل تنگ اور بے سرو سامان رہتا ہے جو اس دو دروازوں کے گھر (دُنیا) میں سکونت رکھتا ہے۔

۹۔ ایسی دُنیا کی حقیقت کو انسان ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا ہے، دانا آدمی اگر بصیرت کی نظر رکھتا ہے تو وہ دُنیا کی حقیقت کو باطنی نظر سے دیکھ سکتا ہے۔

۱۰۔ خداوندِ عالم نے دانا آدمی ہی کے لیے دین اور دُنیا کو برپا کر رکھا ہے اور اسی انسان ہی کے لیے حشر کا دن بھی مقرر فرمایا ہے۔

۱۱۔ انسان کو دین و دانش ہی کے لیے زندہ رہنا چاہیئے ورنہ کھانے اور پینے کیلئے اس کے علاوہ بے شمار ذی حیات موجود ہیں۔

۱۲۔ تم گدھے کی طرح کھانے پینے پر ناز و نخرے نہ کیا کرو بلکہ علم و دانش ہی کے ذریعے فضیلت حاصل کرو۔ گدھا تو کھانے کے سلسلے میں تم سے زیادہ بڑا پیٹ رکھتا ہے۔

۱۳ زدیو تنت حذر کن کہ بر تو دیو تنت
فسوسہا ہمہ از یکدگر بتر دارد

۱۴ نگر کہ ہیچ گناہت بدیو بر نہ نہی
اگرت ہیچ دل از خویشتن خبردارد

۱۵ تو گوش جان و دلت برگشای اگر جاہل
دو چشم و گوش دلِ خویش کور و کر دارد

۱۶ نگاہ کن کہ چہ چیز است در تنت کہ تنت
بدوست زندہ و زو حسن و زیب و فر دارد

۱۷ چہ گوہر است کہ یک مشتِ خاک در تنِ ما
بفرّ و زینت او گونہ گون ہنر دارد

۱۸ زشعر حُجّت و از پندہاش برخوری
اگر درختِ دلِ تو ز عقل بر دارد

ترجمہ

۱۳۔ تم اپنے نفس کے اس جن بھوت سے بچو کیونکہ نفس کا یہ جن بھوت دوسرے ساحروں سے کہیں زیادہ سخت سحر و جادُو رکھتا ہے۔

۱۴۔ اگر تمہارا دل اپنی حقیقت سے باخبر ہے (تو اس صُورت میں) تم کسی بھی گناہ کا الزام اپنے جسم کے اس جن بھوت پر نہیں لگانا۔

۱۵۔ اگر جاہل آدمی اپنے دل کے دونوں کانوں اور آنکھوں سے بہرہ اور اندھا ہے تو تم بھی کم از کم اپنے دل اور رُوح کے کان اور آنکھ کو کھول کر رکھنا۔

۱۶۔ ذرا دیکھ تو لینا کہ تمہارے بدن کے اندر وہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے تمہارا بدن زندہ ہے اور اسی چیز کے ذریعے یہ جسم اس قدر حسن اور زیب و زینت رکھتا ہے۔

۱۷۔ وہ کون سا جوہر ہے جس کی زیب و زینت سے ہمارے بدن کی مٹّی بھر خاک مختلف قسم کے فنون کی مالک ہے۔

۱۸۔ اگر تمہارے دل کے درخت پر عقل و بصیرت کا پھل لگا ہوا ہے تو آؤ حُجّت (ناصر خسرو) کے حکیمانہ نصائح اور اُن کے بصیرت افروز اشعار سے جی بھر کر فائدہ اُٹھاؤ۔

تحقیرِ دُنیا، فضیلتِ دین، رہبرِ دین اور حضرت مولا علیؑ کی فضیلت

۱ باخویشتن شمار کن ای ہوشیار پیر
تا بر تو نوبہار چہ مایہ گذشت و تیر

۲ دین را طلب نہ کردی و دُنیا ز دست شُد
ہمچون سبوسِ تر نہ خمیری و نہ فطیر

۳ شراست جملہ دُنیا، خیراست دین ہمہ
این شر باز داشتت از خیر خیرہ خیر

۴ خوش خوش فرود خواہد خوردنت روزگار
مُوشِ زمانہ را توی ای بیخرد پنیر

۵ زین بدکنش حذر کن و زین پس دروغ اُو
منیوش اگر بہ ہوش و بصیری و تیزویر

۶ خیرہ میازمای مراین آزمودہ را
کز ریگ نامداست خردمند را خمیر

ترجمہ

۱۔ اے دانا بزرگ! تم خود ذرا اپنے ساتھ حساب کتاب تو کرو کہ تمہاری زندگی میں کتنی بار بہاروں اور جاڑوں کا موسم گزر چکا ہے۔

۲۔ تم نے دین کو بھی طلب نہیں کیا اور دُنیا بھی تمہارے ہاتھ سے چلی گئی (اب تمہاری حالت) گیلی گندم یا جَو کے چھلکوں کی طرح ہوگئی ہے جن سے نہ خمیری رُوٹی بنتی ہے اور نہ ہی پُھلکے بنتے ہیں۔

۳۔ دُنیا سے مُراد شر ہی شر اور دین سے مُراد خیر ہی خیر ہے۔ اس شر (دُنیا) نے تمہیں خواہ مخواہ خیر (دین) کے حصول سے روک دیا ہے۔

۴۔ زمانہ تمہیں بتدریج اپنا لقمہ بناتا رہے گا۔ اے نادان! تم زمانے کے (چور) چوہے کے لیے پنیر کا لقمۂ تر (بن چکے) ہو۔

۵۔ اگر تم عقل و بصیرت اور فہم و ادراک کے مالک ہو تو اس بدعمل دُنیا سے پرہیز کرو اور اس کے بعد اس کی جھوٹی باتوں پر کان نہ دھرو۔

۶۔ اس بارہا آزمائی ہوئی دُنیا کو پھر سے نہ آزماؤ کیونکہ کسی بھی عاقل کے لیے آج تک ریت سے خمیر نہیں اُٹھا۔

۷ گر می بخرد خواہی تدبیر کارِ خویش
بس باشد ای بصیر! خرد مرد را وزیر

۸ این عالمِ بزرگ زبہر چہ کردہ اند
از خویشتن بپُرس توای عالمِ صغیر

۹ ور می بمُرد خواہند این زندگان ہمہ
بودش ہمی زبہر چہ باید بدین زحیر

۱۰ زی پیل و شیر و اشتر کایشان قویتر اند
ایزد بشیر چون نہ فرستاد و نہ نذیر

۱۱ زین آفریدگان چو مرا خواند بگمان
بامن ضعیف بندہ اش کاریست ناگزیر

۱۲ ورمان ہمی بباید اُو را شناختن
بی چون و بیچگونہ طریقیست بس عسیر.

ترجمہ

۷۔ اگر تم اپنے معاملات کی تدبیر خود کرنا چاہتے ہو تو اے عاقل! عقل انسان کے لیے بڑا وزیر ہے۔

۸۔ اے عالمِ صغیر یعنی انسان! تم اپنے آپ سے سوال کرو کہ اس عالمِ کبیر یعنی کائنات کی تخلیق کس لیے عمل میں لائی گئی ہے۔

۹۔ اور اگر یہ سارے ذی حیات خلائق ایک دن مرجانے والے ہیں تو پھر کرۂ ارض پر ان کا وجود کس لیے ہونا چاہیئے؟

۱۰۔ اُونٹ، شیر اور ہاتھی کی طرف جو انسان کے مقابلے میں بہت زیادہ طاقتور ہیں خداتعالیٰ نے کسی بشیر و نذیر یعنی ہادی کو (ہدایت کے لیے) کیوں نہیں بھیجا؟

۱۱۔ جب ان تمام مخلوقات میں سے صرف مجھے (انسان کو) دعوت دے دی ہے تو (اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ) مجھ بندۂ ناتواں (انسان) کیساتھ کوئی خاص معاملہ ضرور ہے۔

۱۲۔ اور ہم (بنی نوع انسان) پر جب اس باری تعالیٰ کی شناخت واجب ہے تو جان لینا کہ اس خدائے بی چون و بی چگونہ کی شناخت بہت ہی مشکل کام ہے۔

۱۳ درہمچو ماخدای نہ جسم است و نہ گران
پس ہمچو ماچرا کہ سمیع است وہم بصیر

۱۴ درچون تو جسم نیست چہ بایدہمیش تخت
معنیٔ تخت و عرش یکی باشد و سریر

۱۵ بہتر رہی بگیر کہ دوراہ پیش تُست
سوی بہینہ راہ طلب کن یکی خفیر

۱۶ در راہِ دینِ حق تو براہِ کسی مرو
کورا ز رہبری نہ صغیر است و نہ کبیر

۱۷ بنگر کہ خلق را بہ کہ داد وچہ گونہ گفت
روزی کہ خطبہ کرد نبی برسرِ غدیر

۱۸ دستِ علیؑ گرفت و بدو داد جائے خویش
گر دستِ اُو گرفت جُز از دستِ اُومگیر

ترجمہ

۱۳۔ اور اگر خدا ہماری طرح جسیم وثقیل نہیں ہے تو پھر وہ ہماری طرح سمیع و بصیر (سُننے والا اور جاننے والا) کیسے ہوسکتا ہے۔

۱۴۔ اور اگر تمہاری طرح خدا کا جسم نہیں تو اس کیلئے تخت کی ضرورت کیسی ہے کیونکہ (لغت کے اعتبار سے) تخت، عرش اور سریر کے معنی ایک ہی ہوتے ہیں۔

۱۵۔ تمہارے سامنے دو راستے موجود ہیں جن میں سے جو راستہ عمدہ ہے اُسی کو ہی اختیار کرو اور خیر کے راستے کی طرف ایک رہنما کی تلاش بھی کرو۔

۱۶۔ دینِ حق کے راستے میں تم اس (برخود غلط) رہنما کے نقشِ قدم پر نہ چلو جسکی رہبری نہ چھوٹے کے نزدیک تسلیم شدہ ہے اور نہ بڑے کے نزدیک مسلّم ہے۔

۱۷۔ دیکھ لو کہ نبی کریمؐ جس دن غدیرِ خم میں خطبہ دے رہے تھے مخلوقات کو کس کی تحویل میں دے دیا اور کیا فرمایا ؟

۱۸۔ علیؑ کا ہاتھ تھام لیا اور اپنی جانشینی (کا منصب) انہیں دے دیا جب نبیؐ نے بھی علیؑ کا ہاتھ تھام لیا ہے تو تم بھی علیؑ کا ہاتھ لو۔

۱۹ عِلمِ علیؑ نہ قال و مقال است عن فلان
بل عِلمِ اُو چو دُرِّ یتیم است بی نظیر

۲۰ اقرار کن بدو و بیاموز علمِ اُو
تا پشتِ دین قوی کُن و چشمِ دل قریر

۲۱ آبِ حیات زیر سخنہای خوب اوست
آبِ حیات را بخور و جاودان ممیر

۲۲ پندیت داد حُجّت و کردت اشارتی
اے پور! بس مبارک بپذیر پندِ پیر

ترجمہ

۱۹۔ علیؑ کا علم قیل وقال کا علم نہیں اور نہ ہی ان کا علم فلاں فلاں سے مروی ہے بلکہ ان کا علم (تاویل) تو موتی کی طرح نایاب اور بے مثال ہے۔

۲۰۔ اُن کی حیثیت کو تسلیم کرو اور اُنہی سے علمِ الٰہی کو سیکھ لو تاکہ تم دین کی کمر کو مضبوط اور دل کی آنکھ کو روشن کرسکو۔

۲۱۔ آبِ حیات تو اُن کے مبارک کلام میں پوشیدہ ہے تم یہیں سے آبِ حیات پی کر ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جانا۔

۲۲۔ حُجّت (ناصر خسروؒ) نے تمہارے لیے ایک (سُود مند) نصیحت فرمائی ہے اور اشارہ فرمایا ہے اے بیٹے! مبارک ہو تم اپنے پیر کی نصیحت کو دل سے قبول کرو۔

کلام نمبر ۱۳

تحقیرِ دُنیا و فضیلتِ علم

۱ ای کہن گشتہ تن و دیدہ بسی نعمت و ناز
روز ناز تو گذشتہ است بدو نیز مناز

۲ نازِ دُنیا گزرندہ است ترا گرُ بہ ہُشی
سزد ار ہیچ نہ باشد بہ چنین ناز نیاز

۳ گر بدین ناز ترا باز نیاز است امروز
آن ترا تخمِ نیاز ابدی بود نہ ناز

۴ آزِ آن نازِ گذشتہ بگرفت است ترا
بند آن ناز ترا چیست مگر مایۂ آز

۵ کارِ دنیای فریبندہ ہمہ تاختن است
پسِ دنیای فریبندۂ تازندہ متاز

۶ عمرِ پیری چو جوانی مدہ ای پور بباد
تیرت انداختہ شد نیز کمان را منداز

ترجمہ

۱۔ اے شخص! جو دُنیاوی ناز و نعمت میں پلے ہوئے ہو اور اَب شب و روز کی گردش سے جسمانی ضعف و نقاہت سے دوچار ہو چکے ہو تمہاری ناز پروردگی کے دن ختم ہو چکے ہیں اَب گزرے ہوئے ایام پر ناز مت کرو۔

۲۔ اگر تم سمجھتے ہو تو ظاہر ہے کہ دنیاوی ناز و نعمت گزرنے والی ہے پھر ایسے فانی ناز و نعمت کے لیے محتاج رہنا تمہیں کسی صورت بھی زیب نہیں دیتا۔

۳۔ اگر اس ناز پروردگی کے لیے آج بھی تم (عمر کے اس مرحلے میں) محتاج ہو تو یاد رکھنا کہ یہ ناز نہیں بلکہ تمہارے دل کے اندر دائمی طمع و حرص کا بیج ہے۔

۴۔ ماضی کے اس ناز و نخرے کے لالچ نے تمہیں پھنسا دیا ہے تمہارے لیے ناز و نخرے کا وہ بندھن طمع و لالچ کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

۵۔ اس فریبی دُنیا کا کام ہی لُوٹ کھسوٹ ہے (لہٰذا بلا تامل) اس مکّار اور عیّار دُنیا کے تعاقب میں دَوڑ دھوپ نہیں کرنا۔

۶۔ اے میرے بیٹے! اپنی جوانی کی طرح بڑھاپے کو بھی ضائع نہ کرنا، تیر تو پہلے ہی پھینک دیا ہُوا ہے اَب کمان کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دینا۔

۷ بازگرد از بدو برنیک فراز آر سرت
به خرد کوشش، چو دیوان چه دوی باز فراز؟

۸ برسرِ دیو ترا عقل بسنده است رقیب
بر رهِ خیر ترا علم بسنده است نهاز

۹ گر همه خلق بدین اندر دیوانه شدند
ای پسر! خویشتنِ خویش تو دیوانه مساز

۱۰ دانش آموز و سر از گرد جهالت بفشان
راستی ورز و بکن طاعت و حیلت مطراز

۱۱ به چپ و راست مدو راست برو بر رهِ دین
ره دین راست تر است ای پسر از تارِ تراز

۱۲ سخن حکمتی ای حُجّت زرِ خرد است
با آتش فکرت جز زر خرد را مگداز

ترجمہ

۷۔ بُرائی سے باز آجاؤ اور نیکی کے ذریعے سربُلندی حاصل کرو عقل حاصل کرنے کے لیے سعی کرو اور دیوؤں کی طرح اندھا دُھند بُلندیوں کی طرف کس لیے بھاگ رہے ہو؟

۸۔ شیطان کی شرارتوں پر نگرانی کے لیے عقل (خدا کی طرف سے) ایک عُمدہ رقیب (محافظ) ہے اور نیکیوں کے راستے پر علم ایک پسندیدہ رہنما ہے۔

۹۔ اگر سارے لوگ دین کے اندر پاگل ہو چکے ہیں تو اے بیٹے! تم تو کم از کم خود کو دیوانگی سے بچاتے رہنا۔

۱۰۔ علم و دانش کو سیکھ لیا کرو اور دماغ سے جہالت کا گرد جھاڑ لو، سچائی پر عمل کرو، اطاعت بجالاؤ اور حیلہ جوئی نہ کرو۔

۱۱۔ دین کے راستے پر سیدھا چلنا، دائیں بائیں طرف نہ دوڑنا۔ اے میرے بیٹے! دین کا راستہ تو باریک تار سے بھی سیدھا ہے۔

۱۲۔ اے حُجّت! (ناصر خسرو) علم و حکمت کی باتیں کھرے عقلی سونے کا درجہ رکھتی ہیں۔ تم اپنی فکر کی بھٹی میں صرف عقل و بصیرت کا سونا ہی پگھلاتے رہو۔

حقیقتِ دُنیا

۱ بنگر بدین رباط بدین صعب کاروان
تا چون کہ سال و ماہ دوانند ہردو آن

۲ من مر ترا نمودم اگرچہ ندیدہ بود
با کاروان رباط کسی ہر دوان دوان

۳ از رفتن رباط نہ نیز از شتاب خویش
آگاہ نیست بیشتر از خلق کاروان

۴ خفتہ و نشستہ جملہ روانند باشتاب
ہرگز شنودہ کس بجہان خفتۂ روان

۵ بررس کزین مکان بچہ خواری برون شدند
اسفندیار و بہمن و شاپور و اُردوان

۶ ہرگ آمد است زود برفتست .بی درنگ
برخوان اگر نخواندہ ای آثار خسروان

ترجمہ

۱۔ تم اس مسافرخانہ (دُنیا) اور اس سخت قسم کے کارواں یعنی اہلِ دُنیا کی طرف عمیق نظر سے دیکھو جو سال اور مہینے کی طرح یہ دونوں (دُنیا اور اہلِ دُنیا) رواں دواں ہیں۔

۲۔ اگرچہ اس سے پہلے کسی نے یہ کام دیکھا نہیں تھا صرف مَیں نے تمہیں دکھایا ہے کہ کارواں کے ساتھ کارواں سرائے (دُنیا) بھی چلتی پھرتی ہے۔

۳۔ مخلوقات میں سے اکثر کارواں کے ساتھ کارواں سرائے کے چلنے پھرنے کے فلسفے سے بے خبر ہیں۔

۴۔ سوئے ہُوئے اور بیٹھے ہُوئے سب لوگ چل پھر رہے ہیں۔ کیا کسی نے یہ بات سُن لی ہے کہ دُنیا میں سوئے ہُوئے لوگ چل رہے ہیں۔

۵۔ اس حقیقت کو خوب جان لو کہ کس ذلّت و خواری کیساتھ اس دُنیا سے اسفندیار، بہمن، شاپور، اردوان جیسے صاحبانِ جاہ و جلال نکل چکے ہیں۔

۶۔ جو بھی اس مسافرخانے میں آیا ہے بڑی عجلت سے نکلا ہے اگر تم نے بادشاہوں کی تاریخ نہیں پڑھی تو اَب بھی پڑھو۔

۷ بدخو زمانہ باتو بپہلو رود ہمی
حرمت نیافت خسرد ازوونہ پہلوان

۸ حرمت مدار چشم زبد خو جہان ازانک
بی حرمتیست عادت ناخوب بدخوان

۹ بازیست عمر ما بجہان اندر ای پسر
بر مرگ من مکن ز غم و درد باروان

۱۰ بفریفت مرمرا بجوانی جہان پیر
پیران رواکنند بلی مکر با جوان

۱۱ بسیار مردمان کہ جہان کرد بینوا
آن بانوا شہان و نکو حال بانوان

۱۲ عمر مرا بخورد شب وروز و ماہ و سال
پنہان و نرم نرم چوموشان و راسوان

ترجمہ

۷۔ یہ بدخُوزمانہ تم سے پہلُو بچا کر چلتا ہے جس نے نہ کیخسرو جیسے بادشاہ کا احترام کیا اور نہ ہی رستم جیسے پہلوان کا۔

۸۔ تم اس بدخُودُنیا سے عزّت و احترام کی اُمید نہ رکھنا کیونکہ اس بدخُو اور بدسیرت دُنیا کی عادت ہی ذلّت ہے۔

۹۔ اے میرے بیٹے! اس دُنیا میں ہماری عمر کی مثال ایک کھیل تماشے کی سی ہے اورتم میری موت پر اپنے آپ کو غمگین نہ کر لینا۔

۱۰۔ بوڑھی دُنیا نے مجھے جوانی کے ایّام میں دھوکہ دیا۔ ہاں بوڑھے لوگ جوانوں کے ساتھ چال چلنا جائز سمجھتے ہیں۔

۱۱۔ دُنیا نے بہت سے لوگوں، بہت سے دولت مند بادشاہوں اور بہت سی خوشحال خواتین کو بے سروسامان کر دیا ہے۔

۱۲۔ دن رات اور ماہ و سال نے چوہے اور نیولے کی طرح چوری چھُپے میری عمر کو بڑی نرمی کے ساتھ کھا لیا ہے۔

۱۳ ای ناتوان شده بتن و برگزیده زہد
زاہد شدی کنون کہ شدی سُست و ناتوان

۱۴ اندر پدر ہمینگر و دل شده مباش
بر زُلفِ عنبرین و رخان چو ارغوان

۱۵ گر نیستت خبر کہ چہ خواہد ہمی نمود
بدخو جہان ترا ز غم و رنج و ازہوان

۱۶ این پندہا کہ من شنوانیدمت ہمہ
یارانت را چنانکہ شنودیش بشنوان

ترجمہ

۱۳۔ اے وہ شخص! جو جسمانی اعتبار سے کمزور ہو چکے ہو اور زہد و تقویٰ اختیار کیے ہوئے ہو اَب تم زاہد بن چکے ہو جو کہ کمزور اور سُست ہو چکے ہو۔

۱۴۔ تم اپنے بوڑھے باپ کی زندگی پر نظر ڈالو اور غمگین نہ ہو جاؤ کہ ان کے عنبر جیسے بالوں اور سُرخ سُرخ چہرے کا رنگ کیسے بدلا ہے۔

۱۵۔ اگر تمہیں اس بات کی خبر نہیں کہ یہ بدخو دُنیا تمہیں رنج و غم اور ذلّت و خواری کے شکنجے میں کسنے والی ہے تو۔

۱۶۔ یہ (حکیمانہ) نصائح جو مَیں نے تمہیں سُنائے ہیں تم بھی یہ سُنے ہُوئے نصائح اپنے دوست و احباب کو سُناؤ۔

کلام نمبر ۱۵

دین کی خُوبیاں اور دین پر عمل کرنے کیلئے نصائح

۱ دستِ تو تیغ و قلم چون هر دو گیرد یک سره
آنگهی اسپت به میدانِ شرف بیرون فگن

۲ دست را چون مرکب تیغ و قلم کردی مدار
هیچ غم گر مرکب تن لنگ باشد یا عرن

۳ عدل و احسان پیشه کن تا چند گوئی بیهده
نام جدّمن معدّل بود و نامِ من حسن

۴ خوب روی از فعلِ خوبست ای برادر جبرئیل
زشت سوی مردمان از فعل زشتست اهرمن

۵ تخم بخت نیک پورا نیست چیزی جز هنر
بارِ بخت نیک از شاخِ هنر باید چدن

۶ بی هنر با مال و با شاهی نباشد نیک بخت
با هنر هرگز به محنت در نماند مرتهن

ترجمہ

۱۔ جب تمہارا ہاتھ قلم اور تلوار کو مضبوطی سے تھام لے تو پھر اس کے بعد ہی اپنے گھوڑے کو فضیلت کے میدان میں دوڑاؤ۔

۲۔ جب تم نے اپنے ہاتھ کو قلم اور تلوار کی سواری بنا دیا ہے تو پھر تمہارے جسم کی سواری کے لنگڑا ہونے یا پاؤں کی بیماری میں مبتلا ہونے کا غم ہی نہ کرو۔

۳۔ تم عدل و احسان کو اپنا شعار بناؤ۔ کب تک باتیں کہتے رہو گے کہ میرے دادا کا نام معدل تھا اور میرا نام حسن ہے۔

۴۔ اے میرے بھائی! جبرائیل فرشتہ حُسنِ عمل ہی کی وجہ سے حسین ہے اور شیطان اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے بُرا ہے۔

۵۔ اے میرے بیٹے! ہُنر کے سوا نیک بختی کا اور کوئی بیج نہیں ہے اور نیک بختی کا پھل ہُنر ہی کی شاخ سے چُننا چاہیئے۔

۶۔ بے ہُنر شخص بادشاہت اور مال و دولت کے باوجود بھی نیک بخت نہیں بن سکتا ہے اور ہُنر مند آدمی کبھی دُکھ اور رنج کے ہاتھوں گروی نہیں بن سکتا ہے۔

۷ از سرِ شمشیر و از نوکِ قلم زاید ہُنر
ای برادر ہمچو نور از نار و نار از نارون

۸ بی ہُنر دان نزد بی دین ہم قلم ہم تیغ را
چُون نباشد دین نباشد کلک وآہن راثمن

۹ مادر و مایۂ ہُنر دینست نشگفت از ہُنر
جز بہ زیر مایہ و مادر نمی گیرد وطن

۱۰ دین گرامی شد بہ دانا و بہ نادان خوار گشت
پیش نادان دین چو پیش گاو باشد یاسمن

۱۱ ہمچو کرباسی کہ از یک نیمہ زو الیاس را
کرتہ آید وز دگر نیمہ یہودی را کفن

۱۲ مرد بی دین گاو باشد یا بدارش یا بکش
مر ترا پورا ہمی مردم بدین باید شدن

ترجمہ

۷۔ اے میرے بھائی! تلوار اور قلم کی نوک سے ہُنر ایسا جنم پاتا ہے جیسے روشنی آگ سے اور آگ نارون کے درخت سے جنم پاتی ہے۔

۸۔ بے دین آدمی کے نزدیک قلم اور تلوار دونوں کو بے ہُنر سمجھو، جب دین ہی نہ ہوگا تو اس صُورت میں تلوار اور قلم کی کوئی قیمت نہ ہوگی۔

۹۔ یہ تعجب کی کون سی بات ہے دین ہی تو ہُنر کا اصل سرمایہ اور اصل ہے (اور دانا آدمی) صرف دین جیسے اصل اور سرمائے کے سائے میں اپنا وطن بناتا ہے۔

۱۰۔ دانا آدمی کے وجود سے دین کو عزّت ملی اور نادان کے ذریعے دین کی تحقیر ہُوئی۔ نادان آدمی کے نزدیک دین کی حیثیت ایسی ہے جیسی گائے کے نزدیک چنبیلی کی۔

۱۱۔ (دین کی حیثیت) اس کپڑے کی سی ہے جسکے آدھے حصّے سے اگر حضرت الیاس پیغمبرؑ کیلئے کُرتہ بنتا ہے تو اسکے دوسرے نصف حصّے سے کسی یہودی کیلئے کفن بن جاتا ہے۔

۱۲۔ بے دین آدمی کی حیثیت گائے سے زیادہ نہیں خواہ اس کو رکھو یا ذبح کرو۔ اے میرے بیٹے! تمہیں تو دین ہی کے ذریعے انسان ہونا چاہیئے۔

۱۳ آن سخن باشد سخن نزدیک من کز دین بود
وان سخن کز دین برون باشد نباشد جز بجن

۱۴ گر بدین بینا شدستی راهِ دُنیا پیش تُست
گاه ازین سو گاه از آن سواز چه باید تاختن

۱۵ دین یکی جامه ست چون داناش پوشد پاک ونو
باز چون نادان بپوشد چون گلیمی پُر وژن

۱۶ چون که بینا شد به بوی جامه یوسف را پدرش
زان سپس کز چشم نابینا ببود از بس محن

۱۷ وز چه ماندی تو بهر دو چشم نابینا کنون
گر فرستاد است سوی تو محمّد پیرہن

۱۸ یا ترا زین پیرہن خود نیست ای جاہل خبر
روز و شب مانده ازینی ہای ہای و مفتتن

ترجمہ

۱۳۔ میرے نزدیک عمدہ کلام وہ ہے جس کی نسبت دین سے ہو۔ وہ کلام جس کا تعلق دین سے نہ ہو وہ بہت ہی بدنما کلام ہے۔

۱۴۔ اگر دینی اعتبار سے تم بینا ہو چکے ہو تو دیکھنا کہ دُنیا کا راستہ تمہارے سامنے ہے کبھی اِسطرف کبھی اُس طرف دَوڑ دھوپ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

۱۵۔ دین ایک پاکیزہ خلعت ہے جب دانا آدمی پہن لیتا ہے تو وہ پاکیزہ اور ترو تازہ ہو جاتا ہے جب دین کا یہ خلعت نادان پہن لیتا ہے تو وہ میل بھری گلیم (میلا کمبل) بن جاتا ہے۔

۱۶۔ حضرت یوسفؑ کی قمیض کی بُو سونگھ کر اُن کے والد (حضرت یعقوبؑ) کی آنکھ روشن ہو گئی۔ جبکہ وہ اس سے پہلے نابینائی کی تکلیف میں مبتلا تھے۔

۱۷۔ اَب تم اپنی دونوں آنکھوں کی بینائی سے محروم کیوں ہو جبکہ حضرت محمّدؐ نے اپنا کُرتہ تمہاری جانب بھیج دیا ہے۔

۱۸۔ اے جاہل! یا تو تمہیں اس قمیص کی حقیقت کا علم نہیں جو شب و روز شور و غوغا اور آزمائش و امتحان میں مبتلا ہے۔

۱۹ دین ز فعلِ بد نماند پاک جز در پاکدل
شمع پاکیزہ کجا ماند در آلودہ لگن

۲۰ راست گوئی و طاعت آرو پاک باش و علم جو
فوجِ دیوان را بدین معروف لشکر ہاشکن

۲۱ شعرِ حُجت را بخوان ای ہوشیار و یادگیر
شعرِ اُو در دل تُرا شہد است و اندر لب لبن

ترجمہ

۱۹۔ دین صرف پاکیزہ دل کے اندر ہی بُرے عمل سے پاک رہ سکتا ہے۔ شمع لتھڑے ہُوئے شمع دان کے اندر کہاں پاکیزہ رہ سکتی ہے۔

۲۰۔ سچ بولا کرو، اطاعت بجالاؤ (آلودگیوں) سے پاک رہو اور علم حاصل کرو اور شیاطین کے لشکرِ جرّار کو انہیں مشہور ہتھیاروں سے شکست فاش دے دیا کرو۔

۲۱۔ اے مردِ دانا! حُجتؔ (ناصر خسروؒ) کے حکیمانہ شعر کو پڑھو اور خوب یاد کرو انکے شعر سے دل میں رُوحانی شہد کی سی مٹھاس پیدا ہوتی ہے اور مُنہ میں دُودھ کا سا ذائقہ۔

کلام نمبر ۱۶

زمانہ، شب و روز کا گزر اور سفرِ زندگی

۱ این روزگارِ بی خطر و کار بی نظام
وام است بر تو گر خبرت هست وام وام

۲ بر تو موکّل اند بدین وام روز و شب
بایدت باز داد بنا کام یا بکام

۳ دل بر تمام توختنِ وام سخت کن
با این دو وام دار ترا کی رود دلام

۴ اندر جهان تهی ترازان نیست خانه ای
کز وام کرد مرد در و فرش واوستام

۵ رفتنت سوی شهر اجل هست روز روز
چون رفتنِ غریب سوی خانه گام گام

۶ جوی ست وجرّ پردهٔ عبرت ز درد ها
ره پُر ز جبرّ و جوی و هوا سرد و تیره فام

ترجمہ

۱۔ اگر تم سمجھتے ہو تو یہ بے وقار زمانہ اور اس کا بے ربط و ضبط عمل تمہارے اُوپر ایک قسم کا قرض ہے۔

۲۔ اس قرض کو حاصل کرنے کیلئے زمانے کیطرف سے دن اور رات تم پر دو مؤکل مامور ہیں تمہیں ہر صورت میں اس قرض کو چکانا ہے خواہ اس مقصد میں کامیاب رہو یا ناکام۔

۳۔ اس قرض کو چکانے کیلئے اپنے دل کو مضبوط کرو، ان دو قرض خواہوں (شب و روز) کے ہوتے ہوئے تمہاری چالبازیاں کہاں کام آسکتی ہیں۔

۴۔ (میرے نزدیک) دُنیا میں اس گھر سے زیادہ کوئی ویران گھر نہیں ہوگا جس کا مالک قرض پر گھریلو سامانِ آرائش اور گھوڑے کا سامانِ زینت حاصل کرکے گھر کو سجائے۔

۵۔ کسی مسافر کے ایک ایک قدم چل کر اپنے گھر کی طرف جانے کی طرح تمہیں بھی روزانہ ایک ایک قدم چلتے ہوئے اجل (موت) کے شہر (خاموش) کی طرف جانا ہے۔

۶۔ تمہارے اس سفر میں کہیں نہریں آتی ہیں تو کہیں آبشار گرتے ہیں اور کہیں تکالیف کے عبرتناک حجاب حائل ہوتے ہیں یہ راستہ نہروں اور آبشاروں سے بھرا پڑا ہے ہوا سرد ہے اور اندھیرا چھایا ہوا ہے۔

۷ لیکن تو ہیچ سیر نخواہی ہمی شدن
زین جرّ و جوی و کوفتن راہِ بی نظام

۸ شہوت فرونشان و بہ کنجی فرونشین
منشین براسبِ غدر و طمع را مدہ لگام

۹ ای بی وفا زمانہ ! مرا باتو کار نیست
زیرا کہ کارہای تو دام است دام دام

۱۰ بی باک و بدخوی کہ نہ دانی بگاہِ خشم
نہ نوح را ز سام و نہ مرسام را ز حام

۱۱ بی رحمی و درشت کہ از دست بند تو
نہ نیک سام رست و نہ بدحام بی رحام

۱۲ من دست خویش در رسنِ دینِ حق زدم
از تو ہگرز جست نہ خواہم نشان و نام

ترجمہ

۷۔ لیکن ان نہروں اور آبشاروں سے گزرتے ہوئے اور اس دشوار گزار راستے کو طے کرتے ہُوئے بھی تمہارا جی نہیں بھرتا ہے۔

۸۔ خواہشات کو ٹھنڈا کرو، خلوت نشینی اختیار کرو، بغاوت کے گھوڑے پر سوار نہ ہُوا کرو اور لالچ کے ہاتھ کبھی لگام نہ دیا کرو۔

۹۔ اے بے وفا زمانے ! تمہارے ساتھ میرا کوئی واسطہ نہیں تمہارے سارے معاملات میرے حق میں دام ہی دام ہیں ۔

۱۰۔ تم بڑے بیباک اور بدخواہ واقع ہُوئے ہو، غصہ کے وقت نہ نوحؑ اور سامؑ میں فرق کر سکتے ہو اور نہ ہی سامؑ اور حامؑ میں تمیز کر سکتے ہو۔

۱۱۔ تمہاری بے رحمی اور کھردراپن کے ہاتھوں نہ نیک سیرت سامؑ کو امان حاصل ہے اور نہ ہی بے رحم اور بدانجام حامؑ کو خلاصی ہے۔

۱۲۔ مَیں نے دینِ حق کی رسّی کو خوب مضبوط پکڑا ہے اب مَیں کسی صورت میں بھی اے دنیا! تمہارا نام و نشان تک نہیں ڈھونڈوں گا۔

۱۳ تدبیرآن ہمی کنم اکنون کہ بر شوم
زین چاہ زشت وژرف برین بی قرار بام

۱۴ ای برسرِ دوراہہ نشستہ درین رباط
ازخواب و خورد بیہدہ تا کی کنی کلام

۱۵ از طاعت تمام شود ای پسر تُرا
این جامِ ناتمام سرانجام کار تام

۱۶ ایزد پیامِ داد ترا کاہلی مکن
در کار اگر تمام شنودستی آن پیام

ترجمہ

۱۳۔ اَب تومَیں یہ تدبیر کر رہا ہُوں کہ اس گہرے اور اندھیرے کنویں (زمین کی پستی) سے متحرک چھت یعنی آسمان کی بلندی پر چڑھوں گا۔

۱۴۔ اے اس کاروان سرائے (دُنیا) کے دوراہے پر انتظار کرنے والے مسافر! کب تک تم اس عارضی زندگی کی اشیائے خورد ونوش کی عبث باتیں کرتے رہو گے۔

۱۵۔ اے میرے بیٹے! تمہاری زندگی کا یہ جامِ ناتمام اطاعت ہی کے ذریعے لبالب ہو سکتا ہے اور تمہاری زندگی کی تکمیل اطاعت ہی سے ہو سکتی ہے۔

۱۶۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنا پیغام پہنچا دیا ہے اگر تم نے یہ پیغامِ الٰہی سُن لیا ہے تو پھر اعمالِ صالح کی بجا آوری میں کوتاہی نہ کرنا۔

کلام نمبر ۱۷

تقویٰ، شیطان سے دوری، نیک اعمال کے لیے نصیحت اور مقام رسولؐ

۱ پادشاه برکامها ای دل ! که باشد پارسا
پارسا شو تاشوی برهر مرادی پادشا

۲ پارسا شو تا بباشی پادشا بر آرزو
کارزو هرگز نه باشد پادشا بر پارسا

۳ پادشا گشت آرزو بر تو ز بیباکئ تو
جان و دل بایدت دادین پادشارا باژوسا

۴ آز دیوِ تُست چندی چون رها جوی زدیو
تو رهاکن دیو را تا زو به باشی خود رها

۵ دیو را پیغمبران دیدندورا ندندش ز پیش
دیو را نادان نه بیند من نمودم مرترا

۶ خویشتن را چون فریبی چون نه پرهیزی زدیو
چون نهی چون خودکنی عصیان بهانه برقضا

ترجمہ

۱۔ اے دل! پرہیزگار شخص ہی اپنے مقاصد پر بادشاہ بن جاتا ہے تم بھی پرہیزگار بنو تاکہ اپنے مقاصد پر بادشاہ بن سکو۔

۲۔ پرہیزگار بنو تاکہ تم اپنی آرزوؤں پر بادشاہ بن جاؤ کیونکہ پرہیزگار شخص پر کوئی بھی آرزو بادشاہ نہیں بن سکتی ہے۔

۳۔ تمہاری بے خوفی کے نتیجے میں تمہاری خواہشات تم پر بادشاہ بن چکی ہیں، اب تمہیں اس بادشاہ کو باج و خراج کے طور پر اپنے دل اور اپنی رُوح تک کو بھی پیش کرنا پڑے گا۔

۴۔ طمع ہی تمہارا شیطان ہے تم اس شیطان سے رہائی کیسے چاہتے ہو، تم خود شیطان کو اپنے وجود کی دُنیا سے رہا کرو تاکہ تم خود اس کے چُنگل سے رہا ہو جاؤ۔

۵۔ شیطان کو انبیاؑ نے دیکھا بھی ہے اور اپنے سامنے سے بھگا بھی دیا ہے نادان تو شیطان کو دیکھ نہیں سکتا ہے۔ ہاں مَیں نے تمہارے لیے شیطان کی نشاندہی کی ہے۔

۶۔ تم خود شیطان سے اجتناب کیوں نہیں کرتے ہو اور اپنے آپ کو کیوں دھوکہ دیتے ہو گناہ تم خود کرتے ہو اور بہانہ قضا کا کرتے ہو۔

۷ چون کہ تو گر بدکنی زان دیو را باشد گناہ
وریکی نیکی کنی زان مرترا باشد ثنا

۸ چند گردی گرد این و آن بطمع جاہ و مال
کز طمع ہرگز نیابی چیز جز درد و بلا

۹ گرچہ موش از آسیا بسیار دارد فائدہ
بیگمان روزی فرو کوبد سرش خوش آسیا

۱۰ کشت زارِ ایزد است این خلق واین تر دستِ مرگ
داسِ این کِشت اے برادر ہمچنین باشد سزا

۱۱ اوت کِشت واوت ہم خواہد درودن بیگمان
ہرکہ کارد بدرود پس چون کنی چندین مرا

۱۲ دین دبستان است وامت کودکان پیشِ رسولؐ
در دبستان است امت زِ ابتدا تا انتہا

ترجمہ

۷۔ جب تم کوئی بُرائی کرتے ہو تو وہ گناہ شیطان کا سمجھا جاتا ہے اور اگر تم کوئی نیکی کا ایک کام کرتے ہو تو اُس کی تعریف اور شاباش تمہیں ملتی ہے۔

۸۔ تم مال و عزّت کے لالچ میں ہر کسی کے پیچھے کیوں پھرتے رہتے ہو لالچ سے سوائے دکھ درد کے تمہیں اور کچھ میسّر نہیں ہوگا۔

۹۔ چوہا اگرچہ چکّی سے چوری چُھپے بہت کچھ فائدہ اُٹھاتا ہے لیکن یاد رکھنا کہ یہی چکّی ایک نہ ایک دن چوہے کے سر کو کُچل بھی دے گی۔

۱۰۔ مخلوقات کی مثال خدا کے کھیت کی ہے اور اجل کا ہاتھ اس کھیت کیلئے درانتی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اے میرے بھائی! اس کھیت کیلئے یہی کچھ سزا رکھی گئی ہے۔

۱۱۔ خُدا ہی نے تمہیں بویا (پیدا کیا) اور وہی تمہیں کاٹتا ہے پس جو بوتا ہے وہی کاٹتا بھی ہے یعنی (جو پیدا کرتا ہے وہی مارنے پر بھی قادر ہے) پھر اس معاملے میں کیوں جھگڑا اور چون وچرا کرتے ہو۔

۱۲۔ دین کی حیثیت مدرسے کی ہے اور رسولؐ کے سامنے اُمّت کی مثال بچّوں جیسی ہے (بلاشبہ دین کے اس مدرسے میں اوّل سے آخر تک اُمّت کے بچے (حصولِ تعلیم کیلئے) موجود ہیں۔

۱۳ برطریق راست رو چون باد گردنده مباش
گاه با بادِ شمال و گاه با بادِ صبا

۱۴ جز بہ خوشنودی و خشم ایزد و پیغمبرش
من نہ دارم از کسی در دل نہ خوف و نہ رجا

ترجمہ

۱۳۔ تم سیدھے راستے پر چلو اور چلنے والی ہَوا مت بنو جو کبھی بادِ شمال سے ملتی ہے تو کبھی بادِ صبا سے۔

۱۴۔ مَیں اپنے دل میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسُولِ پاک کی خوشنودی اور غضب کے سوا نہ کسی اور کا خوف رکھتا ہُوں اور نہ ہی کسی سے اُمید رکھتا ہُوں۔

کلام نمبر ۱۸

دُنیا، نیک اعمال ، بُرائی سے پرہیز اور اخلاقی نصائح

۱ جہان بازیگری داند مکن با این جہان بازی
که در مانی بدام اُو اگرچه تیز پروازی

۲ بر آوردم چو کاخی خوب اکنون می فرود آرد
بر آورده فرود آرد نه باشد کار جز بازی

۳ چه باشد بازی آن باشد که ناید ہیچ حاصل زو
تو پس پورا بروز و شب پسِ بازی ہمی تازی

۴ بچنگ باز گیتی در چو بازت گشته سرپیه
کنونت باز باید گشت ازین بازی و طنّازی

۵ نشیبی بود برنائی سرافرازان ہمی رفتی
فراز پیری آمد پیشت اکنون سر بیفرازی

۶ جوانی چون نشیبت بود ازان تازان ہمی رفتی
کنون پیری فرازِ تست ازان خوش خوش ہمی نازی

ترجمہ

۱۔ دُنیا شعبدہ بازی کو خوب جانتی ہے تم اس دُنیا کے ساتھ تماشا مت کرو اگرچہ تم بڑے تیز طرّار کیوں نہ ہو۔ اُس کے دام میں (ایک نہ ایک دن) ضرور پھنس جاؤ گے۔

۲۔ جب میں کوئی عالیشان محل تعمیر کرتا ہُوں تو وہ اُسے فوراً منہدم کر دیتی ہے۔ وہ ہر تعمیر کو تخریب میں بدل دیتی ہے اس کا سارا معاملہ ہی شعبدہ ہے۔

۳۔ تماشا ایسا ہے جس سے کچھ حاصل ہی نہیں ہوتا تو پھر اے میرے بیٹے! ایسے لاحاصل تماشا کے پیچھے دن رات دوڑ دھوپ کیوں کر رہے ہو؟

۴۔ دُنیا کے اس شکاری باز کے پنجے میں تمہاری زندگی کا باز (شاہین) دو رنگا یعنی ابلق ہو چکا ہے اَب تو تمہیں اس شوخی اور کھیل تماشے سے باز ہی آنا چاہیئے۔

۵۔ جوانی ایک اُترائی تھی اس لیے تم بڑے گھمنڈ اور اکڑ سے چلتے تھے اَب تمہارے سامنے بڑھاپے کی چڑھائی آئی ہوئی ہے۔ لہٰذا سر اُٹھانے کا مقام نہیں۔

۶۔ جوانی تمہارے لیے اُترائی کی مثال تھی اسلیئے تگ و تاز سے چل رہے تھے اَب بڑھاپے کی چڑھائی سامنے ہے اس لیے ناز و خرام کے ساتھ چل رہے ہو۔

۷ چوروی دہر زی بازی طرازیدن ہمی بینی
سَرد گر روبتابی زوی و کارِ خویش بطرازی

۸ نہ پردازد بکارِ تو تن و جان فریبندہ
اگر مر علم و طاعت را تو جان و تن نہ پردازی

۹ ہمی این چرخ بی انجام عمرت را بیانجامد
پس اکنون گر تو کارِ دین نیا غازی کی آغازی

۱۰ زنا و مسخرہ ، جور و محال و غیبت و دُزدی
دروغ و مکر و عشوہ کبر و طرّازی و غمّازی

۱۱ ز سیرت ہای دیوان است و اندر نار ت اندازد
اگر زینہا برون ناری سر و یک سو نیندازی

۱۲ امانت دار دین خود مدہ رازت بنا دانی
کہ بیرون افتد از معدہ اش بناگاہ از دہن رازی

ترجمہ

۷۔ جب دیکھ رہے ہو کہ زمانہ اپنے کھیل تماشے کو سجانے میں ہمہ وقت مصروف ہے تو تمہیں چاہیئے کہ اس سے یکسر منہ موڑ لو اور اپنے معاملے کو سلجھانے میں لگ جاؤ۔

۸۔ اگر تم اپنے جسم اور اپنی رُوح کو علم و اطاعت کے معاملے کا ذمّہ دار نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہارا عیّار جسم اور چالاک نفس کسی وقت بھی تمہارے عمل کو جلا نہیں بخش سکتے ہیں۔

۹۔ یہ لامتناہی آسمان تمہاری عمر کو انتہا تک پہنچا رہا ہے پس اگر تم اس وقت بھی دین کا کام شروع نہ کرو گے تو پھر کب شروع کرو گے۔

۱۰۔ زنا، مسخرہ، ظلم، مکر، غیبت، چوری، جھُوٹ، دھوکہ، غرور، تکبّر، شوخی اور چغل خوری۔

۱۱۔ یہ سب شیاطین کی عادات بد ہیں اگر تم ان سے اجتناب نہ کرو گے اور باز نہ آؤ گے تو یہ عادات تمہیں ضرور دوزخ کی آگ میں ڈال دیں گی۔

۱۲۔ تم امین بن کر اپنے دین کی حفاظت کرو اور نادان کے پاس راز کی بات نہ کہا کرو کیونکہ نادان کا معدہ اُسے ہضم نہیں کر سکتا ہے اور راز کی بات اچانک اُس کے مُنہ سے اُگل جاتی ہے۔

کلام نمبر ۱۹

تحقیرِ دُنیا اور اعمالِ صالح کے لیے پند و نصائح

۱ این کہن گیتی ببرد از تازہ فرزندان نوی
ماکہن گشتیم و اُو نو اینش زیبا جادوی

۲ مادری دیدی کہ فرزندش کہن گردد ہگرز
چون کہن مادرش را بسیار باز آید نوی

۳ راہِ طاعت گیرد گوشِ ہوش سوی علم دار
چند داری گوش سوی نوشخورد و راہوی

۴ ای ہنر پیشہ بدین اندر ہمیشہ پیشہ کن
نیکوئی تا نیکوئی یابی جزای نیکوئی

۵ شاد گردی چون حدیث ازدادِ نوشیروان کنند
دادگر باش وحقیقت کن کہ نوشیروان توئی

۶ گر ہمی خواہی کہ نیکوگوی باشی گوشدار
کی توانی گفت نیکو تاکہ اوّل نشنوی

ترجمہ

۱۔ اس فرسودہ دُنیا نے اپنے تازہ جنے ہوئے فرزندوں میں سے ایک نوعمر فرزند سے بیاہ کیا۔ ہم فرسودہ ہو چکے ہیں اور وہ (دُنیا) نئے رُوپ میں خود کو ظاہر کر رہی ہے یہ اس دُنیا کا دلکش جادُو ہے۔

۲۔ کیا تم نے ایسی کوئی ماں دیکھی ہے کہ جس کے بچے عمر رسیدہ ہوں اور اس عمر رسیدہ ماں کے ہاں نئے نئے بچے پیدا ہو رہے ہوں۔

۳۔ اطاعت گزاری کا راستہ اختیار کرو اور علم حق کی طرف گوشِ ہوش دھر کر رہنا۔ کب تک تم موسیقی کی دُھنوں پر کان دھرے رہو گے۔

۴۔ اے ہُنرمند! تم ہمیشہ دین کے اندر نیکی کا پیشہ اختیار کیے رہنا تاکہ تم ”ھَل جَزاءُ الاِحْسَانِ اِلاَّ الاِحسَانُ ۵۵ بھلائی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہے“ کے مصداق ہو جاؤ۔

۵۔ لوگ جب نوشیروان عادل کے عدل و انصاف کا قصہ سُناتے ہیں تو تم خوش ہو جاتے ہو تم خود عادل اور حقیقت پسند رہو حقیقت میں تم خود ہی نوشیروان ہو۔

۶۔ اگر تم (لوگوں کو) نیکی کی تلقین و تبلیغ کرنا چاہتے ہو تو اس سے پہلے خود اوروں سے سُن لو کسی کو نیکی کی تبلیغ کیسے کرو گے جبکہ خود نیکی کی باتیں نہ سُن چکے ہو۔

۷ ہر کہ اُو پیشِ خردمندان بزانو نا مدست
باخرد مندان نہ شاید کردنش ہم زانوی

۸ دل قوی باشد چو دامن پاک باشد مرد را
ایمنی ایمن چو دامن پاک گشت و دل قوی

۹ گندمت باید شدن تا در خورِ مردم شوی
کی شود جُز خر ترا تا تو بسردی چوں جوی

۱۰ نیست مردم جُز کہ اہلِ دین حقِّ ایزدی
تُوز اہلِ دین بنادانی شُدستی منزوی

۱۱ قصّۂ سلمان شنیدستی و قولِ مصطفیٰ
کو ز اہل البیت چون شد بازبان پہلوی

۱۲ داروت علم است علمِ حق بسوی من ولیک
تُو گریزندہ و رمندہ روز و شب زین داروی

ترجمہ

۷۔ جس شخص نے دانشمندوں کے آگے گھٹنے ٹیکنے سے عار محسوس کی وہ کسی صورت میں بھی دانشمندوں کی ہم نشینی کا اہل نہیں ہے۔

۸۔ جب انسان کا دامن پاک ہوتا ہے تو اسکا دل بھی مضبوط ہوتا ہے۔ جب تمہارا دامن پاک ہے تو سمجھ لینا کہ تمہارا دل بھی مضبوط ہے اور ہر طرح سے اطمینان کا سانس لے سکتے ہو۔

۹۔ تمہیں اعمالِ صالح اور اخلاقِ عالیہ کے ذریعے خود کو گندم قرار دینا چاہیئے تاکہ انسانی دسترخوان کے اہل ہو اگر جو کی طرح سر دطبیعت رکھو گے تو تمہارا خرید ار صرف گدھا ہی ہوگا اسلئے کہ جَو عام طور پر گدھے کی خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۔ (میرے نزدیک) انسان صرف خُدا کے سچے دین کے ماننے والوں کا نام ہے مگر تم اپنی حماقت سے دینداروں کے حلقے سے نکل کر خلوت گزین ہو چکے ہو۔

۱۱۔ تم نے سلمان فارسیؓ کا قصہ اور آنحضرتؐ کا فرمان "السلمانُ منا اهل البيت" یعنی سلمانؓ میرے اہلبیت میں سے ہے" سُن لیا ہے وہ ایرانی نسل ہونے کے باوجود اہلِ بیت رسُول میں کیسے شامل ہُوا۔

۱۲۔ میرے نزدیک تمہارے لیے (رُوحانی امراض کی) دوا حقیقت کا علم ہی ہے لیکن حیرت کی بات تو یہ ہے کہ تم دن رات دوا سے گریزاں ہو۔

۱۳ هر که بوی داروی من یابد از تو بگماں
گویدت تو بر طریقِ ناصرِ ابن خسروی

۱۴ شعرِ حُجّتؔ بایدت خواندن تراگرت آرزوست
نظمِ خوب و وزنِ خوب و لفظِ خوشِ معنوی

ترجمہ

۱۳۔ جس کو بھی میری بتائی ہُوئی اس دوائے باطن کی بُو تمہارے ذریعے سے سُونگھنے میں آئے گی وہ تم سے ضرور یہ کہے گا کہ تم ناصر ابن خسروؒ کے مذہب کے حلقہ بگوش ہو۔

۱۴۔ اگر تمہیں کسی عُمدہ نظم، عُمدہ وزن اور عُمدہ لفظ و معنی سے بھر پُور کلام کو پڑھنے کی آرزو ہے تو حُجّتؔ (ناصر خسروؒ) ہی کا شعر پڑھ لینا چاہیئے۔ انہی کے کلام میں یہ تمام محاسن بدرجہ اتم موجود ہیں۔

کلام نمبر ۲۰

دُنیا کی حقیقت، حقیقی علم و دانش اور صراطِ مستقیم

۱ این بازِ سیہ پیسہ نگر بی پر و چنگال
کو ہیچ نہ آرام ہمی باید و نہ حال

۲ بی آنکہ ببینیش تو خوش خوش بر باید
گاہی زن و فرزند و گہی جان و گہی مال

۳ چون بر تو ہمی تیز کند چنگ پس او را
جوئندہ چرائی تو بدندان و بہ چنگال

۴ پرِّ تو و بالِ تو جوانی و جمال است
وین باز نہ خواہد بجز این پرّ و جز این بال

۵ ماندۂ ماریست کہ نیمیش سفید است
از سوی سر و زشت و سیاہست بدنبال

۶ با مردمِ ہشیار فصیح است اگرچند
گنگ است سوی بی خرد و بی سخن و لال

ترجمہ

۱۔ اس دو رنگے (نیم سفید و نیم سیاہ) باز (دُنیا) کو دیکھنا کہ بظاہر دیکھنے میں نہ تو اس کا کوئی پَر ہے اور نہ ہی پنجہ، اس کے باوجود یہ کبھی سکون و قرار سے نہیں رہا کرتا۔

۲۔ یہ دُنیا تمہیں دکھائے بغیر بڑی عمدگی سے کبھی بیوی، کبھی بچّے، کبھی جان اور کبھی مال چھین لیتی ہے۔

۳۔ جب دُنیا کا یہ باز تمہیں شکار کرنے کے لیے اپنا پنجہ تیز کر لیتا ہے تو پھر تم اُسکو اپنے دانت اور ہاتھ دونوں سے کیوں پکڑے ہُوئے ہو۔

۴۔ تمہاری زندگی کے بال و پَر تو تمہاری جوانی اور تمہارا حُسن و جمال ہے۔ یہ شکاری باز (دُنیا) صرف تمہاری اس جوانی اور تمہارے اس حسن و جمال کے شکار کے تاک میں ہے۔

۵۔ یہ دُنیا اس ابلق سانپ کی طرح ہے جس کے سر کی طرف کا نصف حصّہ سفید اور دُم کیطرف کا نصف حصّہ سیاہ ہے (سفید سے مُراد دن اور سیاہ سے مُراد رات ہے)۔

۶۔ یہ دُنیا اگرچہ احمقوں کے نزدیک گونگی نظر آتی ہے لیکن عاقلوں کے ہاں اس کی زبانِ حال بڑی فصیح و بلیغ ہوتی ہے۔

۷ ای خولجه ! ازین باز و ازین مار حذر کن
زیرا الفِ پشت تو زینهاست شده دال

۸ دیدی که نه عم بودی و نه خال کسی را
او کرد ترا عمّ و همو کرد ترا خال

۹ بنگر که کجا خواهدت این باز همی بُرد
دیوانه مباش آب مپیمای به غربال

۱۰ مالیده شدی در طلبِ مال چو تسمه
تاکی زنی اندر طلب مال کنون فال

۱۱ جاهت به خرد باید و اجلال بدانش
تا هیچ نه بایدت نه صندوق نه حمّال

۱۲ چون تنت نکو حال شد از مال ازان پس
جان را بخرد باید کردنت نکو حال

ترجمہ

۷۔ اے میرے بزرگ! اس شکاری باز اور سانپ (دُنیا) سے بچتے رہنا کیونکہ تمہارا الف جیسا جسم اسی (دُنیا) کی وجہ سے دال کی طرح کُبڑا ہو چکا ہے۔

۸۔ دیکھا تم نے کہ ایک وقت وہ تھا کہ تم نہ کسی کے چچا اور نہ ہی کسی کے ماموں تھے اسی دُنیا نے آج تمہیں چچا بھی بنا دیا ہے اور ماموں بھی۔

۹۔ خُوب دیکھنا کہ یہ شکاری باز (دُنیا) تمہیں کہاں لے جانا چاہتا ہے۔ اے دیوانہ مت بنو اور غربال (چھلنی) میں پانی نہ تولا کرو۔

۱۰۔ تم تو حصُولِ مال کی راہ میں رگڑ رگڑ کر تسمے کی طرح نرم ہو چکے ہو پھر کب تک حصولِ مال کے لیے فال نکالتے رہو گے یعنی استخارہ کرتے رہو گے۔

۱۱۔ تمہیں عقل و دانش ہی کے ذریعے جاہ و جلال حاصل کرنا چاہیئے۔ سونے سے بھرے ہُوئے صندُوق اور اس کے اُٹھانے والوں کی تمہیں حاجت نہیں رہنی چاہیئے۔

۱۲۔ جب کثرتِ مال و دولت سے تم جسمانی طور پر خوشحال اور فارغ البال ہو چکے ہو تو اب عقل و دانش کی دولت سے رُوحانی طور پر اپنے آپ کو خوشحال کر دینا چاہیئے۔

۱۳ دانا بسخنهای خوش و خوب شود شاد
نادان به سرود و غزل و مطرب و قوال

۱۴ آں را کہ بہ بیہودہ سخن شاد شود جانش
بفروش بہ یک دستہ خس ترّہ بہ بقّال

۱۵ امثال قرآن گنج خدا یَست چہ گوئی
از حَدّثنا قال کشودہ شود امثال

۱۶ بر علم مثل معتمدان آلِ رسولؑ اند
راہت نہ نماید سوی آن علم جزین آل

ترجمہ

۱۳۔ دانا آدمی پُر مغز اور عمدہ قسم کی باتوں سے خوش ہوتا ہے اس کے برعکس نادان عام طور پر گانوں، غزلوں اور قوّالیوں سے خوش ہوتا ہے۔

۱۴۔ جس شخص کی رُوح بیہُودہ باتوں سے خوش ہوتی ہے، ایسے شخص کو سبزی فروش کے ہاں سبزی کی ایک گھٹّی میں فروخت کرو۔

۱۵۔ قرآنی تمثیلات خداوندی علوم کا خزانہ ہوا کرتی ہیں اِس سلسلے میں تمہارا خیال کیا ہے کیا حدّثنا اور قال کے اُصول پر ان تمثیلاتِ قرآنی کی حقیقت کُھل سکتی ہے!

۱۶۔ قرآنی تمثیلات کے معتمد صرف أئمہ اہل بیتؑ ہی ہیں اور اس الٰہی علم کی طرف ائمۂ اہلِ بیتؑ ہی رہنمائی فرما سکتے ہیں ان کے سوا کسی اور کو اس کا حق حاصل نہیں۔

کلامِ پیر ناصر خسرو

حصّہ دوئم

شیعہ امامی اسماعیلی طریقہ اینڈ
ریلیجس ایجوکیشن بورڈ برائے پاکستان

کلامِ پیر ناصر خسرو ق س

حصّہ دوئم

انتخاب از دیوانِ اشعار

ترتیب و ترجمہ: عالیجاہ فدا علی ایثارؔ ہُنزوی۔

شائع کردہ

شیعہ امامی اسماعیلی طریقہ
اینڈ
ریلیجس ایجوکیشن بورڈ برائے پاکستان کراچی

جملہ حقوق محفوظ

۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

پرنٹر

ایس ۔ایم پرنٹرز
پاکستان چوک، کراچی،
پاکستان

فہرست

کلام نمبر ۱

(امام زمان حیدری صفات کا حامل ہے)

۱ نکوہش مکن چرخِ نیلوفری را
برون کن ز سر بادِ خیرہ سری را

۲ چو تو خود کنی اختر خویش رابد
مدار از فلک چشم نیک اختری را

۳ بہ چہرہ شدن چون پری کی توانی
بافعال مانندہ شو مر پری را

۴ سپیدار ماند است بی ہیچ چیزی
ازیرا گزید است مستکبری را

۵ اگر توز آموختن سر نہ تابی
بجوید سرِ تو ہمی سروری را

۶ بسوزند چوبِ درختانِ بی بر
سزا خود ہمین است مر بی بری را

ترجمہ

۱۔ تم اس نیلگوں آسمان کو خواہ مخواہ ملامت نہ کیا کرو اور اپنے دماغ سے غرور اور تکبّر کا غبار نکال دیا کرو۔

۲۔ جب تم اپنی قسمت کے ستارے کو اپنے اعمال کے ذریعے خود بد کر رہے ہو تو اس صورت میں تم آسمان سے خوش نصیبی کی اُمّید نہ رکھا کرو۔

۳۔ تم شکل و صورت میں پری کی طرح حسین کہاں بن سکتے ہو۔ البتہ اعمالِ حسنہ کے ذریعے تم پری صورت بن جاؤ۔

۴۔ سفیدہ کا درخت بے ثمر اس لئے رہا ہے کہ اس نے غرور اُور تکبّر کو اپنایا ہُوا ہے (اس لئے تو اس کا سر اکڑا ہُوا ہے)۔

۵۔ اگر تم اصولِ آموزش سے انحراف نہ کرو گے (اور سیکھنے کی سعی کرو گے) تو یقیناً تمہارا سر سرداری کے قابل بن جائے گا۔

۶۔ (تمہیں معلوم ہے کہ) لوگ بے ثمر درختوں کو کاٹ کر جلاتے ہیں اور بلاشبہ درخت کے بے ثمر ہونے کی یہی سزا ہے۔

۷ درختِ تو گر بارِ دانش بگیرد
بزیر آوری چرخ نیلوفری را

۸ چو کبک دری باز مرغ است لیکن
خطر نیست با باز کبک دری را

۹ پیغمبر بدان داد مر علم حق را
که شائسته دیدش مرین مهتری را

۱۰ بهارونِ ما داد موسیٰ مر آن را
نبود است دستی بدان سامری را

۱۱ تُراره نمایم که چنبر کرا کن !!
به سجده مرین قامتِ عرعری را

۱۲ کسی را کند سجده دانا که یزدان
گزیدستش از خلق مر رهبری را

ترجمہ

۷۔ اگر تمہاری زندگی کے درخت پر علم و دانش کا پھل لگ جائے تو کوئی شک نہیں کہ تم اس نیلے آسمان کو مسخّر کر سکوگے۔

۸۔ چکور کی طرح باز بھی پرندہ ہے لیکن چکور کو کبھی باز جیسی عظمت حاصل نہیں ہو سکتی۔

۹۔ رسولِ خداؐ نے بھی الٰہی علم و حکمت (کی امانت) اس شخص (کامل) کے سپرد کی جسے ہر اعتبار سے اپنے بعد اس بزرگی اور سرداری کا اہل پایا۔

۱۰۔ ہمارے (دور کے) موسیٰؑ (حضرت محمد مصطفیٰؐ) نے ہمارے ہارونؑ (علی مرتضیٰؑ) کو وہ (معجزۂ علمی) دیا ہے جس پر سامری ساحر کو کبھی تصرّف نہیں رہا ہے۔

۱۱۔ (ہاں) میں طریقہ بتاتا ہوں کہ تمہیں اپنے اس سفیدہ جیسے سیدھے قد کو کس کے لئے سجدے میں جھکانا ہے۔

۱۲۔ مردِ دانا اس شخص (کامل) کیلئے سجدہ کرتا ہے جس کو خدائے جلیل و کریم نے مخلوقات میں سے رہبری یعنی امامت کے لئے چنا ہے۔

۱۳ بکسی را کہ بستُرد آثارِ عدلش
زروی زمین صورتِ جائری را

۱۴ امامِ زمانہ کہ ہرگز نہ راندہ است
برِشیعتش سامری ساحری را

۱۵ بشوزی امامی کہ خطِ پدرش است
بتعویذ مہر است مرخیبری را

۱۶ بہ بین گرت باید کہ بینی بظاہر
از و صورت و سیرتِ حیدری را

ترجمہ

۱۳۔ اس شخص (کامل) کے لئے (سجدہ واجب ہے) جس کے آثار عدل نے روی زمین سے ظلم وجور کی صورت مٹادی ہے۔

۱۴۔ وہ امام زمانہ ہی ہے جس کی جماعت پر کبھی بھی سامری کی ساحری کارگر ثابت نہیں ہوتی ہے۔

۱۵۔ تم اس امام (برحق) کی طرف رجوع کرو جس کے والد ماجد (علی مرتضیٰؑ) کی مُہر اہلِ خیبر کے لئے نیک شگونی اور خیر وسعادت کا تعویذ ہے۔

۱۶۔ اگر تم حیدر کرّار کی سیرت وصُورت کو برملا دیکھنا چاہتے ہو تو امامِ برحق کی سیرت وصُورت کی طرف نظر جمایا کرو (تاکہ تمہیں حیدری صفات کی جھلکیاں نظر آسکیں)۔

کلام نمبر ۲

(حقیقتِ دُنیا اور اس کی کارستانیاں)

۱ این جہان خواب است خواب ای پُورِ باب
شاد چون باشی بدین آشفتہ خواب

۲ جز شکارِ مرُدم ہشیار ، ہیچ
نیست چیزی کارِ این پرّان عقاب

۳ گردِ رنج وغم کہ بر مردم رسد
زود ترمی پیر گردد مردِ شاب

۴ دِل درین آشفتہ خواب اندر مبند
پیش کو از تو بتابد تو بتاب

۵ زین سراب تشنہ کُش پرہیز کن
تشنہ گان بسیار کُشتست این سراب

۶ روی تازہ ات زی سرابِ اُو منہ
تا نریزد زان سراب از رویت آب

ترجمہ

۱۔ اے باپ کے بیٹے ! یہ دنیا خواب ہی خواب ہے اس پریشان خواب میں تم خوش کیسے رہ سکتے ہو۔

۲۔ زمانے کے اس تیز پرواز عقاب کا کام اہل دانش وبینش کے شکار کے سوا اور کچھ نہیں۔

۳۔ جب انسان کے دل پر رنج وغم کا گرد بیٹھتا ہے تو جوان آدمی بھی بہت جلد بوڑھا بن جاتا ہے۔

۴۔ تم اس پریشان خواب میں اپنا دل نہ لگایا کرو اور اس سے منہ موڑ لو، قبل اس کے کہ وہ تم سے منہ موڑ لے۔

۵۔ تم پیاسوں کے قاتل اس سراب (دنیا) سے اجتناب کیا کرو کیونکہ اس سراب نے بہت سے پیاسوں کا خون کیا ہے۔

۶۔ تم اپنا تازہ چہرہ اس سراب (دنیا) کی طرف کبھی مبذول نہیں کرنا کہیں اس کی عیاری سے تمہارے چہرے کی رونق نہ اُتر جائے۔

۷ گرش بنکوہی ندارد شرم وباک
ورش بنوازی نیابی زو صواب

۸ این جہان الفنجگاہِ علم تُست
سر مزن چون خر درین خانۂ خراب

۹ گر نہ گرگی بر رہِ گرگان مرو
گوسفندت را مران سوی ذئاب

۱۰ دیو جہلت را بپندِ من ببند
پند شاید دیو جہلت را طناب

۱۱ برفلک باید شدن از راہِ پند
ای برادر چون دعای مستجاب

ترجمہ

۷۔ تم اگر اسکی سرزنش کرتے جاؤ تو بھی اسکو شرم وحیا کا احساس نہیں ہوتا اور اگر اس پر نوازش بھی کرتے جاؤ تو اس کے نتیجے میں بھی تمہارے لئے اس سے کوئی بھلائی نہیں آئیگی.

۸۔ یہ دنیا تمہارے لئے حصول علم کا مقام ہے تم گدھے کی طرح اس ویرانے میں سر ڈالے نہ رہا کرو۔

۹۔ اگر تم (عادتاً) بھیڑیا نہیں ہو تو بھیڑیوں کے راستے پر نہ چلا کرو تم اپنی شریف روح کے بھیڑ و کو بھیڑیوں کی جانب نہ دھکیلا کرو۔

۱۰۔ تم اپنی جہالت کے بھوت کو میری نصیحت کے رستے سے باندھا کرو جہالت کے اس بھوت کو باندھنے کے لئے میری نصیحت کا رسّہ بہت زیادہ موزوں ہے۔

۱۱۔ اے میرے بھائی! (خدا کے حضور) قبول ہونے والی دُعا کی طرح تمہیں پند و نصیحت کے ذریعے آسمان پر چڑھنا چاہیئے۔

کلام نمبر ۳

(خواہشاتِ نفسانی عقلِ انسانی کے لئے وبا ہیں)

۱ این تختِ سخت و گنبدِ گردان سرای ماست
یا خود یکی بلند و بی آسائش آسیاست

۲ فانی بجان نئی بتنی اے حکیم تو
جان را فنا بعقل محال است و نارواست

۳ قدر و بہای مرد نہ از جسمِ فربہ است
بل قدرِ مردم از سخن و علم، پر بہاست

۴ لختی عنان بکش زپی این جہان مناز
زیرا کہ تاختن زپسِ این جہان عناست

۵ برخاک فتنہ چون شدہ بر سما نگر
برخاک نیست جایِ تو بل برتر از سماست

۶ گر ز آسمان بخاک تو خرسند گشتہ
ہمچون تو شور بخت بعالم دگر کجاست

ترجمہ

۱۔ یہ سخت قسم کا تخت یعنی کرۂ ارض اور متحرک گنبد یعنی آسمان ہمارا ٹھکانا ہے یا یوں کہیے کہ اسکی مثال ایک بہت اونچی اور متحرک چکی کی ہے جو رُکنے کا نام نہیں لیتی ہے۔

۲۔ اے حکیم! تم جسمانی اعتبار سے فانی تو ہو لیکن روحانی اعتبار سے نہیں کیونکہ باعتبار عقل روح (انسانی) کے لئے فنا ہونا محال ہے اور ناروا بھی۔

۳۔ انسان کی قدر و منزلت اس کے بھاری بھرکم جسم سے نہیں بلکہ اس کی حقیقی قدر و منزلت، علم و حکمت (اور پند و نصیحت) کی باتوں سے ہے۔

۴۔ تم لمحہ بھر کے لئے اپنا لگام کھینچ لو اور اس دنیا کے پیچھے نہ پڑو کیونکہ اس دُنیا کے تعاقب کرنے سے رنج و غم ہی حاصل ہوتا ہے۔

۵۔ تم زمین پر فریفتہ کیوں ہوئے ہو (ذرا) آسمان (کی بلندی یعنی اپنے روحانی مقام) کیطرف دیکھا کرو تمہارا مقام زمین پر نہیں بلکہ آسمان سے بھی اوپر ہے۔

۶۔ اگر تم آسمان کو چھوڑ کر زمین پر رہنے میں خوش ہو چکے ہو تو پھر (سُن لینا کہ) اس دنیا میں تم سے بڑھ کر کوئی بدنصیب نہیں ہے۔

۷ ترسم ز آرزو خردت راو بارسد
زیرا که آرزو خردِ خلق را وبا ست

۸ دردی ست آرزو که به پرہیز به شود
پرہیز خلق راسوی دانا بہین دوا ست

۹ پند از کسی شنو که ندارد ز تو طمع
پندی که باطمع بود آن سربسر ہبا ست

۱۰ گیتی ببند طمع به بسته است خلق را
از بند دور باش که پندش نه از وفا ست

۱۱ رفتند ہمرہانت و باید ہمیت رفت
اندہ مخور که جای سپنج است و بینوا ست

۱۲ برگیر زادِ راہ که پرہیز و طاعت است
زین راہ سرمتاب که این راہِ اولیا ست

ترجمہ

۷۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تمہاری نفسانی خواہش سے تمہاری عقل کو (کہیں) تکلیف (نہ) پہنچے۔ کیونکہ خواہش نفسانی عقل انسانی کے لئے تکلیف دہ ہے۔

۸۔ خواہش نفسانی ایک ایسا (روحانی) درد ہے جس کا مداوا تقویٰ ہی (ہوسکتا) ہے اور لوگوں کے لئے تقویٰ بجائے خود ایک عمدہ ترین دوا ہے۔

۹۔ تم ایک ایسے ناصح سے نصیحت سُنا کرو جو تم سے کوئی طمع نہیں رکھتا ہے اور جان لو کہ جس نصیحت میں طمع شامل ہو وہ تو اکارت جاتی ہے۔

۱۰۔ دنیا نے لوگوں کو طمع و ہوس کے بندھنوں میں باندھ رکھا ہے تم اس کے بندھن سے دُور رہو کیونکہ اس کے نصائح میں بوئے وفا نہیں پائی جاتی ہے۔

۱۱۔ تمہارے سارے احباب چلے گئے ہیں اور تمہیں بھی اس دنیا سے رخصت ہونا ہے کیونکہ یہ دُنیا بہت ہی نادار اور چند روزہ ہے اسلئے اسکے بارے میں زیادہ غمخواری کا مظاہرہ نہ کیا کرو۔

۱۲۔ تم (سفرِ آخرت کیلئے) زادِ راہ ساتھ لو جو اطاعتِ الٰہی اور تقویٰ و پارسائی ہے۔ تم اس راستے سے مت پھرو کیونکہ یہ اولیاء اللہ کا راستہ ہے۔

۱۳ چون بی بقاست این سفری خانه اندرو
باکی مدار، ہیچ گرت پشت بی قباست

۱۴ پرہیز کن بجان ز خرافاتِ ناکسان
ہرچند باخسان کنی آنجا نشست وخاست

۱۵ این است پند حجّت و این است مغز دین
وآرائش سخنش چو گشنیز و کردیاست

ترجمہ

۱۳۔ یہ مسافر خانہ (دنیا) خود فانی ہے اس لئے اس فانی دُنیا میں رہتے ہوئے اگر تمہاری پشت پر کوئی قبا نہ ہو تو کیا غم ہے۔

۱۴۔ تم دل سے ہی (ان) نااہل لوگوں کے فضولیات سے اجتناب کرو ہرچند کہ ان نااہلوں کے ساتھ تمہاری نشست و برخواست ہوتی رہتی ہے۔

۱۵۔ حجّت (خراسان وبدخشان) کی تمہارے لئے یہی نصیحت ہے اور یہی دین کا مغز ہے۔ بلاشک وشبہ اس کے کلام میں دھنیے اور زیرہ کرمانی کی نفاست پائی جاتی ہے۔

کلام نمبر۴

(نبی اور علی ایک ہی نور کے دو جلوے ہیں۔)

۱ جز جفا با اہل دانش مر فلک را کار نیست
زانکه نادان را بر دانا بسی مقدار نیست

۲ این جہان راہست و ما راہی و مرکب خوی ماست
رنجه گردد ہر که از مامر کبش رہوار نیست

۳ این جہان را سفله دان ، بسیار او اندک شمر
گرچه بسیار است دادِ سفله آن بسیار نیست

۴ ہر چه داد امروز ، فردا باز خواہد بیگمان
گر نخواہی رنج پس با خیر اُویت کار نیست

۵ راه بنمایم ترا اگر کبر نندازی ز دِل
جاہلان را پیش دانا جای استکبار نیست

۶ ہمچنان کاندر گزارش کردن فرقان بخلق
ہیچ کس انباز و یارِ احمدِ مختار نیست

ترجمہ

۱۔ اس آسمان کا کام اہلِ دانش کیساتھ ظلم و تشدّد کے سِوا اور کچھ نہیں کیونکہ نادان کی نظر میں دانا کی کوئی وقعت نہیں (یعنی نادان دانا کی فضیلت کو نہیں سمجھ سکتا ہے۔)

۲۔ یہ دنیا ایک راستہ ہے ہم مسافر ہیں اور ہماری عادات و اطوار اس راہ کی سواری ہیں ہم میں سے جس مسافر کی بھی سواری سُست گام ہو یعنی (اخلاق کمزور ہوں) اُسکو سفر کی صعوبت سے دوچار ہونا پڑیگا۔

۳۔ تم اس دنیا کو کم مایہ تصور کرو اور اسکی بہتات کو قلت ہی سمجھو ، اس کم مایہ دنیا کی دادودہش خواہ کتنی ہی زیادہ ہو پھر بھی اُس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ۔

۴۔ (یہ اس دنیا کی عادت ہے کہ) جو آج دیا وہ کل چھین لے گی اگر تم (اس دنیا کے ہاتھوں) دکھ سہنا نہیں چاہتے ہو تو پھر اس کی بھلائی سے تعلق ہی نہ رکھا کرو۔

۵۔ مَیں یقیناً تمہاری رہنمائی کرونگا اگر تم اپنے دل سے غرور و تکبّر کو پھینک دو گے (تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا) کیونکہ دانا کے سامنے جاہلوں کو اظہارِ تکبّر کرنے کا حق نہیں ۔

۶۔ جس طرح لوگوں کے سامنے (کتابِ الٰہی) فرقان حمید کو پیش کرنے کے مقابلے میں جناب محمد مصطفٰیؐ کے ساتھ کوئی سہیم و شریک نہیں ہے۔

۷ ہمچنان در قہر جبّاران بہ تیغ ذوالفقار
ہیچ کس انباز و یارِ حیدرِ کرّار نیست

۸ اصل اسلام این دو چیز آمد قرانؐ ذوالفقار
نہ مسلمان و نہ مشرک را درین پیکار نیست

۹ ہمچنان کاندر سخن جز قول احمد نور نیست
تیغ تیزی جز کہ تیغ میر حیدر نار نیست

۱۰ احمد مختار شمس و حیدر کرّار نور
آن بی این موجود نی واین بی آن بانوار نیست

۱۱ عروۃ الوثقیٰ حقیقت مہر فرزندان اوست
شیعتست آنکو کہ اندر عہدِ او بستار نیست

۱۲ بر سر گنجی کہ یزدان در دلِ احمد نہاد
جز علی گنجور نبود جز علی بندار نیست

ترجمہ

۷۔ اسی طرح ظالموں پر ذوالفقار جیسی تلوار کے ذریعے عتاب کرنے میں جناب حیدر کرّار کا کوئی ہم پلّہ اور ہم مرتبہ نہیں ہے۔

۸۔ اسلام کی بنیاد یہی دو چیزیں (قرآن پاک اور ذوالفقار حیدری) ہی تو ہیں اس (باطل کی حقانیت کے) معاملے میں نہ کسی مسلمان کو اختلاف ہے اور نہ ہی کسی مشرک کو اس میں جھگڑا ہے۔

۹۔ جسطرح انسانی کلاموں میں محمدؐ ہی کا کلام ہے جس میں (ربّانی ہدایت کا) نور ہے اُسیطرح تلواروں میں سے صرف علیؑ کی تلوار یعنی ذوالفقار ہی وہ تلوار ہے جس سے کافروں پر آگ کے شرارے برس رہے ہیں۔

۱۰۔ (دین اسلام میں) محمد مصطفیٰؐ (کی ذات) سورج ہے تو حیدر کرّار اس سورج کی روشنی ہیں، یہ اسکے بغیر موجود نہیں رہ سکتا تو وہ اسکے بغیر روشن نہیں ہو سکتا۔

۱۱۔ عروۃ الوثقیٰ کا حقیقی مفہوم خاندان اہلبیت کی دوستی ہی ہے وہ شخص آلِ محمدؐ کا دوستدار کیسے کہلائے گا جو ان (اہلبیت رسولؐ) کی محبت کے عہد پر قائم نہ رہے۔

۱۲۔ (نور اور ہدایت کے) جس خزانے کو خدا نے محمد مصطفیٰؐ کے قلب انور میں چھپا رکھا ہے اس خزانے کا نگران اور محافظ علی مرتضیٰؑ کے سوا اور کوئی نہیں۔

۱۳ وانکه یزدان بر زبانِ اُو کشاید قفلِ علم
جز علیِ مُرتضیٰ اندر جہان دیّار نیست

۱۴ بحرِ لوٗلوٗ بی خطر با طبع اواز بہر آنک
چون بنانِ او بقیمت لوٗلوِٗ شہوار نیست

۱۵ ہر کہ نورِ آفتابِ دین جدا گشتہ ازو
روزہای او ہمیشہ جز شبانِ تار نیست

۱۶ چشمِ سر بی آفتابِ آسمان بیکار گشت
چشمِ دل بی آفتابِ دین چرا بیکار نیست

۱۷ مایۂ برّی تو و ابرار اولادِ تو اند
برّ چون یابد کسی چون شیعت ابرار نیست

۱۸ من رہی را از جفای دشمنِ اولاد تو
خوابگاہ و جای غیر از درّہ وکہسار نیست

ترجمہ

۱۳۔ (اس دنیا میں) وہ شخص کامل علی مرتضیٰؑ ہی تو ہیں جن کی (زبان کی) کُنجی سے خداوندِ عالم علم وحکمت کے خزانے کی قفل کشائی فرماتا ہے۔

۱۴۔ ان (علیؑ) کی علمی تلاطم پیدا کرنیوالی طبیعت کے سامنے موتیوں کے سمندر کی بھی کوئی قدر وقیمت نہیں اور انکے ایک نان (جوین) کی قیمت دُرِّ شہوار سے بھی بڑھ کر ہے (جسکو کھا کر قلعۂ خیبر کا دروازہ اُکھاڑا)

۱۵۔ دین کے اندر جس آدمی کی زندگی سے عالمِ دین کے سورج کی روشنی منقطع ہو چکی ہو ایسے آدمی کے روشن دن اندھیری راتوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہیں۔

۱۶۔ انسان کی ظاہری آنکھ جب ظاہری سورج کے بغیر بیکار رہ جاتی ہے تو اس صورت میں انسان کے دل کی آنکھ دین کے سُورج (امام کے نور) کے بغیر بیکار کیوں نہیں رہے گی۔

۱۷۔ (اے میرے مولا علی!) تیری ذات ہی نیکی کی بنیاد ہے اور تیری اولاد ہی کا نام ابرار ہے جب تک کوئی شخص تیری اولاد ابرار کا دوستدار نہ ہو اسکو نیکی کا صلہ کہاں مِل سکتا ہے۔

۱۸۔ مجھ جیسے تیرے غلام کو تیری اولادِ امجاد کے دشمنوں کے ظلم وبربریت سے پناہ لینے کے لئے اس پہاڑی درّہ (یمگان) کے سوا نہ کہیں جائے رہائش ہے اور نہ ہی کوئی خوابگاہ حاصل ہے۔

۱۹ من رہی را جز بہ خوشنودی تو و اولادِ تو
روز محشر، ہیچ امید از رحمتِ جبّار نیست

ترجمہ

۱۹۔ (اے مولا علی!) مجھ جیسے تیرے غلام کے پاس تیری اور تیری اولاد (ائمۂ حق) کی خوشنودی کے سوا فردائے محشر رحمت الٰہی سے امید کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

کلام نمبر ۵

(ائمۂ طاہرین کی فضیلت)

۱ مردم نبود صورت مردم حکما اند
دیگر خس و خارند و تماشات و دغا اند

۲ در عالم انسانی مردم چو نبات است
اینها چو ریاحیند آنها چو گیا اند

۳ در دست شه اینها سپرغمند گرامی
در پیش خر آنها چو گیا اند و غذا اند

۴ گر تو سپرغم شوی ای پور بحکمت
آنهات گزینند که بر ما امرا اند

۵ بر ما امرا کیست جز آنها که بر اُمت
خیر البشر ند و خلفِ اہل عبا اند

۶ آنها که بفرمان خدای از پدر و جد
میمون خلفا اند و بر اُمت خلفا اند

ترجمہ

۱۔ انسان سے مراد اسکی (ظاہری) شکل و صورت نہیں بلکہ حقیقی انسان کہلانے کے مستحق حکماء (ائمہ) ہیں دوسرے عام انسانوں کی حیثیت خس و خاشاک کی ہے۔

۲۔ انسانی دنیا میں انسان کی حیثیت نباتات کی ہے تو پھر حکماء (ائمہ) کی حیثیت نازبو کی ہے اور عام انسان گھاس پھوس کے مانند ہیں۔

۳۔ یہ حکماؔ یعنی ائمہؔ حق بادشاہ حقیقی (خدائے بزرگ و برتر) کے ہاتھ میں گلِ اسپرغم کیطرح قابلِ احترام ہیں جبکہ مقابلتاً عام انسان گدھے کے سامنے رکھنے والے گھاس اور غذا کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۴۔ اے میرے بیٹے! اگر تم علم و حکمت کے ذریعے گلِ اسپرغم بن جاؤ گے تو یہ حکماؔ (ائمۂ حق) جو ہم پر صاحب امر ہیں تمہیں اپنے لئے پسند کر لیں گے۔

۵۔ ہم پر صاحبِ امر کون ہیں وہ جو خیر البشر ہیں اور خلفاء آلِ عبا ہیں۔

۶۔ ہمارے حقیقی حاکم وہ (ائمۂ حق) ہیں جو اپنے آباؤ اجداد کی طرف سے بحکمِ الٰہی اُمت کے لئے نہایت ہی متبرک خلفاء ہیں۔

۷ آنہا کہ بتائید الٰہی برہِ دین
اندر شبِ گمراہی اجرامِ سما اند

۸ آنہا کہ مرا ایشان را اندر شرف و فضل
مردان و زنان جملہ عبید ند و اما اند

۹ آنہا کہ جہان را بچراغی کہ خداوند
بفروختش اندر شبِ این روز ضیا اند

۱۰ آنہا کہ گوا اند بر این خلق و بر ایشان
زا ایزد پدر و جد بحق عدل گوا اند

۱۱ آنہا کہ زما جملہ بتائیدِ الٰہی
چون ما ز ستوریم جدا نیز جدا اند

۱۲ آنہا کہ مرا ایشان را ما جملہ عبیدیم
میراث نیائیم کہ میراث نیا اند

ترجمہ

۷۔ وہی حکماً (ائمۂ حق) ہی ہمارے حاکم ہیں جو تائید الٰہی سے دینِ حق کے راستے میں گمراہی کی رات کے اندر کواکب سماوی کی طرح جگمگاتے ہیں۔

۸۔ وہی حکماً (ائمۂ حق) ہی ہمارے حاکم ہیں جنکی (خاندانی) نجابت و شرافت کی بدولت دنیا کے تمام مرد و خواتین ان کے لئے غلاموں اور کنیزوں کا درجہ رکھتے ہیں۔

۹۔ وہ ائمہ اپنی ذات میں اس روشن چراغ کی روشنی ہیں جس کو دنیا میں حق تعالیٰ نے دین کی رات کے اندر جلا رکھا ہے (یعنی نورٌ علیٰ نورٌ کے مصداق ہیں)

۱۰۔ وہ ائمۂ حق دنیا بھر کے خلائق کے اعمال کے گواہ ہیں اور ان پر ان کے باپ دادا (محمدؐ اور علیؑ) خداوند عالم کی طرف سے گواہ عادل ہیں۔ (بحوالہ قرآن شریف ۲/۱۴۳)

۱۱۔ وہ ائمۂ حق اللہ تعالےٰ کی تائید سے ہم پر ایسے ہی افضل ہیں جیسا کہ (روح ناطقہ کے طفیل) ہم انسان چوپایوں پر افضل ہیں۔

۱۲۔ وہ ائمۂ حق جن کے لئے ہم سارے انسان غلاموں کی حیثیت رکھتے ہیں ہم اپنے آباد اجداد کے میراث ہیں تو وہ (ائمہ) اپنے آباد اجداد کے میراث ہیں۔

۱۳ اسلام ردائی ز رسولست و امامان
از عترتِ او حافظِ این شهره ردا اند

۱۴ مارا که کند عیب چو گوئیم که رهبر
در دینِ حق از عترتِ پیغمبر ما اند

۱۵ از حجّت میگوی سخنهای به حجّت
زیرا که ضیائی تو و اینها چو هبا اند

ترجمہ

۱۳۔ دینِ اسلام رسول کی چادر ہے اور ائمۂ اہلبیتِ رسولؑ اس مانی ہوئی چادر یعنی اسلام کے محافظ ہیں ۔

۱۴۔ اگر ہم یہ کہیں کہ دینِ حق میں آلِ رسول ہی ہمارے رہبر ہیں تو اس بات میں ہمیں کون جھٹلا سکتا ہے ۔

۱۵۔ (حجّت (ناصر خسرو) کی ان مدلّل باتوں کو بیان کرتے رہو کیونکہ (حقیقی) روشنی تم ہی ہو اور یہ (تمہارے مخالف) گرد و غبار کی طرح دھندلے ہیں ۔

کلام نمبر ۶

(دُنیا آخرت کا بازار ہے)

۱ ای حُجّتِ بسیار سخن دفتر پیش آر
وز نوکِ قلم درِّ سخنہات فرو بار

۲ ہر چند کہ بسیار و دراز است سخنہات
چون خوب و خوش است آن نہ دراز است و نہ بسیار

۳ از خاطرِ پُر علم سخن ناید جز خوب
از پاک سبو پاک برون آید آغار

۴ ذی اہلِ خرد تخمِ سخن حکمت و علمست
در خاکِ دِل ای مردِ خرد تخمِ سخن کار

۵ دینش بہ سخن گشت مشہّر بزمین بر
وز راہِ سخن رفت برین گنبدِ دوّار

۶ از پند وز علم آنچہ برون نامد ازین در
از علم مگو آن را و ز پند مپندار

ترجمہ

۱۔ اے پُر کلام حجّت! تم اپنا دیوان سامنے لاؤ اور نوکِ قلم سے حکمت وبصیرت کی باتوں کے موتی برساؤ۔

۲۔ ہر چند کہ تمہاری باتیں زیادہ اور طویل ہیں مگر چونکہ وہ بہت ہی عمدہ اور خوشگوار ہیں اس لئے ان کی طوالت کا احساس نہیں ہوتا۔

۳۔ علم سے بھرپور دل سے عمدہ باتوں کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا جیسا کہ پاکیزہ مٹکے سے پاکیزہ نمی اور رطوبت ہی ٹپکتی ہے۔

۴۔ اہلِ دانش وبینش کے نزدیک کلام کا تخم علم و حکمت ہی تو ہے اے مرد دانا! تم اپنے دل کی زمین میں خوش کلامی کی تخم ریزی کرو۔

۵۔ روئے زمین پر آنحضورؐ کے کلام ہی کے ذریعے تو آپ کا دین (اسلام) مشتہر ہو چکا ہے اور آپؐ اپنے کلام ہی کے ذریعے سیر سماوی (معراج) کو گئے ہوتے ہیں۔

۶۔ نصیحت ہو یا علم (وحکمت) کی باتیں جو شہر علم کے دروازے (علی مرتضیٰعؑ) سے منسوب نہ ہوں تم اس علم کو علم ہی قرار نہ دو اور اس نصیحت کو نصیحت ہی نہ سمجھو۔

۷ گر حکمت نزدیکِ تو خوار است عجب نیست
خوار است گُلِ تو سوی اشتر که خورد خار

۸ فربِہ کن و سیر بدین حکمت جان را
تا ناید ازین بند برون لاغر و ناہار

۹ چیزیکہ بجوئیش نہ از جایگہ خویش
بر مردِم دشوار شود کار نہ دشوار

۱۰ بپذیر نصیحت بطلب حکمتِ دین را
ای غدر پذیرندہ ازیں گنبدِ غدّار

۱۱ ابلیسِ لعین دست گشاد است بغارت
ایزد دَرِ ش بدین سختی ازین بست درِ غار

۱۲ بازار تو است این بطلب ہر چہ ببایدت
بی توشہ مرو باز تہی خانہ ز بازار

ترجمہ

۷۔ اگر تمہارے نزدیک علم و حکمت کی کوئی وقعت نہیں تو یہ تعجب کی بات نہیں کیونکہ کانٹے اور جھاڑیاں کھانے والے اونٹ کے نزدیک تمہارے پھولوں کی بھی قدر نہیں۔

۸۔ تم علم و حکمت ہی کے ذریعے اپنی روح کو سیر اور موٹا کر دیا کرو تاکہ تمہاری روح قفسِ عنصری سے نکلتے وقت لاغر اور گرسنہ نہ رہے۔

۹۔ جس چیز کو اس کے اپنے اصل مقام سے ڈھونڈا نہ جائے ایسے میں دانا لوگوں کے لئے آسان کام بھی دشوار ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ اے غدار آسمان کے ہاتھوں غارت ہو جانے والے! تم دل سے نصیحت قبول کرو اور دین کی حکمت طلب کرو۔

۱۱۔ شیطان لعین نے غارت گری کے لئے اپنا ہاتھ کھولا ہے اس لئے حق تعالےٰ نے شیطان نشین غار کا دروازہ بڑی سختی سے بند کر دیا ہے۔

۱۲۔ یہ دنیا تمہاری آخرت کا بازار ہے تمہیں اُخروی زندگی کیلئے جس چیز کی ضرورت ہو یہیں سے طلب کیا کرو اور اس بازارِ عالم سے تم آخرت کے گھر بغیر زادِ راہ کے خالی ہاتھ نہ جایا کرو۔

۱۳ زیرا که بباز ار نیابی ره ازین پس
آنگاه که بیمار بمانی و بتیمار

۱۴ برگفتهٔ من کارکن ای خواجه ازیراک
کردار ببایدت بر اندازهٔ گفتار

ترجمہ

۱۳۔ زندگی کی یہ مہلت گزرنے کے بعد پھر تمہارے لئے بازار عالم آنے کا راستہ بند ہوگا اس وقت جبکہ تم بیمار ہوگے اور تمہیں تیمار داری کی ضرورت ہوگی۔

۱۴۔ اے میرے بزرگ! تم میری (نصیحت کی) باتوں پر کاربند رہو کیونکہ تمہیں اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرنا چاہیئے۔

کلام نمبر ۷

(علم وعمل کی اہمیت)

۱ اصل نفع و ضرّ و مایہ خوب و زشت و خیر و شر
نیست سوی مردِ دانا در دو عالم جز بشر

۲ خیر و شرّ این جہان از بہر او شد ساختہ
زاں کزو آید با یمان و بہ عصیان خیر و شرّ

۳ گرگ درّندہ نہ درّد در بیابان گرگ را
گر ہمی دعویٰ کنی در مردمی مردم مدر

۴ پیش جان تو سپر کرداست یزدان تنت را
تو چرا جان را ہمی داری بہ پیشِ تن سپر

۵ دادِ تن دادی بدہ جان را بدانش داد زود
یافت تو از تن نظر در کار جانت کن نظر

۶ جانت آزادی نیابد جز بعلم و بندگی
گر بدین برہانت باید رو بدین اندر نگر

ترجمہ

۱۔ دانا آدمی کے نزدیک دونوں جہان میں سے سود و زیاں، حسن و قبح اور خیر و شر کی اصل و اساس (حضرت) انسان کے سوا اور کوئی نہیں۔

۲۔ اس دنیا میں خیر و شر کی بنیاد انسان ہی کے لئے رکھی گئی ہے کیونکہ اس کے ایمان سے خیر پیدا ہوتا ہے اور اس کے گناہوں سے شر کا وجود بنتا ہے۔

۳۔ جنگل میں ایک درندہ بھیڑیا اپنے ہم نوع درندہ بھیڑیے کو کبھی چیرتا پھاڑتا نہیں ہے۔ انسانوں کو چیرنے پھاڑنے کا عمل ترک کر دو۔

۴۔ خداوند عالم نے تمہارے جسم (خاکی) کو روح (عُلوی) کے لئے ایک گونہ ڈھال بنایا ہے۔ (بخلاف اس کے) تم اپنی روح (علوی) کو اپنے جسم (خاکی) کی حفاظت کی ڈھال کیوں بنا رہے ہو۔

۵۔ تم نے اپنے جسم (خاکی) کا حق تو (کھانے پینے اور آرام و آسائش کے وسائل بہم پہنچا کر) ادا کر دیا ہے اب اپنی روح (لطیف) کا حق بھی علم و دانش پر عمل کے ذریعے ادا کرو۔

۶۔ تمہاری روح کو حقیقی آزادی علم دین اور اطاعتِ الٰہی کے سوا نہیں مل سکتی ہے اگر اس (دعویٰ کی درستی) کے لئے تمہیں کسی دلیل کی ضرورت ہے تو جا کر تمہیں دین پر غور کرنا چاہیئے

۷ جانِ مردم را دو قوّت بینم از علم و عمل
چون درختی کش عمل برگ است و ز علمست بر

۸ جانت را دانش نگه دارد ز دوزخ همچنانک
بر نگه دارد درختان را ز آتش و زتبر

۹ گر نه تابی سر ز دانش از تو تابد آفتاب
و ز سعادت ای پسر بر آسمان سایدت سر

۱۰ مر ترا بر آسمان باید شدن زیرا خدای
می نخواند جز تُرا نزدیک خویش از جانور

۱۱ بر فلک بی بال و پر دانی که نتوانی شدن
پس چرا بر ناوری از دین و دانش بال و پر

۱۲ از حریصی کارِ دنیا می نه پردازی بدین
خانه بس تنگ است و تاری می نه بینی راهِ در

ترجمہ

۷۔ انسانی روح کے اندر مجھے دو قوتیں علم وعمل کی صورت میں نظر آتی ہیں ایک ایسے درخت کی مانند کہ اگر اس کے پتّے عمل کے مشابہ ہیں تو اس کا پھل علم ہے ۔

۸۔ علم دین ہی تمہاری روح کو دوزخ کی آگ سے بچا سکتا ہے جیسا کہ درختوں کا ثمر درختوں کو (مالک کی) کلہاڑی اور آگ سے بچاتا ہے ۔

۹۔ اگر تم حصول علم سے انحراف نہیں کروگے تو تمہارے علم و دانش کی تابانیوں سے سورج کو بھی ضیا حاصل ہوگی اور اے میرے بیٹے! تم اپنی سعادتمندی پر ایسے نازاں رہوگے کہ تمہارا سر فخر سے آسمان کو چھوئے گا

۱۰۔ (روحانی طور پر) تمہیں آسمان کی بلندیوں پر پرواز کرنا چاہیئے کیونکہ حق تعالےٰ حیوانات میں سے تیرے سوا کسی کو اپنے پاس نہیں بُلاتا ہے ۔

۱۱۔ اگر تم (روحانیت کے) آسمان پر بال و پر کے بغیر پرواز نہیں کر سکتے ہو تو پھر تم دین و دانش کے بال و پر کیوں حاصل نہیں کرتے (تاکہ دین و دانش کے ان پروں سے تم عالمِ بالا کی بلندیوں پر محوِ پرواز رہ سکو)

۱۲۔ دنیا داری کے لالچ سے تم دین پر عمل نہیں کر پاتے ہو تم ایک نہایت تنگ و تاریک حجرہ (میں) ہو تب تو تمہیں راستہ نظر نہیں آتا ہے ۔

۱۳ خاک را بر زر گزیدستی چو نادانان از انک
خاک پیش تست از زرمی نداری جز خبر

۱۴ جانت را اندر تنِ خاکی بدانش زر کنی
چون همی ناید برون هرگز مگر از خاک زر

۱۵ راه گزار است این جهان یارا ! بدو دِل در مبند
دِل نه بندد هوشیار اندر سرای راهگذر

۱۶ پس همی بینی که جز کز بهر ما یزدان پاک
نافرید است این جهان را ای جهانِ مختصر

۱۷ تن تُرا گور است بیشک همچنان چون وعده کرد
روزی از گورت برون آرد خدای دادگر

۱۸ تنت همچون گور خاک است ای پسر! مپسند هیچ
جانت را در خاکِ تیره جاودانه مستقر

ترجمہ

۱۳۔ تم نے نادانوں کیطرح سونے پر مٹی کو ترجیح دیدی ہے اس لئے کہ مٹی تمہارے سامنے ہے اور سونے کا صرف نام ہی سُن چکے ہو یعنی جسم اور اسکے متعلقات کو تم نے اپنی غیر مرئی روح اور اسکے متعلقات پر فوقیت دیدی ہے۔

۱۴۔ تم اپنے جسم خاکی کے اندر ہی اپنی روح (عُلوی) کو علم و دانش کے ذریعے کندن بناؤ کیونکہ سونا بھی تو آخر مٹی ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۔ اے میرے دوست! یہ دنیا ایک گزرگاہ ہے تم اپنا دل اس گزرگاہ (دنیا) میں نہ لگائے رہو کیونکہ دانا آدمی کبھی مسافر خانے میں اپنا دِل نہیں لگاتا ہے۔

۱۶۔ اے عالِم صغیر یعنی انسان! تم دیکھ رہے ہو کہ اس دنیا کو اللہ پاک نے صرف ہمارے لئے پیدا کیا ہے۔

۱۷۔ تمہارا (خاکی) جسم ہی درحقیقت تمہاری روح کی قبر ہے جیسا کہ وعدہ فرمایا گیا ہے کہ ایک دن خدائے عادل تمہیں اس قبر سے نکال دے گا۔

۱۸۔ اے میرے بیٹے! تمہارا جسم خاکی ہی تو مٹی کی قبر سے تعبیر ہے تم اس خاکِ سیاہ کو اپنی روح لطیف کیلئے ہمیشہ کی قرار گاہ ہونا کسی بھی صورت میں پسند نہ کیا کرو۔

۱۹ خاک تیرہ بد مقر است ای برادر ! شکر کن
ایزدت را تا برون آورد ازین تیرہ مقر

۲۰ آنچہ گفتم یاد گیر و آنچہ بنمودم بہ بین
ورنہ ہم چون کور و کر عامہ بمانی کور و کر

ترجمہ

۱۹۔ اے میرے بھائی ! یہ خاکِ سیاہ یعنی جسم خاکی ایک بُرا ٹھکانا ہے تم خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں اس تاریک ٹھکانے یعنی جسم سے باہر نکال دیا ہے۔

۲۰۔ مَیں نے (از روی نصیحت) جو کچھ بتایا ہے وہ یاد کرو اور (دین کا) جو راستہ مَیں نے دکھایا ہے اس پر نظر جماؤ۔ ورنہ اندھا اور بہرہ رہے گا جیسا کہ عوام الناس رہ گئے ہیں۔

کلام نمبر ۸

(حضرتِ علیؑ کا علمِ تاویل)

۱ صعب تر عیبِ جہاں سوی خرد چیست فناش
پیش این عیب سلیم است بلاہا و عناش

۲ او ہمی گوید مارا کہ بقا نیست مرا
سُخنش بِشنو اگرچند کہ نرم است آواش

۳ گرچہ بسیار دہد شاد نہ بایدت شدن
بعطاہاش کہ جز عاریتی نیست عطاش

۴ معدنِ علم علی بود بتاویل و بہ تیغ
مایۂ جنگ و بلا بود و جدال و پرخاش

۵ ہرکہ دربند مثلہایِ قرآن بستہ شدہ است
نہ کند جز کہ علی کس زچنان بند رہاش

۶ ہرکہ از علمِ علی روی بتابد بہ جفا
چون کر و کور بماند بکند جہل سزاش

ترجمہ

۱۔ عقل کے نزدیک دنیا کا سخت ترین عیب کیا ہے ؟ اس کا فنا ہونا ہی ہے اور اس عیب یعنی فنائیت کے سامنے اس کی ساری آفات و مصائب مسلّم ہیں ۔

۲۔ یہ دنیا ہمیں (اپنی زبان حال سے) پکار پکار کر کہتی ہے کہ مجھے بقا حاصل نہیں (آؤ تم) اس کی باتیں سنو ہر چند کہ اس کی آواز بہت دھیمی ہے ۔

۳۔ یہ دنیا اگرچہ بہت کچھ عطا کرتی ہے پھر بھی ہمیں اس کے عطیات سے خوش نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اسکی عطا کردہ اشیاء بہت ہی عاریتاً قسم کی یعنی مانگی ہوئی ہوتی ہیں ۔

۴۔ تاویلی اعتبار سے جہاں علیؑ علم کا سرچشمہ تھے وہاں شمشیر زنی کے اعتبار سے بھی وہ سرمایۂ جنگ و جدل اور آفت و عتاب تھے ۔

۵۔ جو بھی شخص قرآنی امثال کے بندھنوں میں جکڑا ہُوا ہے ایسے آدمی کو علی کے سوا اور کوئی ان بندھنوں سے رہا نہیں کر سکتا ۔

۶۔ جو شخص اپنے اوپر ظلم کرتے ہُوئے علی کے عِلم تاویل سے منہ موڑتا ہے تو وہ باطنی طور پر اندھا اور بہرا رہ جاتا ہے اور جہالت و نادانی کا اہل بن جاتا ہے ۔

۷ تیغ و تاویلِ علی برسرِ اُمّت یکسر
اى برادر ! قدر حاکِم عدل است وقضاش

۸ مایۂ خوف و رجارا به علی داد خدای
تیغ و تاویلِ علی بود ہمہ خوف و رجاش

۹ به خطا غرّہ مشو گرچہ جہان داد نہ کرد
ہر کسی را کہ خطا کرد مکافات خطاش

۱۰ کہ مکافات بہ بندہ برساند باخیر
مردفارا بوفا ہاشش جفارا بہ جفاش

۱۱ این جہان اى پسر ! از خلق ہمہ عمر بخورد
جہد آن کن کہ مگر جان برھانی زچراش

۱۲ زچراگاہ جہان آن شود اى خواجہ ! برون
کہ بتاویل علی بر رسد از چون وچراش

ترجمہ

۷۔ اے میرے بھائی ! علی کے علم تاویل اور اس کی ذوالفقار ہی درحقیقت اُمّت (محمّدی) کے لئے الٰہی قضا وقدر کا حکم رکھتے ہیں۔

۸۔ خداوند عالم نے علیؑ ہی کو خوف واُمید کی دولت عطا فرمائی ہے اور فی الحقیقت علیؑ کا علم تاویل اور ذوالفقار ہی حقیقی خوف واُمید سے تعبیر ہیں ۔

۹۔ تم غلطی سے اس بات پر مغرور نہ ہوجاؤ کہ خدا نے خطاکاروں سے انکی خطاؤں کا مواخذہ نہیں کیا ہے۔

۱۰۔ آخرکار خدا اپنے بندوں کو ان کے مکافاتِ عمل تک پہنچاتا ہے۔ وفادار کو اسکی وفاداری کے انجام تک تو ظالم کو اس کی ستم گاریوں کی عقوبت تک پہنچاتا ہے۔

۱۱۔ اے میرے بیٹے ! یہ دنیا عمر بھر لوگوں کو اپنا لقمہ بنا کر کھاتی رہی اب تم اس بات کی کوشش کرو کہ یہ ظالم کہیں تمہاری روح وجان کو بھی ہڑپ نہ کرلے۔

۱۲۔ اے میرے بزرگ ! دنیا کی اس چراگاہ سے وہ شخص سلامت نکل سکتا ہے جو مولا مرتضیٰ علیؑ کے علم تاویل کی روشنی میں اس دنیا کی حقیقت وکیفیت کو پالیتا ہے۔

۱۳ دین و دُنیا را بنیاد بیک کالبُد است
علم تاویل بگوید که چگونه است بناش

۱۴ دو جهان است و تو از هر دو جهان مختصری
جانِ تو اہل معاد است و تنت اہل معاش

۱۵ سخنِ حجّت بشنو که مرورا غرضی
نیست اِلّا طلبِ فضلِ خداوند و رضاش

ترجمہ

۱۳۔ دین و دنیا کے قیام و بقار کا انحصار ایک ہی جسم پر ہے اور اس کی حقیقت علم تاویل ہی بتا دیتا ہے کہ اس جسم پر دین و دنیا کا قیام کس طرح ہے۔

۱۴۔ دنیائیں دو ہیں اور (اے انسان!) تم (اپنی ذات میں) ان دونوں جہانوں کا جامع اختصار ہو تمہاری روح عالمِ اُخروی کی اہل ہے تو تمہارا جسم عالمِ ظاہر کا اہل ہے۔

۱۵۔ حُجّت (ناصر خسرو) کی یہ (بے غرضانہ و مشفقانہ) نصیحت خوب سُن لیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رضامندی کی طلب کے سوا اسکی کوئی اور غرض نہیں۔

کلام نمبر ۹

(توبہ و انابت اور اطاعت و تقویٰ کی اہمیت)

۱ طمع ندارم ازین پس زخلق جاہ و محل
مگر ز خالقِ دادار خلق عزّ و جل

۲ حرام راچو نہ دانستمی ہمی زحلال
چو سرو قامت من در حریر بود و حلل

۳ روان بسوی من از ہر سوی حلال و حرام
چو سیل تیرہ و پُرخس بہ پستی از سرِ تل

۴ مرا خبر نہ ازانک این جہانِ مردفریب
بدست راست شکر دارد و بہ چپ حنظل

۵ مدار دست گزافہ بہ پیش این سفلہ
کہ دست باز نہ یابی مگر شکستہ و شل

۶ بہ توبہ تازہ شود طاعت گزشتہ ازانک
طری و تازہ شود باغ تیرہ روی بہ طل

ترجمہ

۱۔ (سالہاسال آزمانے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ) اب کے بعد میں ان لوگوں سے عزت و منزلت کی طمع نہیں رکھونگا۔ اب میری نگاہِ اُمید صرف خدائے عادل و عالی کے حضور مرکوز رہیگی۔

۲۔ مَیں جب تک حلال و حرام میں تمیز نہیں کرسکتا تھا تب تک میرا سرو قامت جسم ریشمی لباس میں ملبوس تھا۔

۳۔ حلال و حرام ہر طرح کی اشیاء کا میری طرف یوں رُخ تھا جیسے کسی پہاڑ کی چوٹی سے خس و خاشاک سے بھرپور کوئی سیاہ رنگ سیلاب اُمڈ رہا ہو۔

۴۔ مجھے اس بات کا کوئی علم نہ تھا کہ یہ انسان کو فریب دینے والی دنیا اپنے دائیں ہاتھ میں دکھلانے کے لئے شکر رکھتی ہے اور بائیں ہاتھ میں چھپا کر اندرائن کا پھل بھی رکھا ہے۔

۵۔ تم اس کمینی دنیا کے آگے کبھی محتاجی کا ہاتھ نہ پھیلایا کرو کیونکہ اس کی طرف پھیلا ہُوا ہاتھ سوائے شل اور شکستہ حالت کے تمہاری طرف واپس نہیں آتا ہے۔

۶۔ خلوص دل کے ساتھ کی جانے والی توبہ سے پچھلی اطاعت بھی یوں تازہ ہو جاتی ہے جیسے بارش کی پھوار سے مرجھایا ہُوا باغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔[۱]

۷ حلال و خوشِ خور و طاعت کن و دروغ مگوی
برین سه کار بری گوی روزِ حشرِ عمل

۸ شرف همی به حمل یابد آفتاب ارچند
نه یافت است خطر جز که آفتاب حمل

۹ بزهد و طاعت یابد عمارت و نزهت
دلِ معطّل مانده شده خراب و طلل

۱۰ سبک بسوی درِ طاعتِ خدای گُریز
اگرچه از بزه بر تو گران شد است ثقل

۱۱ اگرچه غرقه ای از فضل حق نُمید مباش
به علم کوش و ازین غرقِ جهل بیرون چل

۱۲ چو کاهلان همه خوردی و خیر نلفغدی
کنون بباید بی توشه رفتن ای تنبُل

ترجمہ

۷۔ حلال کی روزی کھاؤ خدا کی اطاعت بجا لاؤ اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کرو، میدانِ حشر میں تم ان تینوں اعمال کے ذریعے کوئی سبقت لے سکوگے ۔

۸۔ اگرچہ بظاہر سورج کو برج حمل ہی سے شرف ملتا نظر آتا ہے لیکن (حقیقت حال یہ ہے کہ) سورج کے وجود ہی سے برج حمل کو عزّت ملی ہوئی ہے ۔

۹۔ گناہ کے بھاری وزن سے بیٹھا ہوا یہ ویرانۂ دِل تقویٰ و اطاعت ہی کے ذریعے پھر سے معمور و آباد ہو سکتا ہے ۔

۱۰۔ جتنا جلد ہو سکے تم اطاعتِ الٰہی کے دروازے کی طرف بھاگو ہر چند کہ تمہارے اوپر چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر بھاری بوجھ بنا ہُوا ہے ۔

۱۱۔ تم جس قدر بھی طوفان جہالت میں ڈوبے ہُوئے کیوں نہ ہو مگر پھر بھی تو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ رہو تم علم دین کے حصول کی کوشش کرو اور جہالت کی اس غرقابی سے باہر نکلو ۔

۱۲۔ تن آسانوں کی طرح تم نے زندگی بھر کھایا اور نیکیوں کا ذخیرہ نہیں کیا اے کاہل! اب تمہیں تو بغیر زادِ راہ کے سفر کرنا پڑے گا ۔

۱۳ همه شدند رفیقان ترا بباید شد
بکاهلی نه گزارندت ایدرو بگسل

۱۴ رهِ درازت پیش است و سهمگین که درو
طعام و آب نه باشد مگر زعلم و عمل

۱۵ دروغ و مکر و حیل در رهِ تو خار و خست
چو خار و خس بود آری دروغ و مکر و حیل

۱۶ نخست منزلت از دین حق چو راستیست
درین خلاف نکردند هیچ ز اهل ملل

۱۷ اگر بدین حق اندر براستی بروی
سرت ز تیره وحل برشود به چرخِ زحل

۱۸ زجهل در وحلی گر به علمِ دین برسی
خدای عزّ وجل دست گیرت زوحل

ترجمہ

۱۳۔ تمہارے سارے ساتھی چلے گئے ہیں اور اب تمہیں بھی تو چلنا چاہیئے کاہلی کے ذریعے تم موت سے بچنے والے نہیں ہو اس لئے اب کاہلی کے بندھن کو تمہیں توڑنا چاہیئے۔

۱۴۔ تمہارے سامنے ایک طویل راستہ ہے اور وہ بھی بڑا پُرخطر، اور اس طویل ترین پُرخطر راستے میں علم و عمل کے سوا کوئی دانہ پانی نہیں۔

۱۵۔ تمہارے راستے میں جھوٹ، فریب اور دھوکہ بازی وغیرہ جھاڑیوں کا حکم رکھتے ہیں، ہاں ہاں جھوٹ، فریب اور دھوکہ تو کانٹے ہی ہیں۔

۱۶۔ دینِ حق کے اندر تمہاری پہلی منزل راستبازی ہے اور اس امر (کی حقانیت) میں کسی بھی اہلِ مذہب نے اختلاف نہیں کیا ہے۔

۱۷۔ اگر تم دینِ حق کے اندر سچائی پر عمل پیرا رہو گے تو اس صورت میں اس دلدل سے نکل کر تمہارا سر فخر سے ساتویں آسمان کو چھُولے گا۔

۱۸۔ تم اپنی جہالت کی وجہ سے (گھرے) دلدل میں پھنسے ہُوئے ہو اگر تم علمِ دین تک رسائی حاصل کرو گے تو خدا تعالیٰ اس علم کے ذریعے جہالت کے اس گہرے دلدل سے نکلنے میں تمہاری مدد کریگا۔

کلام نمبر ۱۰

(امام شناسی کے کرشمے)

۱ دل ! ز افتعالِ اہل زمانہ ملا شدم
زیشان بقول و فعل از یرا جُدا شدم

۲ مکر است بیشمار و دھام زمانہ را
من زو چنین رمیدہ ز مکر و دھا شدم

۳ چون غدر کرد حیلہ نماندم جز آن کز و
فریاد خواہ سوی نبی المصطفیٰ شدم

۴ فریاد یافتم زجفا و دھای دیو
چون در حریم و قصر امام الوریٰ شدم

۵ دانی کہ چون شدم چو ز دیوان گریختم
ناگاہ با فریشتگان آشنا شدم

۶ برجانِ من چو نورِ امامِ زمان بتافت
لیل السرا ر بودم و شمس الضحیٰ شدم

ترجمہ

۱۔ اے دل ! مَیں تو اہلِ زمانہ کی بہتان تراشیوں سے بھرا ہُوا ہُوں اس لئے اب قولاً و فعلاً ان سے میں الگ تھلگ رہ چکا ہوں ۔

۲۔ زمانے کی فریب کاریوں اور مصائب و آفات کی کوئی حد و حساب نہیں اسلئے میں اس کے مکر و فریب اور مصائب و آفات سے راہِ فرار اختیار کرچکا ہوں ۔

۳۔ جب زمانہ نے میرے ساتھ یہ عیّارانہ چال چلی تو میرے لئے اسکے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ میں اسکی فریب کاری اور آفات و مصائب سے آلِ مصطفیٰ (امام الوقت) کے حضور فریادی بنوں ۔

۴۔ جس وقت میں امام خلائق کے حرم پاک میں پناہ گیر ہوا مجھے شیطان کے جور و جفا اور آفات و مصائب سے پوری طرح نجات ملی ۔

۵۔ تمہیں معلوم ہے کہ جب میں نے شیاطین کے جھرمٹ سے راہِ فرار اختیار کی تو (میری کیفیت یہ ہوگئی کہ) مَیں اچانک آسمانی فرشتوں کا آشنا بن گیا۔

۶۔ جب میری روح پر امامِ زمان (کے فیضانِ باطن) کا نور چمکا تو مَیں روشن سورج بن گیا جب کہ اس سے قبل میری حیثیت اندھیری رات کی تھی۔

۷ نام بزرگ امام زمان است ازین قبل
من از زمین چو زہرہ بدو بر سما شدم

۸ دنیا بقہر حاجتِ من می رواکند
ازبہر آنکہ حاجت دینی روا شدم

۹ فرعونِ روزگار زمن کینہ جوی گشت
چون من بعلم درکفِ موسےٰ عصا شدم

۱۰ اعدای اولیای خدایم عدو شدند
چون اولیای اورا من زاولیا شدم

۱۱ گر گفتم از رسول علی خلق را وصی است
سوی شما سزای مساوی چرا شدم

۱۲ ورگفتم اہل مدح وثنا آل مصطفےٰ ست
چوزی شما سزای جفا و ہجا شدم

ترجمہ

۷۔ امام زمان ہی (حقیقی) اسم اعظم ہے میں ان ہی کی بدولت زہرہ کی طرح زمین (کی پستی) سے آسمان (کی بلندی) پر پہنچا ہوں۔

۸۔ دنیا ظاہراً چار وناچار میری ضروریاتِ زندگی پوری کرتی ہے اس لئے کہ میں باطناً دینی ضروریات پوری کرنے کا اہل ہو چکا ہوں۔

۹۔ زمانے کا فرعون تب سے میرا دشمن بنا ہوا ہے جب سے میں علم کی بدولت (حضرت) موسیٰؑ کے ہاتھ کا (معجزاتی) عصا بن چکا ہوں۔

۱۰۔ جب سے اولیائے خدا یعنی ائمۂ حق کے دوستوں کا دوست بنا ہوں تب سے ان کے سارے دشمن میرے ساتھ دشمنی پر تلے ہوئے ہیں۔

۱۱۔ اگر میں نے یہ بات کہی کہ رسول خدا کی طرف سے حضرت علی مرتضیٰ لوگوں کے لئے وصی ہے تو یہ بات کہنے میں تمہارے نزدیک میں گنہگار کیوں بنا ہوا ہوں۔

۱۲۔ اور اگر میں نے یہ بات بھی کہی کہ مدح وثنا کا اہل آلِ مصطفےٰ (امام زمانہ) ہے تو میں تمہارے نزدیک قابل ظلم وسرزنش کیوں بنا ہوا ہوں۔

۱۳ عیبم ہمی کنید بدانچہ بدوست فخر
فخرم بدانکہ شیعتِ آلِ عبا شدم

۱۴ شکر آن خدای را کہ بہ یمگان ز فضل اُو
بر جان و مالِ شیعت فرمان روا شدم

۱۵ تا میر مؤمنانِ جہان مرحبام گفت
نزدیکِ مؤمنان ز درِ مرحبا شدم

۱۶ نہ پیش جز خدای جہان ایستادہ ام
زان پس نہ نیز ہیچ کسی را دوتا شدم

۱۷ احرار روزگار رضا جوی من شدند
چون برگزیدۂ علی المرتضیٰ شدم

۱۸ احمد لوای خویش علی را سپردہ بود
من زیر آن بزرگ و مبارک لوا شدم

ترجمہ

۱۳۔ تم اس بات پر میری عیب جوئی کرتے ہو کہ مَیں آل نبی (امام زمان) کی ذات پر نازاں ہوں۔ ہاں مجھے اس امر پر فخر ہے کہ میں آل عبا (پنجتن پاک) کا دوستدار ہُوں۔

۱۴۔ مَیں اس خدائے پاک کا شکر گزار ہُوں جس کے فضل وکرم سے وادیٔ یمگان میں اہلبیت کے دوستداروں کی جان و مال پر فرمانروا بن چکا ہُوں۔

۱۵۔ جب سے دنیا بھر کے مومنوں کے بادشاہ (امیر المومنین امام الوقت) نے مجھے شاباش فرمائی ہے تب سے مَیں مومنین کے نزدیک تحسین و آفرین کے قابل ہُوا ہُوں۔

۱۶۔ مَیں (اس مقام پر پہنچنے) کے بعد سے خداوند عالمین کے حضور کے سوا اور کسی کے آگے کھڑا نہیں ہوا اور جبہ سائی نہیں کی ہے۔

۱۷۔ زمانہ بھر کے آزاد مَنش لوگ میری خوشنودی کے طالب رہے ہیں جب سے مولا مرتضیٰ علی کی نگاہِ انتخاب مجھ پر پڑی ہے۔

۱۸۔ (خیبر کے دن) حضرت محمدؐ نے اپنا عَلَم (پرچم) علی مرتضیٰ کے سپرد فرمایا تھا اسلئے میں بھی اس عظیم اور مبارک عَلَم کے تلے آکر پناہ لے چکا ہُوں (اور میرے سر پر یہی عَلَم سایہ فگن ہے)

کلام نمبر ۱۱

(اہلِ علم خدا کے اشجار ہیں)

۱ براه دین نبی رفت ازان نمی یاریم
که راهِ پُرخطر و ما ضعیف و بی یاریم

۲ چو روز، دزد رهِ ما گرفت اگر بسفر
بجز بشب نه رویم ای پسر! سزاواریم

۳ ازان بسانِ ستاره بروز پنهانیم
ز چشم خلق بشب رهرویم و بیداریم

۴ اگر بشخص ز جاهل نهان شدیم بعلم
چو آفتاب سوی عاقلان پدیداریم

۵ به حکمت است و خرد برفزود مردان را
وگرنه ما همه از روی شخص همواریم

۶ یکی ز ما چو گُل است و یکی چو خار بطبع
اگرچه یکسره جمله بسانِ گلزاریم

ترجمہ

۱۔ ہم رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) دین کے راستے پر اس لئے چل نہیں سکتے ہیں کہ راستہ نہایت ہی خطرناک اور ہم نہایت کمزور اور بغیر ساتھی کے ہیں۔

۲۔ اگر دورانِ سفر دن کے وقت چوروں نے ہمارا راستہ روک لیا تو (اس سے کوئی فرق نہیں پڑیگا) اے میرے بیٹے! اسلئے ہمیں اپنا سفر رات کو جاری رکھنے کے سوا چارہ نہیں۔

۳۔ ہم تاروں کی طرح لوگوں کی نظر سے دن کے وقت اس لئے غائب ہیں کہ ہم رات کو چلتے ہیں اور جاگے ہوئے ہیں (جیسے تارے رات کو آسمان پر جگمگاتے ہیں)

۴۔ اگرچہ ہم جسمانی طور پر جاہل لوگوں سے چھپ گئے ہیں لیکن علم و حکمت کے اعتبار سے ہم سورج کی طرح اہلِ دانش کے لئے عیاں ہیں۔

۵۔ مردان (حق) کی فضیلت میں اضافہ عقل و دانش اور علم و حکمت ہی کے ذریعے سے ہوتا ہے ورنہ ہم سب جسم (کی ساخت) کے لحاظ سے مساوی اور یکساں ہیں۔

۶۔ ہم انسانوں میں سے (طبیعت کے لحاظ سے) ایک پھول کیطرح ہے تو دوسرا انسان کانٹے کیطرح ہے اگرچہ بظاہر ہم سب انسان ایک گلستان کی مانند ہیں (جس میں کانٹے اور پھول ساتھ ساتھ ہوتے ہیں)۔

۷ سخن به علم بگوئیم تا ز یکدیگر
جدا شویم که ما هر دو اهل گفتاریم

۸ سخن پدید کند کز من و تو مردم کیست
که بی سخن من و تو هر دو نقش دیواریم

۹ جهان خدای جهان را مثل بُوستان است
که ما بجمله درین بوستان چو اشجاریم

۱۰ بیای تا من و تو هر دو ای درخت خدای
زبار خویش یکی چاشنی فرد باریم

۱۱ محمّد و علی از خلق بهتر اند چه بود
گر از فلان و فلان شان بزرگ تر داریم

۱۲ خزینه دار خدایند و ستر های خدای
همی بما برسانند کا هل اسراریم

ترجمہ

۷۔ (اے میرے مخاطب آوؔ) ہم علم وحکمت کی باتیں کریں تاکہ ہم ان پُرحکمت باتوں کے ذریعے ہی ایک دوسرے سے جُدا ہوسکیں کیونکہ ہم دونوں (اپنی اپنی جگہ) صاحب کلام ہیں۔

۸۔ ہمارا کلام ہی (یہ امر) واضح کر دے گا کہ (ہم دونوں میں سے) حقیقی انسان کون ہے کیونکہ بغیر کلام کے ہم دونوں (ظاہری شخصیت کے لحاظ سے) دیوار پر آویزاں (بی روح) صورتیں ہیں۔

۹۔ یہ دنیا مالک دنیا کے باغ کی سی ہے اور ہم سب (انسان اپنی اپنی جگہ) اس الٰہی باغ کے اشجار ہیں۔

۱۰۔ اے خدا کے درخت یعنی میرے مخاطب (آوؔ) مَیں اور تم دونوں اپنے اپنے ثمرات علمی کی چاشنی برسائیں (تاکہ پتہ چلے کہ ہم دونوں میں سے کس کے کلام میں عرفان حق کی چاشنی زیادہ ہے)

۱۱۔ محمّد اور علی تو خیر البشر ہیں اگر ہم ان کو فلاں فلاں پر برتری دیتے ہیں تو یہ کون سی قباحت کی بات ہے۔

۱۲۔ یہ دونوں (محمّدؐ اور علیؑ) الٰہی رموز و اسرار کے خزینہ دار ہیں اور ان اسرار الٰہی کو یہی دونوں (محمّدؐ و علیؑ) ہم تک پہنچاتے ہیں کیونکہ ہم بھی ان کے اہل اسرار میں شامل ہیں۔

۱۳ مبارزانِ سپاہ شریعتیم و قرآن
ازانکہ شیعتِ حیدر سوار کراریم

ترجمہ

۱۳- ہم (داعیانِ حق) قرآن و شریعت کے جنگجو سپاہی ہیں اس لئے کہ ہم حیدر کرار دُلدُل سوار کی محبت کا دم بھرنے والے ہیں ۔

کلام نمبر ۱۲

(شیعانِ حق کا مرتبہ)

۱ اگر با خرد جفت و اندر خوریم
غمِ خور چو خر چند و تا کی خوریم

۲ گر از علم و طاعت بر آریم پَر
ازین جا بہ چرخ برین بر پریم

۳ سر از چرخ نیلوفری بر کشیم
بدانش کہ داننده و بافریم

۴ بہ چرخ برین بر پرد جانِ ما
گر او را بخورهای دین پروریم

۵ بدشمن نمائیم روشن کہ ما!
بدنیا و دین برسرِ دفتریم

۶ ازیرا سرِ دفتریم ای پسر!
کہ ما شیعتِ آلِ پیغمبریم

ترجمہ

۱۔ اگر ہم (انسانوں) کو عقل و دانش عطا کی گئی ہے تو پھر ہم کب تک گدھے کیطرح صرف کھانے پینے کے چکر میں بتلا رہیں گے۔

۲۔ اگر ہم (اس زندگی میں) علم دین اور اطاعتِ الٰہی کے پر حاصل کریں تو اس صورت میں ہم اس دنیا کی پستی سے آسمان کی بلندی پر پرواز کر سکتے ہیں۔

۳۔ ہم علم کی بدولت اپنا سر فخر سے نیلے آسمان سے بھی اوپر اُٹھا سکتے ہیں کیونکہ ہم علم و حکمت اور دانش و بینش (کے زیور) سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔

۴۔ ہماری روح آسمان (روحانیت کی بلندی) پر محو پرواز ہوتی ہے اگر ہم اس کی پرورش دینی (اور علمی) غذاؤں سے کریں۔

۵۔ ہم اپنے مخالف پر یہ امر واضح کر لیں گے کہ ہم (داعیانِ حق) دین و دنیا دونوں میں آگے آگے ہیں یعنی قیادت کر رہے ہیں۔

۶۔ اے میرے بیٹے! ہم اس لئے سب سے آگے ہیں کہ ہم آلِ رسُول کی محبت کا دم بھرنے والے ہیں۔

۷ پیمبر سرِ دینِ حق است و ما
ازین نامور سر مطاع و سریم

۸ زپیغمبرِ ما وصی حیدر است
چنین زین قبل شیعتِ حیدریم

۹ ز فرزندِ اُو خلق را رہبر است
کہ ما برپیِ و راہِ آن رہبریم

۱۰ سر و افسر دین حق است و ما
چنین فخرِ اُمّت بدان افسریم

۱۱ چہ باک است اگر نیست مان فرش وقصر
چو در دین توانگر تراز قیصریم

ترجمہ

۷۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم دینِ حق کے سردار مطلق ہیں اسی نامور سردارِ دین کی (محبت واطاعت کی) بدولت دین میں ہم بھی قابلِ اطاعت وقیادت ہیں۔

۸۔ ہمارے رسولؐ کے وصی جناب حیدر کرّار ہیں اور اسی لئے ہم حیدرِ کرّار کی محبّت کا دم بھرنے والے ہیں۔

۹۔ ان (علی) کے بعد ان کے فرزند (امام الوقت) ہی لوگوں کے لئے حقیقی پیشوا ہیں اور ہم اولادِ علی (امام الوقت) ہی کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں۔

۱۰۔ وہ (اولادِ علی) یعنی امام زمانہ ہی دین حق کا سردار وسرتاج ہے اور ہم اسی سرتاج (دین) یعنی امام الوقت کے طفیل پوری اُمّت کے لئے باعثِ فخر ہیں۔

۱۱۔ ہم کو اس بات سے کوئی غم نہیں کہ رہنے کیلئے کوئی (عالیشان) محل یا فرش فروش نہیں ہم تو دین کے اندر علم وحکمت کے اعتبار سے قیصر روم سے بھی زیادہ توانگر ہیں۔

کلام نمبر ۱۳

(سفرِ آخرت اور اس کا توشہ)

۱ دیر بماندم درین سرای کہن من
تا کہنم کرد صحبت دی و بہمن

۲ مسکنِ تو عالمی ست روشن و باقی
نیست ترا عالمِ فرودین مسکن

۳ شمعِ خرد برفروز در دِل و بشتاب
با دلِ روشن بسوی عالمِ روشن

۴ چون بدل اندر چراغ خواہی افروخت
علم و عمل بایدت فتیلہ و روغن

۵ در رہَ عقبیٰ بپای رفت نہ باید
بلکہ بجان و بہ عقل باید رفتن

۶ توشۂ تو علم و طاعت است درین راہ
سفرۂ دِل را بدین دو توشہ بیاگن

ترجمہ

۱۔ مَیں اس پُرانے (کارواں) سرائے (دنیا) میں بہت زیادہ عرصہ رہا تب دی ماہ و بہمن ماہ کی گردش نے مجھے فرسودہ کر دیا یعنی گردشِ ایّام سے میرے قویٰ مضمحل ہو گئے۔

۲۔ تمہارا ٹھکانا ایک ایسی دنیا ہے جو روشن بھی ہے اور باقی بھی، یہ آب و گِل کی پست ترین دنیا تمہارا دائمی ٹھکانا نہیں ہے۔

۳۔ تم اپنے دل کے اندر عقل و بصیرت کا دیا جلاؤ اور روشن دِل کے ساتھ روشن دنیا (عالم نور) کی طرف جانے میں جلدی کرو۔

۴۔ جب تم اپنے دل کے اندر (ایمان کا) چراغ جلانا چاہتے ہو تو تمہیں اس کے لئے علم و عمل سے بتّی اور تیل کا کام لینا چاہیئے۔

۵۔ آخرت کے سفر میں جسمانی پاؤں سے چلنا ممکن نہیں ہے بلکہ تمہیں اس سفرِ آخرت میں عقل و روح کے ذریعے چلنا ہوگا۔

۶۔ آخرت کے اس راستے میں تمہیں علمِ دین اور اطاعتِ الٰہی زادِ راہ کا کام دے گی تم اپنے دل کے دسترخوان کو ان دونوں قسم کے توشوں سے بھر دو۔

۷ بارِ گران بنیمت به توبه وطاعت
بار بیفگن امل دراز میفگن

۸ علمِ اجلها به هیچ خلق نه دادست
ایزدِ دادارِ داد گستر و ذوالمن

۹ خلق همه یکسره نهالِ خدایند
هیچ نه برکن تو زین نهال و نه بشکن

۱۰ دستِ خداوندِ باغِ خلق درازاست
بر خسک وخار همچو بر گُل و سوسن

۱۱ گلشن عقل است مغز تو مکن ای پور!
گلشن اورا بدودِ خمر چو گُلخَن

۱۲ معدنِ علم است دِل چرا بنشاندی
جور و جفا را درین مبارک معدن

ترجمہ

۷۔ مَیں تو تمہیں اطاعتِ الٰہی کیطرف متوجہ ہونے اور توبہ کرنے میں بوجھل دیکھ رہا ہوں۔ تم اپنی کاہلی کا یہ بوجھ اتار دو اور لمبی لمبی امیدیں نہ باندھ لیا کرو۔

۸۔ سخی اور محسن خدا نے اجل کا علم کسی بھی مخلوق کو نہیں دیا ہے (کہ کسی کی موت کب واقع ہونے والی ہے۔)

۹۔ ساری مخلوقات کی مثال خدا کے (چمن کے) پودوں کی ہے خبردار! تم ان پودوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ توڑا کرو اور نہ ہی اُکھیڑ لیا کرو یعنی خلق خدا کو اذیت نہ پہنچاؤ۔

۱۰۔ مخلوقات کے اس چمن کے مالک کا ہاتھ خس وخاشاک پر بھی ایسا لمبا ہے جیسے پھُول اور سوسن پر ہے یعنی خُدا گنہگاروں کو اُنکے گناہوں کی سزا دینے پر بھی ایسا ہی قادر ہے جیسے نیکوکاروں کو نیکیوں کا بدلہ دینے پر ہے

۱۱۔ اے میرے بیٹے! تمہارا دماغ عقل وبصیرت کا ایک (سدا بہار) چمن ہے تم اپنے دماغ کے اس شاداب چمن کو شراب نوشی کے دھوئیں سے آتش خانہ نہ بناؤ۔

۱۲۔ تمہارا دِل تو علم وحکمت کی کان ہے اور تم نے اپنے دل کی اس متبرک کان میں ظلم و جور کو کیوں جگہ دی ہے۔

۱۳ بررس نیکو بشعرِ حکمتِ حُجّتَ
زانکہ بلند و قویست چُون کُہِ قارن

ترجمہ

۱۳۔ تم حجّت (ناصر خسرو) کے اس حکیمانہ شعر کے مفہوم کو پا لیا کرو چونکہ ان کا یہ حکیمانہ شعر قارن پہاڑ کی طرح بلند بھی ہے اور مضبوط بھی۔

کلام نمبر ۱۴

(بہترین انسان سے مراد امام زمان ہے)

۱ امّہات و نبات با حیوان
بیخ و شاخ اند و بار شان انسان

۲ ای برادر! شناس محسوسات
نردبانیست اندرین زندان

۳ سرِ آن نردبان معقول است
که سرائیست زنده و آبادان

۴ آن همه نور و راحت و نعمت
وین همه رنج و ظلمت و نیران

۵ مرگ جهل است و زندگی دانش
مرده نادان و زنده دانایان

۶ جهل مانند نیست علم چو هست
جهل چون درد و علم چون درمان

ترجمہ

۱۔ (اس کائنات میں) عناصر اربعہ، نباتات اور حیوانات کی مثال درخت کی جڑوں اور شاخوں کی سی ہے اور انسان کی حیثیت اس درخت کے پھل کی ہے۔

۲۔ اے میرے بھائی! تم پہلے محسوسات کو پہچان لو کیونکہ محسوسات کی مثال اس جیل خانے یعنی دنیا میں ایک سیڑھی کی سی ہے۔

۳۔ محسوسات کی اس سیڑھی کے اُوپر معقولات کی دنیا ہے جو ایک زندہ اور آباد دنیا ہے۔

۴۔ معقولات کی وہ دنیا نور، راحتوں اور نعمتوں سے معمور ہے جبکہ محسوسات کی یہ دنیا رنج والم، تاریکی وظلمت اور آگ سے معمور ہے۔

۵۔ موت سے مراد جہالت ہے اور زندگی سے تعبیر علم ہے۔ مردہ سے مراد نادان اور زندہ سے تعبیر دانا لوگ ہیں۔

۶۔ جہالت نیستی کی مانند ہے اور علم ہستی کی مانند، جہالت (اگر) درد کی مانند ہے تو علم دوا کی مانند ہے۔

۷ هست مانند علم دانا مرد
نیست گردد بجاہلی نادان

۸ بہ باہست وجفتِ بد بانیست
بہ بہی جان زنیستی برہان

۹ بہترین جانور ہمہ مردم
بہترین مردمان امامِ زمان

۱۰ حیوانی کہ خوی ما گیرد
قیمتش برفزاید از دگران

۱۱ گر بگیریم خوی بہترِ خلق
از ثریٰ بر شویم زی گیہان

۱۲ بہترینِ زمانہ ہست آن کس
کہ عیالِ وی اند انسی و جان

ترجمہ

۷۔ مردِ دانا علم کی طرح ہست ہے جبکہ نادان اپنی جہالت سے نیستی کا مفہوم بنتا ہے۔

۸۔ (ادھر) نیکی اور ہستی باہم جفت ہیں تو (اُدھر) بدی اور نیستی باہم جفت ہیں تم نیکی ہی کے ذریعے اپنی روح کو نیستی کے بھنور سے چھڑا دو۔

۹۔ (جس طرح) سارے حیوانات میں سے انسان ہی افضل ہے (اسی طرح) سارے انسانوں میں سے امام زمانہ افضل ہے۔

۱۰۔ حیوانات میں سے جو حیوان انسانی عادتوں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے دوسرے حیوانات پر اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

۱۱۔ (اسی طرح) اگر ہم (عام انسان) بھی بہترین انسان (پیغمبر اور امام) کی عادات و اطوار کو اپنائیں تو اس تحت ثریٰ سے عالم بالا کو پہنچ سکتے ہیں۔

۱۲۔ زمانے میں بہترین وہ ذات عالی صفات (امام) ہے جسکے حضور میں سارے جنات و انسان کی حیثیت ایک کنبے کی ہے (جو انکی سرپرستی اور پرورش کا ذمہ دار ہے)

۱۳ دلِ اُو داد را بہین رہبر
امرِ اُو خلق را بہین میزان

۱۴ داد و دانش بفرِّ او زندہ
دین و دنیا بنورِ او رخشان

۱۵ سوی او آی گر نہ دید ستی
ملکِ داؤد و حکمتِ لقمان

۱۶ کمترین چاکرش چو اسکندر
کمترین بندہ اش چو نوشروان

ترجمہ

۱۳۔ ان کا مبارک دل عدل وانصاف کی طرف ایک عمدہ رہنما ہے اور انہی کا امر و فرمان انسانوں کے (دین و ایمان) تولنے کا بڑا میزان ہے۔

۱۴۔ علم اور عدل انہیں کے نور سے زندہ ہیں اور دین و دنیا انہی کی ہدایت کی روشنی سے روشن ہیں۔

۱۵۔ اگر تم نے حضرت داؤدؑ کی سلطنت اور حضرت لقمانؑ کی حکمت دیکھی نہیں تو انہی کی طرف رجوع کرو۔

۱۶۔ سکندر جیسا عظیم بادشاہ ان (امام الوقت) کے حضور میں ایک ادنیٰ نوکر کی حیثیت رکھتا ہے جبکہ انکی بارگاہِ عالی میں نوشیرواں عادل کی حیثیت ایک کمترین غلام سے زیادہ نہیں۔

کلام نمبر ۱۵

(آلِ رسولؐ کی مدح وثنا)

۱ گر خرد را بر سرِ ہشیار خویش افسر کنی
سخت زود از چرخِ گردان ای پسر! سر بر کنی

۲ دیگرت گشت است حالِ تن زگشتِ روزگار
ہمچو حالِ تن سزد گر حالِ جان دیگر کنی

۳ علم را بنیادِ او کن مر عمل را بامِ او
در برو پرہیز شاید گر مر او را در کنی

۴ در چنین منظر چو بگزاری فریضۂ کردگار
بہتر آن باشد کہ مدحِ آلِ پیغمبر کنی

۵ ننگ دار از آنکہ ہمچون جاہلان نوکِ قلم
بر مدیحِ شاہ یا میری قلم را تر کنی

۶ نیست نیک اختر کسی کش چرخ نیک اختر کند
بلکہ نیک اختر شود ہر کش تو نیک اختر کنی

ترجمہ

۱۔ اے میرے بیٹے! اگر تم عقل وبصیرت کو اپنا دانا سر کا تاج بنا دو گے تو تم بہت جلد اپنے سر کو آسمان سے بھی اوپر اُٹھا لو گے۔

۲۔ گردش زمانہ سے تمہاری جسمانی حالت دگرگوں ہو چکی ہے اپنے جسم کی حالت کیطرح اپنی روحانی حالت کو بھی بدل دو گے تو یہ عین مناسب ہوگا۔

۳۔ تم بنیادِ علمِ دین پر رکھو اور عمل صالح سے اسکی چھت بنا دو پھر اگر دروازے کی ضرورت ہے تو اس ایوان کا دروازہ تقویٰ سے بناؤ یعنی انسان کی روحانی زندگی کے استحکام کیلئے علم عمل اور تقویٰ کی ضرورت ہے

۴۔ ایسے محل میں جب تم حکمِ الٰہی کی بجا آوری کرتے ہو تو بہتر یہ ہوگا کہ تم آلِ رسول کی مدح وفضائل بیان کرتے رہو۔

۵۔ تم جاہلوں کی طرح (چند لقموں کے لئے) کسی بادشاہ یا امیر کی تعریف وتوصیف میں اپنے نوکِ قلم کو (سیاہی سے) تر کرنے کے عمل سے عار محسوس کرو۔

۶۔ اے میرے مولا! میرے نزدیک نیک بخت وہ نہیں جس کو آسمان نیک بخت قرار دے بلکہ حقیقی نیک بخت وہ شخص ہے جس کو تو ہی نیک بخت بنا دے۔

۷ گر بروی تازہ سوی روی آتش بنگری
روی آتش را ہمی پُر تازہ نیلوفر کنی

۸ فضل و جود و عدلِ ایزد خدمت کوثر کند
چون تو روزِ حشر مجلس بر سرِ کوثر کنی

۹ مر پیغمبر را برادر بود حیدر سوی خلق
گر بنازم من بدو چون روی خویش اصفر کنی

۱۰ گر بہ بیند چشم تو فرزند زہرا، را بہ مصر
آفرین از جانت بر فرزند و بر مادر کنی

۱۱ دِل ز مہر چہرِ اُو چون جنّت ماویٰ کنی
چشم خوِیش از نورِ اُو پُر زہرۃ ازہر کنی

۱۲ جان اسکندر ز شادی سر بگردوں بر برد
گر تو نعل اسپِ خوِیش از تاج اسکندر کنی

ترجمہ

۷۔ اگر تُو اپنے ہشاش بشاش چہرے کیساتھ سلگتی آگ پر بھی نظر ڈالے (تو تُو اپنی بشاشت و بشاشت سے) رُخِ آتش کو بھی نوشگفتہ گلِ نیلوفر کی صورت دے سکتا ہے۔

۸۔ اے مولا علی! جب تو حشر کے دن کوثر کے کنارے (اپنے محبّوں کے ساتھ) محفل جمائے گا تو اللہ تعالٰی کا عدل اور اس کا فضل و کرم کوثر کی خدمت پر مامور ہو گا۔

۹۔ لوگوں کے نزدیک جناب حیدر کرّار رسولِ خدؐا کے بھائی تھے اگر میں ایسی بات پر نازاں رہوں تو اے مخاطب! تم اپنا چہرہ پیلا کیوں بنا رہے ہو۔

۱۰۔ اگر تم مصر کے اندر جنابِ فاطمہ زہرؑا کے فرزند (حضرت امام مستنصرؑ باللہ فاطمی) کو دیکھ لوگے تو تمہاری روح سے بیساختہ ایسے فرزند اور اُنکی مادرِ گرامی کیلئے تحسین و آفرین کے کلمات جاری ہونگے۔

۱۱۔ تم اپنے دل کو ان کے رُخِ زیبا کی محبت میں فردوس بریں کی طرح شاداب کرو گے اور اپنی آنکھ کو ان کے انوارِ تجلّیات سے ناہید تارے کی طرح روشن کرو گے۔

۱۲۔ اگر تو اپنی سواری کے گھوڑے کا نعل اسکندر بادشاہ کے تاج سے بنائے گا تو ایسے میں اسکندر کی روح خوشیوں سے اپنا سر آسمان سے اوپر اُٹھائے گی۔

۱۳ زین چنین پُر زر و گوہر مدحت ای حجّتؔ! رواست
گر تو جانِ دوربین خویش را زیور کنی

ترجمہ

۱۳۔ اے حجّتؔ! اگر تم روحانی زر و جواہر سے بھرپور آلِ رسول کی اس مدح سرائی کو اپنی دُوربین روح کا زیور قرار دو گے تو یہ عین مناسب ہوگا۔

کلام نمبر ۱۶

(قلبِ انسانی کی اہمیت)

۱ گرت باید کہ تن خویشِ بزندان نہ دہی
آن بہ آید کہ دِل خویشِ بشیطان نہ دہی

۲ دیو مہمانِ دِل تست مگر تا بہ گزاف
این گزین خانہ بدان بیہدہ مہمان نہ دہی

۳ آرزو، راو حسد رامدہ اندر دِل جای
گر ہمی خواہی تا خانہ بہ ماران نہ دہی

۴ گر تو مر آز و حسد را بسپاری دِل خویش
نہ دہند آنچہ تو خواہی تبو تا جان نہ دہی

۵ آز بر جان نگہبان ہلاگشت بکوش
تا مگر جانت بدین زشت نگہبان نہ دہی

۶ گر نہ بُردہ ست تُرا دیوِ فریبندہ ز راہ
چونکہ از طاعت و دانش حقِ یزدان نہ دہی

ترجمہ

۱۔ اگر تم اپنے تن بدن کو زندان کے سپرد کرنا پسند نہیں کرتے ہو تو بہتر یہ ہوگا کہ تم اپنے دل کو شیطان کے اختیار میں نہ دو۔

۲۔ دیکھو شیطان لعین تمہارے پاکیزہ دل کا مہمان بنا ہوا ہے اور تم خواہ مخواہ اپنے اس برگزیدہ گھر یعنی خدا نشین دل کو اس بیہودہ مہمان یعنی شیطان کی تحویل میں نہ دو۔

۳۔ اگر تم اپنے خانۂ دل کو سانپوں کے سپرد کرنا نہیں چاہتے ہو تو پھر حسد اور خواہش نفس کو اپنے دل کے اندر جگہ ہی نہ دو۔ (کیونکہ حسد اور خواہش نفس ہی تو روحانی قسم کے سانپ ہیں جو انسان کو روحانی طور پر ڈس لیتے ہیں)

۴۔ اگر تم اپنے دل کو لالچ اور حسد کے سپرد کر دو گے تو تمہیں اس وقت تک تمہاری پسند کی چیزیں نہیں دیجائیں گی جب تک تو اُنکے حصول کیلئے جان نہیں دو گے۔

۵۔ خبردار! حرص تمہاری روح کی محافظ بنی ہوئی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری روح اس بُرے محافظ کے قبضے میں آجائے۔

۶۔ اگر مکّار شیطان نے تمہیں راہِ حق سے بھٹکایا نہیں ہے تو پھر تم (پُرخلوص) اطاعت اور علم و دانش کے ذریعے خدائے تعالیٰ کا حق کیوں ادا نہیں کر رہے ہو۔

٧ شاہ را پیش جز از بختۂ پُختہ نہ نہی
مومنی را کہ ضعیف است یکی نان نہ دہی

٨ جان پُرمایہ ہمی چون بفروشی بہ نخیز
چیز پُرمایہ ہمان بہ کہ بارزان نہ دہی

٩ دیو بےفرمان بہ نشیند بر گردنِ تُو
چون تو گردن بخداوندۂ فرمان نہ دہی

١٠ نیتِ نیک رساند بتو نیکی وصلاح
دلِ ہشیار نگر خیرہ بہ مستان نہ دہی

١١ چہ طمع داری در حلّۂ صد رنگ بہشت
چون بدرویش یکی خرقۂ خلقان نہ دہی

١٢ از تو درویشان کرباس نہ یابند و گلیم
مطربان را جز دیبای سپاہان نہ دہی

ترجمہ

٧۔ تم بادشاہ کے سامنے (حصول عزّت یا نام ونمود کیلئے) سالم دُنبے کو بُھون کر اسکے خوانِ شاہی پر رکھ لیتے ہو اور ادھر ایک کمزور یا مستحق مومن کو ایک وقت کی رُوٹی بھی نہیں دیتے ہو (جبکہ یہ تمہارے لقمے کا محتاج ہے)

٨۔ تم اپنی گرانقدر روح (ضمیر) کو ایک حقیر سی چیز (دنیاوی عزّت و دولت) کے عوض بیچ رہے ہو تمہیں گرانقدر چیز (ضمیر) کو سستے داموں نہیں بیچنا چاہیئے۔

٩۔ جب تم صاحب الامر (امام زمان) کی اطاعت میں اپنی گردن جھکاتے نہیں ہو تو اسکے نتیجے میں نافرمان شیطان تمہاری گردن پر سوار (مسلّط) ہو جاتا ہے۔

١٠۔ نیک نیتی ہی کے ذریعے صلاح و فلاح کے نتائج اور نیکی کے ثمرات تمہیں ملتے ہیں تم تفضول اپنے ہوشیار دل کو مست لوگوں کے ہاتھ نہ دیا کرو۔

١١۔ تم بہشت کے لباسِ صد رنگ کیلئے کیا طمع رکھتے ہو جبکہ تم نے زندگی بھر کبھی کسی فقیر کو ایک میلی گدڑی ہی نہیں پہنائی ہے۔

١٢۔ تمہارا تو یہ حال ہے کہ تمہارے ہاتھ سے آج تک درویشوں کو ایک کرباس یا گدڑی بھی نہیں ملی ہے جبکہ تم گویّوں کو افسروں کے اعلیٰ درجے کا ریشمی لباس انعام میں دیتے رہتے ہو۔

کلام نمبر ۱۷

(دین کی اہمیت)

۱ جہانا! مرا خیرہ مہمان چہ خوانی
کہ تو میزبانی نہ بس نیک خوانی

۲ کس از خوان تو سیر خوردہ نہ رفتست
ازین گفتمت من کہ بد میزبانی

۳ چو سیری نیابد ہمی کس ز خوانت
ہمان بہ کہ کس را بخوانت نہ خوانی

۴ یکی نان دہی خلق را می ولیکن
اگر شان یکی نان دہی جان ستانی

۵ نیم من ترا یار و در خور جہانا!
ہمیدانم این من اگر تو ندانی

۶ ازیرا کہ من مر بقا را سزا ام
نہ باشد سزای بقا یارِ فانی

ترجمہ

۱۔ اے دنیا! خواہ مخواہ تم مجھے اپنے ہاں بطور مہمان کیوں بلاتے ہو تم وہ میزبان ہو جس کا دسترخوان کبھی عمدہ نہیں رہا ہے۔

۲۔ کوئی بھی تمہارے اس دسترخوان سے شکم سیر ہو کر نہیں گیا ہے اسی لئے تو میں نے تمہیں نامعقول میزبان کہا ہے۔

۳۔ جب تمہارے دسترخوان سے کوئی سیر ہی نہیں ہو سکتا ہے تو ایسے میں اگر تم کسی کو اپنے دسترخوان پر نہ ہی بلاؤ تو بہتر ہے۔

۴۔ تم لوگوں کو ایک روٹی دیتی ہو پھر اس ایک روٹی کے عوض لوگوں سے ان کی جان چھین لیتی ہو۔

۵۔ اے دنیا! مجھے تمہاری دوستی اور صحبت راس نہیں آتی ہے کیونکہ میں (صحبت راس نہ آنے کا) وہ راز جانتا ہوں جو تم نہیں جانتی ہو۔

۶۔ کیونکہ میں اپنی ذات میں بقاء کا مستحق ہوں اور فانی دوست کبھی بقاء کا مستحق نہیں بن سکتا ہے۔

۷ بهانا ! زبانِ تو من نیک دانم
اگرچه توزی عامیان بی زبانی

۸ جوانی ز دیوی نشان است ازیرا
که صحبت نه دارد خرد با جوانی

۹ اگر با جوانی خرد یار باشد
یکی اتفاقی بود آسمانی

۱۰ ترا جانِ جان است دین ای برادر
نگه کن بدل تا ببینی عیانی

۱۱ تنت را همی پاسبانی کند جان
چو مر جانت را دین کند پاسبانی

۱۲ اگر جانت را دین شبان است شاید
که بر بی شبانان بجوئی شبانی

ترجمہ

۷۔ اے دنیا ! میں تمہاری زبانِ حال خوب جانتا ہوں اگرچہ تم بظاہر عامۃ الناس کے نزدیک گونگی ہو۔

۸۔ (دیکھا جائے تو) جوانی بظاہر ایک شیطانی علامت ہے کیونکہ جوانی اور عقل کے مابین سمجھوتہ نہیں ہو سکتا ہے۔

۹۔ اگر کبھی کبھار عقل جوانی کی ہمدم رہے تو اس کو ایک آسمانی اتفاق قرار دیا جا سکتا ہے۔

۱۰۔ اے میرے بھائی! دین ہی تمہاری جانِ جان ہے تم دل سے اس معاملے پر غور کرو تاکہ یہ راز تمہارے لئے منکشف ہو جائے کہ دین کسطرح روحانی زندگی کی جان ہو سکتا ہے۔

۱۱۔ جس طرح تمہاری جان تمہارے جسم کی نگہداشت کرتی ہے اسی طرح تمہارا دین تمہاری روح کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۲۔ اگر تمہارا دین تمہاری روح کا شبان یعنی محافظ ہے تو پھر تم کو اس بی شبان ریوڑ (جن کا کوئی رہنما نہ ہو) کا محافظ بننا چاہیئے۔

۱۳ کنون کرده باید طلب رستگاری
که با تن روانی نه بی تن روانی

۱۴ ترا جز که حجّت دگر کس نه گوید
چنین نغز پیغامهای جهانی

ترجمہ

۱۳۔ اب تمہیں نجات حاصل کرنی چاہیئے کیونکہ اس وقت تم روح با جسد ہو نہ بے جسد روح۔

۱۴۔ حجّت (ناصر خسرو) کے سوا کون ایسا ناصح ہے جو تمہیں دنیا کی زبانی پُرمغز پیغامات بتائے۔

کلام نمبر ۱۸

(رنج و راحت کا موازنہ)

۱ ای دادہ دل و ہوش بدین جای سپنجی
ہیم است کہ از کبر درین جای نہ گنجی

۲ واللہ کہ نیاید بترازوی خرد راست
گر نعمت دنیا را بارنج بسنجی

۳ ور مملکتِ روم بگیری چو سکندر
ہرگز نہ شود ملکِ تو این جایِ سپنجی

۴ وز بند و بلایِ فلکی رستہ نہ گردی
ہرچند ترا بندہ شود رومی و خنجی

۵ چون روزی تو نانی و یکمشت برنج است
از بہرچہ چندین بہ شب و روز برنجی

۶ فردات تہی دست بکُنجی بسپارند
ہرچند ملکَ وارکنون برسرِ گنجی

ترجمہ

۱۔ اے وہ شخص! جو تم نے اپنے دل اور اپنے ہوش تک کو اس چند روزہ دنیا کے ہاتھوں بیچا ہے مجھے خوف ہے کہ تم اپنی نخوت سے اس دنیا میں سما نہیں سکوگے۔

۲۔ اگر تم دنیا کی نعمتوں (اور راحتوں) کو اس کے رنج و غم کیساتھ تولوگے تو خدا کی قسم عقل و دانش کے میزان میں یہ دونوں (رنج و راحت) کبھی ہم وزن نہیں ہوں گی۔

۳۔ اگر تم اسکندر بادشاہ کی طرح سلطنتِ روما بھی حاصل کرو پھر بھی یہ چند روزہ دنیا تمہارے لئے کوئی پائندہ سلطنت نہیں بن سکتی ہے۔

۴۔ تم آسمانی آفتوں اور بندھنوں سے کبھی چھٹکارا نہیں پاسکتے ہو ہرچند کہ یہاں رومی اور خنجی (خنج کے رہنے والے) تک تمہاری غلامی کا دم بھرتے ہیں۔

۵۔ جب تمہارا روزینہ صرف ایک روٹی اور مٹھی بھر چاول ہے تو پھر کیوں (دولت اندوزی کی راہ میں) دن رات یوں مشقت اُٹھائے رہتے ہو۔

۶۔ کل (موت آنے پر لوگ) تمہیں خالی ہاتھ (زمین کے) ایک کونے (بالشت بھر قبر) میں دفنائیں گے ہرچند کہ آج تم بادشاہ کی طرح خزانوں کے مالک بن بیٹھے ہو۔

۷ وزبہر چہ دادند ترا بار خدای
وزبہر چہ شد بندہ ترا ہندو وزنجی

۸ زیراکہ تو بیش آمدی اندر دین زیشان
پس چون نہ کنی شکر وزیادت نلفنجی

۹ از مکر خداوند ہمی ہیچ نہ ترسی
زان است کہ با بندہ پُر از مکر وشکنجی

ترجمہ

۷۔ تمہیں (دنیا و مافیہا کی) سرداری کس لئے عطا کی گئی ہے اور کس لئے ہندوستان سے لے کر حبشہ تک تمہاری غلامی کا دم بھرتے ہیں۔

۸۔ کیونکہ ان (دوسری مخلوقات) کے مقابلے میں تم دین پر عمل کے اعتبار سے (خدا کے نزدیک) زیادہ قیمتی ہو پھر تم شکر کیوں ادا نہیں کرتے ہو۔

۹۔ تم اللہ تعالےٰ کی تدبیر سے ڈرتے نہیں ہو یہی وجہ ہے کہ تم لوگوں کیساتھ ظالمانہ و مکّارانہ چال چلتے ہو۔

کلام نمبر ۱۹

(موت سے پہلے توبہ)

۱ آسایشت نہ بینم ای چرخِ آسیائی
خود سودہ می نگردی ما را ہمی بسائی

۲ ما را ہمی فریبد گشت دمادمِ تو
من در تو چون بپایم گر تو ہمی نپائی

۳ بس بی وفا و مہری کز دوستان یکدل
نور و جمال و رونق خوش خوش ہمی ربائی

۴ ہرک او ہمیت جوید تو زو ہمی گریزی
این است رسم زشتی و آثارِ بی وفائی

۵ ای دادہ دل بدنیا از پیش و پس نگہ کُن
بندیش تا چہ کردی بنگر کہ تا کجائی

۶ از بس خطا و زلت نا خوبہا کہ کردی
در چنگلِ عقابی در کامِ اژدھائی

ترجمہ

۱۔ اے گھومنے والے آسمان! مجھے تمہارے اندر کوئی قرار نظر نہیں آتا تم خود تو فرسودہ نہیں ہوتے ہو مگر ہمیں فرسودہ ضرور کر لیتے ہو۔

۲۔ تمہاری پیہم گردش ہمیں دھوکہ دیتی ہے مَیں تمہاری اس گردش کے اندر کیا سکون پاؤں جبکہ تمہیں خود سکون نصیب نہیں ہے۔

۳۔ تم بہت ہی بے وفا اور بہت ہی بے مہر ہو اس لئے کہ تم اپنے جانی دوستوں تک کے چہرے کی روشنی، حسن اور رونق کو (ان دیکھے طریقے سے) خوب چھین لیتے ہو۔

۴۔ جو تمہارا طالب رہتا ہے تم اس سے راہِ فرار اختیار کرتے ہو یہی تو تمہاری بُری عادت اور بے وفائی کی علامتیں ہیں۔

۵۔ اے وہ شخص! جو اپنے دل کو تم نے اس دنیا کے ہاتھوں دے دیا ہے آگے پیچھے دیکھ لو اور خوب غور کرو کہ تم نے کیا کیا ہے اور دیکھنا کہ تم کہاں کھڑے ہو۔

۶۔ تم نے اپنی غلطی اور خطا سے جو قبیح افعال کیے ہیں اس کے نتیجے میں تم عقاب کے پنجے اور اژدھا کے منہ کے اندر رہو۔

۷ گر ہوشیار داری امروز بایدت جُست
ای ہوشیار مردم زین اژدھا رہائی

۸ زین اژدھائی پیسہ نہ تو اندرت رہاندن
ای بر خطا و زلت جز رحمت خدائی

۹ با خویشتن بیندیش ای دوست تا بدانی
کز فعل خویش ہر بد ہر زشت را سزائی

۱۰ رفتند ہمرہانت منشین بساز توشہ
مر معدنِ بقا را زین منزلِ فنائی

۱۱ گر توبہ کرد خواہی زان پیش باید این کار
کز تنت باز خواہند این گوہرِ عطائی

۱۲ کی بازگشت خواہی زی خالق ای برادر
آنگہ کہ بہر خدمت مخلوق را نہ شائی

ترجمہ

۷۔ اگر تم عقل و دانش کے ہمدم ہو تو اے مرد دانا! تمہیں آج ہی اس اژدھا کے منہ سے رہائی حاصل کرنی چاہیئے۔

۸۔ اے خطا کار و غلط کار! تم خدا کی رحمت کے سوا اس ابلق اژدھا (گردشِ لیل و نہار) کے منہ سے خود کو رہا نہیں کر سکتے ہو۔

۹۔ اے میرے دوست! تم اپنی ذات پر غور کرو تا کہ جان لو کہ تم اپنے قبیح افعال کے ذریعے ہر طرح کی بُری سزا کے لائق نہ ہو جاؤ۔

۱۰۔ تمہارے ساتھی چلے گئے ہیں تم چین سے نہ بیٹھو اور اپنے لئے اس فانی منزل (دنیا) سے ابدیت یعنی آخرت کے لئے توشہ حاصل کرو۔

۱۱۔ اگر تم توبہ کرنا چاہتے ہو تو تمہارے بدن سے (خدا کیطرف سے) عطا شدہ روح کو واپس لے جانے سے پہلے تمہیں یہ کام کرنا چاہیئے یعنی روح و بدن کی مفارقت سے پہلے توبہ اور رُجوع الی اللہ کرنا چاہیئے۔

۱۲۔ اے میرے بھائی! تم اپنے مالک کی طرف کب رجوع کرنا چاہتے ہو کیا اس وقت جبکہ تم لوگوں کے لئے کوئی خدمت کرنے کے اہل نہ رہو گے۔

۱۳ چون ہیچ نیسز طاقت برگردنت نہ ماند
آنگاہ کرد خواہی پرہیسز و پارسائی

۱۴ تو شعسر ھائی حُجّت بر خوِیشتن بہ حُجّت
برخوان اگر کُہن گشت این گفتۂ کسائی

ترجمہ

۱۳۔ جب تمہارے اندر سے ساری طاقتیں مفقود ہو جائیں گی تو کیا تم اس وقت تقویٰ اور پارسائی اختیار کرنا چاہو گے ؟

۱۴۔ اگر (حکیم) کسائی کا (حکیمانہ) کلام فرسودہ ہو چکا ہے تو (کوئی بات نہیں اس کی جگہ) تم حجّت (ناصر خسرو) کے حکیمانہ اشعار اپنے اوپر ایک حجت کے طور پر پڑھو۔

کلام نمبر ۲۰

علمِ دین کی اہمیّت

۱ گر نہ خواہی ای پسر! تا خویشتن مجنون کنی
پشت پیش این و آن از چہ ہمی چون نون کنی

۲ دلت خانۂ آرزو گشتست و زہر است آرزو
زہرِ قاتل را چرا با دل ہمی معجون کنی

۳ دل خزینۂ تست شاید کاندر و از بہرِ دین
بام و بوم از علم سازی و ز خرد برہون کنی

۴ موش و مار اندر خزینۂ خویش میفگن خیر خیر
گر نہ داری دُرّ و گوہر کاندر و مخزون کنی

۵ دست بر پرہیز دار و خوب گوی و علم جوی
تا باندک روزگاری خویشتن قارون کنی

۶ گر شرف یابد ز دانش جانت بر گردون کشد
لیکن اندر چاہ ماند دون گر او را دون کنی

ترجمہ

۱۔ اے میرے بیٹے! اگر تم خود کو دیوانہ قرار نہیں دیتے ہو تو پھر کس لئے تم اپنی پشت کو کبھی اِس کے سامنے اور کبھی اُس کے سامنے جھکا دیتے ہو۔

۲۔ تمہارا دل خواہشاتِ نفس کا مسکن بن چکا ہے اور خواہشِ نفس بجائے خود زہر ہے۔ تم زہرِ ہلاہل کو اپنے دل کے لئے کوئی معجون (دوائی) قرار دیتے ہو۔

۳۔ دل تمہارا خزانہ ہے ضروری ہے کہ تم اس خزانۂ دل کے اندر دین کے لئے ایسا مقام بناؤ کہ اس کی چھت علم سے ہو اور اس کا خاکہ عقل و بصیرت سے ہو۔

۴۔ تم اپنے دل کے اس خزانے کے اندر چوہے اور سانپ (غلط خیالات) کو خواہ مخواہ نہ ڈالا کرو۔ کوئی بات نہیں اگر اس خزانے میں رکھنے کے لئے تمہارے پاس موتی نہ ہوں۔

۵۔ تم تقویٰ کا دامن تھام لو خوش گوئی اپناؤ اور علم کی جستجو کرو تاکہ تم بہت کم عرصہ میں اپنے آپ کو قارون کی طرح تونگر بنا سکو گے۔

۶۔ اگر تمہاری روح علم و دانش کے ذریعے فضیلت حاصل کرے تو وہ اپنا سر آسمان پر اُٹھا سکتی ہے اور اگر اس روح کو پست رکھو گے تو وہ پست ہی رہ جائے گی۔

۷ جان بصابون خرد بایدت شستن کاین جسد
تیرهٔ ماند گر مر او را جمله در صابون کنی

۸ زندگی و شادی اندر علم دین است ای پسر
خویشتن را گر نه مستی مست و مجنون چون کنی

۹ گر بشهرستان علم اندر بگیری خانه ای
روز خویش امروز و فردا فرّخ و میمون کنی

۱۰ روز تو هرگز با یمان سعد و میمون کی شود
چون تو بر ابلیس ملعون خویشتن مفتون کنی

۱۱ دست هامان ستمگاره ز تو کوته شود
گر تو اندر شهر ایمان خطبه بر هارون کنی

۱۲ بخت تو گرچه ز نادانی قرین ماهی است
چون بیاموزیش با ماه سما مقرون کنی

ترجمہ

۷۔ تمہیں اپنی روح کو عقل و بصیرت کے صابن سے دھونا چاہیئے اور تمہارا یہ جسم صابن میں دھونے کے باوجود میلا رہ جاتا ہے۔

۸۔ اے میرے بیٹے! (لازوال) زندگی اور (ابدی) خوشی (کا راز) دینی علم کے حصول میں مضمر ہے اگر تم مست نہ ہو تو پھر کیوں اپنے آپ کو دیوانہ اور مستانہ بناتے ہو۔

۹۔ اگر تم علم کے شہر کے اندر اپنے لئے منزل بناؤ گے تو اس صورت میں تم آج بھی اور کل بھی (دنیا و آخرت میں) اپنے ایّام زندگی کو متبرک بنا دو گے۔

۱۰۔ تمہاری زندگی کے دن ایمان کی دولت سے کیسے متبرک ہو سکتے ہیں جب کہ تم خود کو ابلیسِ لعین کا عاشق بنا دیتے ہو۔

۱۱۔ ظالم ہامان کا ظلم کا ہاتھ تم سے اس وقت دُور رہ سکے گا جب تم ایمان کے شہر میں حضرت ہارون علیہ السّلام کے نام کا خطبہ پڑھو گے۔

۱۲۔ تمہارا بخت اگرچہ جہالت و نادانی کی وجہ سے ماہی کے قریب پہنچا ہے یعنی نہایت پست ہو چکا ہے پھر بھی اگر اس بخت کو تربیّت دو گے تو تم اسوقت اپنے بخت کو چاند کے نزدیک کر سکو گے۔

۱۳ شعرِ حجّت را بخوان و سوی دانش راه جوی
گر همی خواهی که جان و دل همی مرهون کنی

ترجمہ

۱۳۔ تم حجّت کا شعر پڑھو اور علم و دانش کا راستہ تلاش کرو اگر تم اپنے دل و جان کو اسی کے ہاتھوں گِروَ رکھنا چاہتے ہو۔

کلامِ پیرِ ناصرِ خسرو

حصّہ سوئم

شیعہ امامی اسماعیلی طریقہ اینڈ
ریلیجس ایجوکیشن بورڈ برائے پاکستان

کلامِ پیر ناصر خسرو

حصّہ سوئم

انتخاب از دیوانِ اشعار

ترتیب و ترجمہ

عالیجاہ فدا علی ایثآر ہونزوی ، فاضل فارسی

شائع کردہ

شیعہ امامی اسماعیلی طریقہ اینڈ
ریلیجس ایجوکیشن بورڈ برائے پاکستان

۲۳۰/۱ ، ڈکروز روڈ ، گارڈن ایسٹ ۔ کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء

عباسی لیتھو آرٹ پریس شاہراہِ لیاقت ۔ کراچی

فہرست مضامین

کلام نمبرا

خزینۂ الٰہی اور اس کا خزانچی

۱ بندِ خدایست مشکلات و توزین بند
روز و شب اندر بلا و رنج و عنائی

۲ دستِ خداوندِ خویش را چو نه دانی
بستۂ اُو را تو پس چگونہ گشائی!

۳ اینکہ قرآن ست گنجِ علمِ خدایست
چونکہ سوی گنج بانِ اُو نہ گرائی

۴ ہر چہ جز از خازن خدای ستانی
جملہ سؤال است و خواریست وگدائی

۵ آلِ عبا یکسرہ لوای خدایند
سوی تو ، گر دوستدارِ اہلِ عبائی

۶ حیدر زی ما عصای موسیٰ دورست
موسیٰ مارا جز او کہ کرد عصائی

ترجمہ

۱۔ (قرآنی تاویلات کی) مشکلات خدائی بندھن کا حکم رکھتی ہیں اور تو دن رات اِن (تاویلی) مشکلات کی وجہ سے رنج، تکلیف اور آفت میں گرفتار ہے۔

۲۔ جب تو اپنے خدا کے ہاتھ ہی کو پہچانتا نہیں ہے تو پھر اس کی باندھی ہوئی چیز کو کس طرح کھول سکتا ہے۔

۳۔ یہ جو قرآنِ مجید ہے الٰہی علوم (وحِکَم) کا خزانہ ہے پھر کیوں تو اس خزانے کے محافظ و نگران کی طرف مائل نہیں ہوتا ہے؟

۴۔ تو جو کچھ بھی علم و حکمت کی صورت میں اس الٰہی خزانہ دار (علیؑ) کے سوا اور کہیں سے حاصل کر لیتا ہے وُہ سب کچھ بھیک ذلت و خواری اور گداگری کے سوا اور کچھ نہیں یعنی ہدایت اور علم و حکمت حاصل کرنے کا مجاز الٰہی ذریعہ تو حضرت علیؑ کی ذات ہے، جسکو رسولِ خُدا نے شہرِ علم کا دروازہ قرار دیا ہے اس سے قطع نظر اور کہیں سے حصولِ علم و حکمت حضرت پیر کے نزدیک ایک طرح کی ذلت و خواری ہے۔

۵۔ اگر تو آلِ عبا (پنجتن پاک) کا حقیقی دوستدار ہے تو پھر تیرے نزدیک آلِ عبا یعنی پنجتن پاک ہی خدائی عَلَم کا حکم رکھتے ہیں۔

۶۔ جنابِ حیدرِ کرارؑ تو ہمارے نزدیک ہمارے عصر کے موسیٰ (حضرت محمد رسول اللہؐ) کے لیے عصا کا حکم رکھتے ہیں ہمارے موسیٰؑ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ان (علیؑ) کے سوا اور کس نے عصا کا کردار ادا کیا ہے (حضرت علیؑ کی شخصیت اثباتِ نبوتِ مصطفویؐ کے لیے معجزۂ عصا کا کردار ادا کرتی تھی جس طرح کہ عصا حضرت موسیٰؑ کے اثباتِ نبوت کے لیے معجزہ نمائی کر رہا تھا)

۷ آنچه علی داد در رکوع فزون ست
زانکه به عمری بداد حاتمِ طائی

۸ آلِ رسولؐ خدای حبل خدا یست
چونش گرفتی ز چاهِ جهل برآئی

۹ بر دل و جانِ تو نورِ عقل بتابد
چون تو زدل زنگِ جہل را به محائی

۱۰ نور ہگرز اندر آئینہ نہ فزاید
تا توز دانش ہمی درو نہ فزائی

۱۱ پند دہ ای حجّتِ زمینِ خراسان
مرعقلا را کہ قبلۂ عقلائی

۱۲ تا تو بدل بندۂ امامِ زمانی
بندۂ اشعارِ تست شعرِ کسائی

ترجمہ

۷۔ (حضرت)علیؑ نے حالتِ رکوع میں جو کچھ (صدقہ) دیا وہ حاتم طائی کی زندگی بھر کی سخاوت سے کہیں بڑھ کر تھا۔

۸۔ رسولؐ (خدا) کی آلِ (اطہار) اپنی ذات میں الٰہی رسّی کا حکم رکھتی ہے جب تو اس خدائی رسّی (سلسلۂ امامت) سے متمسک رہے گا تو یقیناً جہالت کے کنویں سے باہر نکل آئے گا۔

۹۔ تیرے دل وجان پر عقل وبصیرت کا نور تب ضیاء بار ہوگا جب تو اپنے دل (کے آئینے) سے جہالت کا زنگ مٹا دے گا۔

۱۰۔ تیرے (آئینۂ دل کے) اندر اس وقت تک روشنی منعکس نہیں ہوسکتی ہے جب تک کہ علم و دانش کے ذریعے اپنے (آئینہ دل کے) اندر جلا میں اضافہ نہیں کرتا۔

۱۱۔ اے سرزمینِ خراسان کے حجت! حکماء اور عقلائ کے لیے حکیمانہ نصائح بیان کرتا رہ کیونکہ تو اپنی علمی حیثیت میں عقلا کے لیے مرجع کا حکم رکھتا ہے۔

۱۲۔ جب تک تو دل وجان سے امام زمانہؑ کی غلامی کا دم بھر رہا ہے تب تک (حکیم) کسائی کا شعر تیرے حکیمانہ اشعار کا غلام ہے۔

کلام نمبر ۲

حقیقتِ توبہ، عملِ خیر اور فضیلت امامؑ

۱ دردِ گنہ را نہ یافتند حکیمان!
جز کہ پشیمانی ، ای برادر ، درمان

۲ چیست پشیمانی ؟ آنکہ باز نہ گردد
مرد بہ کاری کزاں شدست پشیمان

۳ ملّتِ اِسلام ضیعتی ست مُبارک
کِشت و درختش ز مؤمن است و مُسلمان

۴ برزگری کن درین زمین و مترس ایچ
از شغب و گفت و گوی و غلغلِ خصمان

۵ ور متغافل بوی زکار ببرند
بیخ درختان و ساقِ کشتت کرمان

۶ چشم خرد باز کُن ببین بشگفتی
خصم فراوان دریں ضیاع خرامان

ترجمہ

۱۔ اے میرے بھائی! حکماء (دین) نے گناہ کے درد کے لیے پشیمانی کے سوا اور کسی شیئ میں مداوا نہیں پایا ہے۔

۲۔ پشیمانی کیا ہے؟ وہ جو کسی عمل (بد) سے نادِم ہونے کے بعد انسان پھر سے (اس عمل بد) کی طرف مائل نہ ہو جائے یعنی ہمیشہ کے لیے بدعملی کی طرف پیٹھ پھیر لے۔

۳۔ دینِ اسلام ایک نہایت ہی متبرک مزروعہ زمین (کی مثال) ہے جس کی فصلات اور اشجار مومنوں اور مسلمانوں سے عبارت ہے۔

۴۔ اس (متبرک) زمین میں (حُسنِ عمل کا) بیج بویا کر اور دشمنوں کے فتنہ وفساد اور شور وغل سے خوف زدہ نہ ہو جا۔

۵۔ اور اگر تو اپنے ذمہ (قابل ادا) عملِ خیر سے غافل رہے گا تو کیڑے مکوڑے تیری فصلوں اور درختوں کو جڑوں سے اکھیڑ کر نقصان پہنچائیں گے۔

۶۔ عقل وبصیرت کی آنکھ کھول لے اور حیرت واستعجاب سے دیکھ لے کہ تیری مزروعہ زمینوں میں تیرے دشمن کس کثرت سے خراماں خراماں پھر رہے ہیں۔

۷ برزگراں را نگر چہ گو نہ زمستی
بہرۂ ہارون ہمی دہند بہ ہامان

۸ نامِ علیؑ بر زبان نہ یارد راندن
جز کہ حکیمان بہ عہد ہا و بہ پیمان

۹ کس نہ برد نامِ وارثانِ پیمبرؐ
خلق نہ گوید کہ بُود بُوذرؓ و سلمانؓ

۱۰ مُلک و امامت سوی کسی ست کہ اوراست
مُلک سلیمان و علم و حکمت لُقمان

۱۱ آنکہ ملوک زمین بہ درگہِ اُو بر
حاجب و فرمان برند و سائل و مہمان

۱۲ چرخ گرفتہ بملکِ اُو شرف و جاہ
دہر بدو باز یافتہ سر و سامان

ترجمہ

۷۔ اِن مزارعین کو دیکھ لیا کرکہ وہ بدمستی سے کس طرح حضرت ہارون علیہ السلام کا حصّہ ہاماں کو دے رہے ہیں۔

۸۔ (حضرت) علی (علیہ السلام) کا (مبارک) نام حکماء کے سِوا اور کوئی (اپنی زبان پہ) نہیں لا سکتا ہے اور وہ بھی سخت عہد و پیمان کے بعد۔

۹۔ کوئی بھی رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حقیقی ورثاء (آئمہ اہلبیت) کا نام نہیں لے سکتا ہے۔ اور لوگ ابوذر غفاریؓ اور سلمان فارسیؓ کے بارے میں خاموش ہیں کہ وہ کون تھے۔

۱۰۔ بادشاہت و امامت کا سزاوار وہ شخص بزرگوار (امام الوقت) ہے کہ جس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی مملکت اور حضرت لقمانؑ کے علم و حکمت (دونوں) موجود ہیں۔

۱۱۔ وہ اعلیٰ ہستی (امام الوقت) جس کی دہلیز پر دنیا کے بڑے بڑے شہنشاہ بھی مہمان، سائل، فرماں بردار اور دربان بنے ہوئے ہیں۔

۱۲۔ آسمان نے ان (امام الوقت) ہی کی مملکت سے اپنے لیے جاہ و شرف حاصل کیا ہے اور زمانے کو ان ہی کے وجودِ مسعود سے ساز و سامان میسّر ہیں۔

۱۳ گشته بدو زنده نامِ احمدؐ و حیدرؑ
یارِ خدای جهان ، تمامِ تمامان

۱۴ دانا داند که کیست گرچه نه گفتم
نائبِ یزدان و آفتابِ کریمان

ترجمہ

۱۳۔ انہی (امام الوقت) کے ذریعے محمدؐ اور علیؑ کا نام قائم/برقرار رہا ہے، وہ سارے جہاں کا مالک اور اہلِ کمال کا کمال ہے۔

۱۴۔ اگرچہ میں نے نام نہیں بتایا ہے پھر بھی دانا شخص سمجھتا ہے کہ وہ خدا کا نائب اور بزرگ ہستیوں کا آفتاب عالمتاب کون ہے۔

کلام نمبر ۳

علم و حکمت کے حصول کے لیے آلِ رسولؐ سے تمسک کی ضرورت

۱ ای دل و ہوش و خرد دادہ بہ شیطانِ رجیم
روی برتافتہ از رحمتِ رحمانِ رحیم

۲ حکمت آموز و ہنر جوی نہ تعطیل، کہ مرد
نہ بنام است تہی بلکہ بہ معنی ست حکیم

۳ سوی فرزندِ کسی شو کہ بفرمانِ خدای
مادرِ وحی و رسالت کہ بدو گشت عقیم

۴ حکمت از حضرتِ فرزندِ نبی باید جُست
پاک و پاکیزہ ز تشبیہ و ز تعطیل چو سیم

۵ گر ہمی ایمنیت آرزو آرد ز عذاب
ہم چو من ہیچ مدار از قبلِ دنیا بیم

۶ دین و دُنیا نہ گزاف است نہ یابد ز خدای
جُز کہ فرزندِ براہیم کس این ملکِ عظیم

ترجمہ

۱۔ اے وہ شخص! جس نے اپنے دل، ہوش اور عقل کی لگام شیطانِ رجیم کے ہاتھ میں دے دی ہے اور خدائے رحمٰن و رحیم کی رحمت سے اپنا رُخ پھیر لیا ہے۔

۲۔ حکمت سیکھیے، ہنر ڈھونڈیے اور (صفت) تعطیل سے لاتعلق رہیئے کیونکہ انسان خالی نام سے نہیں بلکہ معنی کی بدولت حکیم و دانا کہلاتا ہے۔

۳۔ حصولِ حکمت کے لیے اس برگزیدہ (رسول) کی آلِ (اطہار) سے رجوع کیجئے۔ آنحضرتؐ کے بعد وحی و رسالت کا سلسلہ منقطع ہُوا ہے۔

۴۔ حکمت تو جنابِ رسولؐ کی آلِ (اطہار) ہی سے ڈھونڈنی چاہیئے (ایسی حکمت) جو کھری چاندی کی طرح تشبیہ و تعطیل کی ملاوٹ سے پوری طرح پاک یعنی خالص ہو۔

۵۔ اگر تجھے عذاب سے رہائی مطلوب ہے تو پھر میری طرح دنیا کے بارے میں کسی طرح کا کوئی ڈر یا خوف نہ رکھا کر۔

۶۔ دین و دُنیا (کی تخلیق) بے مقصد نہیں ہے اور خداوند عالمین کی طرف سے سلطنتِ عظمیٰ (دین و دنیا کی بادشاہت) سوائے آلِ ابراہیم کے اور کسی کو حاصل نہیں "فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا" (بتحقیق ہم نے آلِ ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا کی اور انہیں ملکِ عظیم سے نوازا)" کی جانب اشارہ ہے۔

۷ جز کہ در طاعت و در علم نہ بودست نجات
رستن از بندِ خداوند نہ کاری ست سلیم

۸ جز کہ بیمار بہ تن رنجہ نہ باشی چو ہمی
رہبر از گمرہ جوئی و پزشکی ز سقیم

۹ گر بصورت بشری پیشہ مکن سیرتِ گُرگ
نامِ محمود نہ خوب آید بافعلِ ذمیم

۱۰ دیو دنیای جفا پیشہ تُرا سخرہ گرفت
چو بہائم چہ دَوی از پسِ این دیوِ بہیم

۱۱ حرمِ آلِ رسولؐ است تُرا جای کہ ہیچ
دیو را راہ نہ بودست درین شہرہ حریم

ترجمہ

۷۔ سوائے علم (دین) اور اطاعت (الٰہی) کے نجات (اُخروی) کا راز اور کسی عمل میں پوشیدہ نہیں اور خداوند بزرگ و برتر کے بندھن سے رہائی حاصل کرنا کوئی سہل کام نہیں۔

۸۔ جب تو گمراہ کو رہبر اور بیمار کو ڈاکٹر قرار دیتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ تجھے جسمانی (اور روحانی) اذیت اور بیماری کے سوا اور کیا ملے گا۔

۹۔ اگر تو صورت کے اعتبار سے انسان ہے تو پھر بھیڑیے کی عادت نہ اپنا کیونکہ مذموم عمل کے ساتھ محمود کا نام موزوں نہیں لگتا ہے۔

۱۰۔ دنیا کے ظالم دیو نے تجھے اپنا گرویدہ بنا دیا ہے تو چوپایوں کی طرح اس بہیمانہ دیو کے تعاقب میں کیوں دوڑ رہا ہے۔

۱۱۔ آل رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حرم (ایوانِ امامت) ہی تیری حقیقی پناہ گاہ ہے اس مانے ہوئے حرمِ آلِ رسول یعنی ایوانِ امامت کے اندر کسی صورت میں بھی شیطان کو راستہ میسر نہیں ہو سکتا ہے

کلام نمبر۴

فضیلتِ علیؑ و آلِ علیؑ

۱ میمون شجری بود پُر از شاخ شجاعت
بیخش بہ زمین شاخش بر گنبدِ اخضر

۲ برگش ہمہ خیرات و ثمارش ہمہ حکمت
زانِ برگ ہمی بوی وزان بار ہمی خور

۳ اُو بود درختی کہ ہمی بیعت کردند
زیرش گہِ پیغمبر با خالقِ اکبر

۴ امروز ازو شاخی پُر بار بجا یست
با حکمت لُقمانی و با ملکتِ قیصر

۵ بل فخر کند قیصر اگر چاکرِ اُو را!
فرمان برو دربان بود و چاکر چاکر

۶ میراث رسیده ست بدو عالَم و مردم
از جدِّ شریف و پدرش احمدؐ و حیدرؑ

ترجمہ

۱۔ وہ (حضرت علی کی شخصیت) ایک ایسے متبرک درخت سے عبارت تھی جو شجاعت و مردانگی کی شاخوں سے بھرپور تھا اسکی جڑیں زمین میں استوار اور شاخیں گنبدِ نیلی کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔

۲۔ اُسی متبرک درخت (حضرت علی کی شخصیت) کے سارے پتے حسنات تھے تو اس کا ثمر حکمت و (بصیرت) سے عبارت تھا۔ اسی درخت کے پتوں کو سونگھا کرو اور اسی شجر پاک کا ثمر (ہدایت) کھایا کرو۔

۳۔ درحقیقت اس درخت سے مراد حضرت علی ہی کی ذات تھی جس کے سائے میں عہدِ رسالت کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے خدائے بزرگ و برتر کے لیے بیعت کی تھی۔

۴۔ اور آج بھی اسی متبرک درخت کی ایک پُرثمر شاخ (آل علی کا امام) اپنی جگہ حکمت لقمانی اور سلطنت قیصری کے ساتھ قائم ہے۔

۵۔ بلکہ قیصر (روم) اس بات پر نازاں رہے گا کہ اس کو اُن (آل علی کے امام زمانہ) کے چاکروں کا چاکر، دربان اور فرماں بردار بننے کا شرف حاصل ہو۔

۶۔ ان (امام الوقتؑ) کو ان کے نانا جناب احمد مختارؐ اور والدِ بزرگوار حیدر کرارؑ کی طرف سے ساری دنیا اور سارے انسان وراثت میں ملے ہوئے ہیں۔

۷ اُو را طلب و بررہِ اُو رَوکہ نِشستہ ست
چدو پدرش بر سرِ حوض و لبِ کوثر

۸ وز حجّتِ اُو جوی بہ رفق ، ای متحیّر !
داروی دلِ گمرہ و افسون متحیّر

۹ وزمن بشنو نیک کہ من ہمچو تو بودم
اندر رہِ دین عاجز و بی توشہ و رہبر

۱۰ رفتم بدر آنکہ بدیل ست جہاں را
از احمدؐ ، وزحیدرؑ ، شبّیرؑ وز شبّرؑ

۱۱ تا راہ بدید ایں دلِ گمراہ و بہ جودش
بر گنبدِ کیوان شد ازین چاہِ معقّر

۱۲ دین گیر کہ از بیدینی بندہ شدستند
پیشِ توز اطراف جہاں اسود و احمر

ترجمہ

۷۔ تو اس امامِ برحق کو ڈھونڈلے اور اسی کے طریقے پر چلا کر جس کے نانا اور والد (محمدؐ و علیؑ) دونوں آبِ کوثر کی تقسیم کے لیے حوض کوثر کے کنارے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

۸۔ اے حیرت زدہ شخص! تو اپنے گمراہ دل کی دوا اور حیرت زدگی کا علاج ان (امام برحق) کے حجّت (ناصر خسرو) ہی سے طلب کیا کر (تاکہ تیری حیرت زدگی اور گمراہی کا مداوا ہو سکے)۔

۹۔ اور (ہاں) مجھ ہی سے سُن لیا کر کہ میں بھی تیری طرح (کسی وقت) دین کے راستے میں کمزور اور بغیر زادِ راہ اور بغیر رہنما کے تھا۔

۱۰۔ میں ان بزرگوار (حضرت امام مستنصر باللہؑ) کی دہلیز پر گیا جو اپنی ذات میں دنیا جہان کے لیے جناب احمد مختارؐ، حیدرؑ اور حسنین کریمین علیہم السلام کے حقیقی جانشین ہیں۔

۱۱۔ تب میرے گمراہ دل نے (حق کا راستہ پایا اور (اب) امام ہی کے جود و کرم سے میرا دل اس چاہِ عمیق (کُرّۂ خاک) سے سیّارہ زحل (کی بلندی) پر پہنچا۔

۱۲۔ دین (کا دامن) تھام لے تیرے سامنے دنیا کے اطراف سے سُرخ و سیاہ رنگ کے لوگ بے دینی ہی کی وجہ سے غلامی کا دم بھر رہے ہیں۔

۱۳ گر دینِ حقیقت بپذیری شوی آزاد
زان پس نبوی نیز سیہ روی و بد اختر

۱۴ مولای خداوندِ جہاں باشی وچون من
زان پس نہ شوی نیز بدین در نہ بدان در

ترجمہ

۱۳۔ اگر تو بھی حقیقی دین کو قبول کرے گا تو سمجھ لینا کہ تو آزاد رہا۔ پھر اس کے بعد تجھے کبھی کسی نحوست یا شومیٔ قسمت سے دوچار ہونا نہیں پڑے گا۔

۱۴۔ جب میری طرح تو بھی مولائے عالم کا غلام بن جائے گا تو پھر جان لینا کہ اس کے بعد پھر کبھی تجھے دَر دَر کی ٹھوکریں کھانا نصیب نہیں ہو گا۔

کلام نمبر۵

مدح وثنائے امام العصرؑ

۱ ای خیلِ ادب صف زده اندر خطب تو
ای عَلَم زده. بر دَرِ فضلِ تو معسکر!

۲ وافی و مبارک چو دَمِ عیسیٰؑ مریمؑ
عالی و بیاراسته چون گنبدِ اخضر

۳ زی خازنِ علم و حِکَم و خانۂ معمور
با نامِ بزرگ آنکه بدو دهر معمّر

۴ زی طالعِ سعد و دَرِ اقبال خدای
فخرِ بشر و بر سرِ عَالم همه افسر

۵ مانند و جگر گوشۂ جد و پدرِ خویش
در صدر چو پیغمبر و در حرب چو حیدرؑ

۶ ای صورتِ علم و تنِ فضل و دلِ حکمت
ای فائدۂ مردمی و مفخرِ مفخر!

ترجمہ

۱۔ اے عالی مرتبہ بادشاہ! تیرے نام کا خطبہ پڑھنے کے لیے علم وادب کی جماعت صف آراء ہے (اور حکمت وبصیرت کی) فوج تیرے فضل وشرف کے دروازے پر پرچم کشا ہے۔

۲۔ تیری ذاتِ عالی صفات دمِ عیسیٰؑ کی طرح متبرک اور کامل واکمل ہے۔ اور تیرا حضور گنبد نیلی کی طرح بہت ہی عالی اور آراستہ وپیراستہ ہے۔

۳۔ وہ (امام الوقت) علم وحکمت کا خزانچی اور بیت المعمور کا مثول ہے؟ اور اس کے عظیم نام کی برکت سے زمانہ آباد ہے۔

۴۔ وہ (امامِ برحق) خدا کی طرف سے ملنے والے اقبال اور طالع نیک کی عملی صورت ہے وہ فخرِ بنی آدم اور سارے جہاں کے سر پر سجنے والا تاج ہے۔

۵۔ وہ (امام الوقت) اپنے جدِ امجد (حضرت محمد مصطفیٰؐ) اور والد ماجد (حضرت علی مرتضیٰؑ) کے اوصاف کا مالک بھی ہے اور لختِ جگر بھی وہ مجالس علمیہ میں مسندِ محمدی پر متمکن ہے تو میدان حرب وضرب میں ہمرنگِ حیدر کرارؑ بھی ہے۔

۶۔ اے علم کی صورت، فضل وادب کے پیکر اور حکمت کے دل! اے مفادِ انسانیہ اور اے قابلِ فخر ہستیوں کے لیے قابلِ فخر ہستی۔

۷ حقّا کہ بجز دستِ تو بر لب نہ نہادم
چون بر حجرالاسود و بر خاکِ پیمبر

۸ ہر جا کہ بُوَم تا بزیم من گہ و بی گہ
بر شُکرِ تو دارم قلم و دفتر و مجبر

ترجمہ

۷۔ خدا کی قسم! میں نے تیرے ہاتھ کے سوا کسی اور کے ہاتھ پر بوسہ نہیں دیا ہے اور بوسہ بھی تیرے ہاتھ پر اس عقیدت سے دیا ہے جس عقیدت کے ساتھ میں نے حجرالاسود اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مٹی پر دیا ہے۔

۸۔ میں جہاں بھی رہوں جب تک رہوں ہر وقت (تیرے ہی احسانات کی) شکرگزاری کے لیے قلم، کاغذ اور دوات یعنی سیاہی استعمال کرتا رہوں گا۔

کلام نمبر ۶

مردِ دانا کا رُتبہ اور حضرت امام مستنصر باللہؑ کے فضائل

۱ آن ست خردمند کہ جز بر طلبِ فضل
ضائع نہ شود یک نفس از عمر زمانیش

۲ در خلق تواضع نہ کند بد گہری را
ہر چند کہ بسیار بود گوہرِ کانیش!

۳ کان مرد سوی اہلِ خرد سُست بود سخت
کز بہرِ طمع سُست بود سخت کمانیش

۴ در صدرِ خردمندان بی فضل نہ خوب ست
چون رشتۂ لؤلؤ کہ بود سنگ میانیش

۵ چون راہ نہ جوی سوی آن بار خدای
کز خلق چو یزدان نہ شناسد کس ثانیش

۶ مستنصر باللہ کہ اُو فضلِ خدا ایست
موجود و مجسم شدہ در عالمِ فانیش

ترجمہ

۱۔ درحقیقت دانا مرد وہ ہے جس کی عُمر کا ایک لمحہ بھی فضل و دانش کے حصول کی راہ میں ضائع نہیں ہوتا۔

۲۔ وہ (مردِ دانا) معاشرے کے کسی گھٹیا شخص کی کبھی تواضع نہیں کرتا ہے گو کہ اس شخص کے پاس موتیوں کی کان ہی موجود کیوں نہ ہو۔

۳۔ وہ شخص دانا لوگوں کے نزدیک بڑا نکمّا سمجھا جائے گا جو صرف طمع اور لالچ کی وجہ سے اپنے سخت کمان کو ڈھیلا کر دے یعنی اپنے ضمیر کی آواز کو دبا دے۔

۴۔ دانا لوگوں کی محفل میں جہلا کی موجودگی زیب نہیں دیتی ہے جیسے موتیوں کی لڑی میں کسی سنگریزے کو پرونا زیب نہیں دیتا ہے۔

۵۔ تو اس یکتا مالک (امام) کی طرف راستہ کیوں نہیں ڈھونڈتا، مخلوقات میں سے خدا ہی کی طرح اس کی ذات کا بھی کوئی ثانی نہیں ہے۔

۶۔ وہ (لاثانی ذات) حضرت امام مستنصر باللہؑ ہی (کی تو) ہے جو عالم فانی میں الٰہی فضل و کرم کی مظہر اور عملی صورت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۷ آنکو سرش از فضلِ خداوند بتابد
فردا نہ کند آتش و اغلال شیانیش

۸ ایزدش عطا داد بہ پیغمبر ازیراک
اویست حقیقت یکی از سبعِ مثانیش

۹ در عالمِ دین او سوی ماقولِ خدایست
قولی کہ ہمہ رحمت و فضل است معانیش

۱۰ با ہمّت عالیش فلک را و زمین را
پست ست بلندی و حقیر ست کلانیش

۱۱ ہرکو رہیش گشت چو من بندہ ازان پس
از علم و ہنر باشد دینار و شنائیش

ترجمہ

۷۔ جس شخص کا سر (مظہر) فضل الٰہی (امام کے نور) کی تابانیوں سے چمک رہا ہو کل قیامت کے دن آگ اور بیڑیاں اس کی شبانی زنجرانی (پر مامور نہ ہوں گی یعنی آتش دوزخ سے آزاد رہے گا۔

۸۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلعم کو سات دُہرا عطا فرمایا ہے (حضرت امام مستنصر باللہ علیہ السلام) حقیقت میں ان سات دوہرے یعنی سبع مثانی میں سے ایک ہیں اشارہ آیۂ قرآنی "وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ"۔

۹۔ ہمارے نزدیک وہ (امام مستنصر باللہؑ) خدا کا (ناطق) کلام ہے ایک ایسا کلام جو فضل و رحمت کے معنوں سے لبریز ہے۔

۱۰۔ ان (امام مستنصر باللہؑ) کی عالی ہمتی کے سامنے آسمان اپنی بلندی کے باوجود پست ہے تو زمین اپنی فراخی کے باوجود حقیر (تنگ) ہے۔

۱۱۔ مجھ غلام کی طرح جو کوئی بھی امام علیہ السلام کی غلامی اختیار کرے اس کے بعد اس کو دینار اور صلہ علم و ہنر کی صورت میں مل جاتا ہے۔

کلام نمبر ۷

زمانے کی عیاریاں اور حضرت امام مستنصر باللہؑ کی مدح وثناؑ

۱ بازِ جهان تیز پَر و خلق شکار است
بازِ جهان را بجز شکار چه کار است

۲ صحبتِ دنیا مرا نه شاید ازیراک
صحبتِ اُو اصلِ ننگ و مایهٔ عار است

۳ صحبتِ دنیا بسوی عاقل و هشیار
صحبتِ دیوارِ پُر زنقش و نگار است

۴ کارِ جهان همچو کارِ بی هُشِ مستان!
یکسره ناخوب و پُر زعیب و عوار است

۵ غرّه چرا گشته ای به مکرِ زمانه
گر نه دماغت پُر از فساد و بخار است

۶ دستهٔ گُل گر ترا دهد تو چنان دانک
دستهٔ گُل نیست آن، که پشتهٔ خار است

ترجمہ

۱۔ دنیا کا باز (پرندہ) تیز پر بھی ہے اور شکار کرنے کا عادی بھی، دنیا کے اس شکاری باز کا کام سوائے شکار کے اور کچھ نہیں۔

۲۔ مجھے دنیا (کے شکاری باز) کی صحبت نہیں چاہیئے، کیونکہ دنیا کی صحبت تو باعث شرم اور شرمندگی و ندامت کی اصل و اساس ہے۔

۳۔ دانا اور ہوشیار شخص کے نزدیک دنیا کی صحبت کی مثال کسی نقش و نگار سے مزین دیوار سے صحبت رکھنے کے مترادف ہے۔

۴۔ دنیا کا کام بدمست آدمی کے بیہوشی میں کیے جانے والے کام کی طرح سرتاپا ناپسندیدہ اور عیب و بے پردگی سے بھرا ہوا ہے۔

۵۔ اگر تیرا دماغ بگڑا ہوا نہیں تو پھر زمانے کے عمل پر اس قدر مغرور کیوں بنا ہوا ہے؟

۶۔ اگر زمانہ اپنے ہاتھ سے پھولوں کا گلدستہ بھی پیش کرے تو تُو اسے گُلدستہ نہیں بلکہ کانٹوں کا بوجھ تصوّر کرنا۔

۷ روی نیارم سوی جہاں کہ بیارم
کاین بسوی من بتر زگرسنہ مارست

۸ ہر کہ بدانست خوی اُو زحکیمان
ہمرہِ این مارِ صعب رفت نہ یارست!

۹ رہبری از وی مدار چشم کہ دیو است
میوۂ خوش زو طمع مکن کہ چنارست

۱۰ ای شدہ غرّہ بہ مال و ملک و جوانی
ہیچ بدینہا تُرا نہ جای فخارست

۱۱ شہرہ درختی ست شعرِ من کہ خرد را
نکتہ و معنی بروشگوفہ و بار است

۱۲ تا سخنم مدح خاندانِ رسولؐ است
نابغہ طبعِ مرا متابع و یار ست

ترجمہ

۷۔ میں دنیا کی طرف کبھی رُخ نہیں کروں گا تاکہ امن وسکون پاؤں یہ (دنیا) تو میرے نزدیک بھوکے سانپ سے بھی زیادہ بُری ہے۔

۸۔ حکمائیں سے جس کو بھی اس دُنیا کی بدخوئی کا علم ہُوا اُسے اس ہیبت ناک سانپ کے ساتھ رفاقت راس نہیں آئی ہے۔

۹۔ جو شیطان ہے اس سے (راہِ حق پر) ہدایت پانے کی کبھی اُمید نہ رکھنا اور جو چنار کا درخت ہے، اس سے کبھی خوش ذائقہ پھل ملنے کی طمع نہ کرنا اسلیے کہ چنار کا درخت پھل دینے کی خصوصیت اور شیطان کی فطرت ہدایت دینے کی صفت سے بالذات عاری ہیں

۱۰۔ اے وہ شخص! جو مال و ملک اور جوانی پر مغرور ہے (یاد رکھنا کہ) ان متذکرہ چیزوں میں سے ایک بھی ایسی نہیں جو تیرے لیے باعثِ فخر ہو۔

۱۱۔ میرے شعر و سخن کی حیثیت ایک پھلنے ہوئے درخت کی ہے جس پر عقل و بصیرت کے نکتے اور حکمت و معنویت کے شگوفے اور پھل لدے ہُوئے ہیں۔

۱۲۔ جب تک میری شاعری خاندانِ نبوّت (آئمہ اہلبیت) کی مدح وثنا کی حامل ہے، تب تک میری نابغہ طبیعت میری مطیع اور میری دم ساز ہے۔

۱۳ طلعتِ مستنصر از خدای ، جہان را
ماہِ منیر است و ، این جہان شبِ تارست

۱۴ روحِ قدس را ز فخر روزی صد راہ
گردِ درو مجلسش مجال و مدار است

۱۵ رایتِ اُو روزِ جنگ شہرہ درختی ست
کِش ظفر و فتح برگہا و ثمارست

۱۶ مرکبِ اُورا چُو روی سوی عدو کرد
نُصرت و فتح از خدای عرش نثارست

۱۷ پیشِ عدو خوار ذُوالفقارِ خداوند
شخصِ عدو رُزِ دار و گیر خیارست

ترجمہ

۱۳۔ (حضرت امام) مستنصر باللہ (علیہ السلام) کا چہرہ انور خداوند عالمین کی طرف سے اِس دُنیا کے لیے جو اندھیری رات کی مثال ہے ، روشن چاند کا حکم رکھتا ہے۔

۱۴۔ ان (حضرت امام مستنصر باللہ علیہ السلام) کی مبارک دہلیز اور مقدس مجلس کے اِرد گرد موجود سینکڑوں راہوں پر روزانہ قدسی رُوح (طواف امام کے ارادے سے) فخر و مباہات کے ساتھ گھومتی پھرتی ہے۔

۱۵۔ جنگ کے دن ان (خلیفۂ فاطمی) کا پرچم ایک ایسے مانے ہوئے درخت کی مانند ہے جس پر فتح و ظفر کے پتے اور میوے لدے ہوئے ہیں۔

۱۶۔ میدانِ جنگ میں جب وہ (امام مستنصر باللہؑ) اپنی سواری کو دشمن کی جانب دوڑاتے ہیں تو خدائے عرش کی جانب سے ان پر فتح و نصرت کے موتی نچھاور ہوتے ہیں۔

۱۷۔ جنگ کے دن میرے مولا کی دشمن نِگلنے والی ذوالفقار کے سامنے دشمن کا وجود کھیرے کی مانند نرم و نازک ہوتا ہے یعنی جسطرح چُھری کھیرے کو آسانی سے کاٹتی ہے اسی طرح جنگ کے موقع پر امام کی شمشیر بھی دشمن کے وجود کو آسانی سے کاٹتی ہے گویا سخت سے سخت بہادر دشمن کا وجود بھی کھیرے کی طرح امام کی تلوار کے سامنے نرم و نازک ہے

کلام نمبر ۸

داعیانِ حق کا رُتبہ

۱ اہلِ تمیز و عقل ازین دامِ گاہِ صعب
غافل نہ اند اگرچہ بدین دامگہ درند

۲ آن عاقلان کہ اہلِ خرد را بہ باغِ دین
بارِ درختِ احمد مختارؐ و حیدرند

۳ آن عاقلان کہ زیرِ قدم روز عز و فخر
جز فرقِ مُشتری و سَرِ ماہ نسپرند!

۴ آن عاقلان کہ مر سَرِ دین را بہ علمِ خویش
بر تختگاہِ عقل و بصر تاج و افسرند

۵ بر موجِ بحرِ فتنہ و طوفانِ رُودِ جہل
بادِ خوشِ بزندہ و کشتی و لنگرند

۶ ای حجّتِ زمین خراسان بسی نہ ماند
تا اہلِ جہل روز و شب خویش بشمرند!

ترجمہ

۱۔ صاحبانِ عقل و شعور اس دشوار دام گاہ (جال بچھانے کی جگہ) یعنی دنیا کے اندر رہتے ہوئے بھی اس کے دامِ فریب سے غافل نہیں ہیں۔

۲۔ وہ اہلِ دانش (داعیانِ حق) جو دانشمندوں کے لیے دینِ حق کے چمن میں جناب احمد مختارؐ اور حیدرِ کرارؑ کے شجر (ہدایت) کے ثمر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۳۔ وہ اہلِ بصیرت (داعیانِ حق) فخر و عزت کے دن سیارہ مشتری اور چاند کے سر تک اپنے قدم تلے روندتے ہیں۔

۴۔ وہ اہلِ بصیرت (داعیانِ حق) اپنے علم کے ذریعے عقل و دانش کی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے دینِ حق کے سر پر سجنے والے تاج کا حکم رکھتے ہیں۔

۵۔ یہ (داعیانِ حق) جہالت کے دریا میں اُٹھنے والے طوفان اور فتنہ و فساد کے سمندر میں اُٹھنے والی امواج کے مقابلے میں بادِ موافق، کشتی اور لنگر کا حکم رکھتے ہیں۔

۶۔ اے سرزمینِ خراسان کے حجّت (ناصر خسرو!) اب زیادہ وقت نہیں رہا ہے کہ جاہل لوگ اپنی زندگی کے دنوں اور راتوں کو گِن لیں۔

کلام نمبر ۹

فضیلتِ انسانی کا معیار

۱ به چشمِ دل به بین بُستانِ یزدان را گُلشن گشته
به گوناگون درختانی که بنشاندست شان آدم

۲ گرفته بر یکی خنجر یکی مرهم یکی نشتر
یکی هپیون یکی عنبر یکی شکّر یکی علقم

۳ یکی را سر همی شاید ز فرّو فخر بر کیوان
یکی را سر نه شاید جز بزیرِ سنگ چون ارقم

۴ یکی را بیخ فضل و ، برگ علم و ، بار اُو رحمت
همه گفتارِ اُو حکمت ، همه کردار اُو محکم

۵ یکی را روی کفر و ، دست جور و ، پایِ اُو تهمت
همه کردار اُو فاسد ، همه گفتارِ اُو مُبهم

۶ یکی گوید شریفم من عرابی گوهر و نسبت
یکی گوید عجم را بادشاه مرجدِ من بُد جم

ترجمہ

۱۔ خدا کے چمن کو دل کی آنکھ سے دیکھ لے کہ جن مختلف قسم کے درختوں کو حضرت آدمؑ نے لگایا تھا وہ سب گابھن یعنی حمل سے ہو گئے ہیں ۔

۲۔ (چمنستانِ عالم کے ان درختوں (انسانوں) کی خصوصیات ہی مختلف ہیں مثلاً) ایک نے خنجر اُٹھایا ہے، ایک نے مرہم لیا ہے، ایک نے نشتر رکھا ہے ، ایک نے افیون رکھی ہے تو ایک نے عنبر لیا ہے، ایک نے قند و شکر لیا ہے تو ایک نے اندرائن لیا ہوا ہے ان مختلف انسانوں میں موجود قبیح و حسین عادتوں اور خصلتوں کی تشبیہ متذکرہ چیزوں سے دیدی گئی ہے ۔

۳۔ (ایک انسان تو وہ ہے جسکو) اپنی شان و شوکت اور فخر و مباہات کے باعث ساتویں آسمان پر سر اُٹھانا چاہیئے۔ اور ایک کو (اپنی مجہالتوں کی وجہ سے) کوڑیالے سانپ کی طرح سر کو پتھر کے نیچے چھپانا چاہیئے ۔

۴۔ ایک درخت یعنی انسان وہ ہے جس کے ریشے فضیلت ، پتے علم اور پھل رحمت سے عبارت ہے اس کا پورا کلام حکمت سے لبریز ہے اور اس کا سارا عمل استوار ہے ۔

۵۔ ایک (انسان) ایسا ہے کہ جس کا چہرہ کفر سے ، ہاتھ ظلم و جبر سے اور پاؤں تہمت سے بنے ہوئے ہیں ۔ اس کا سارا عمل فاسد ہے اور اس کی تمام باتیں مبہم ہیں ۔

۶۔ ایک (انسان) وہ ہے جو کہتا ہے کہ میں شریف ہوں اور عربی نسل و نسب کا ہوں اور ایک (انسان) کہتا ہے کہ میرا دادا جمشید عجم کا شہنشاہ تھا۔

۷ شرف در علم و فضل است ای پسر! عالم شود فاضل
تو علم آور نسب ماور چو بی علماں سوی بلعم

۸ نه چون موسیٰؑ بود ہر کس کہ عمرانش پدر باشد
نه چون عیسیٰؑ بود ہر کس کہ باشد مادرش مریم

۹ زراہِ شخص مانندہ ست نادان مرد با دانا
چنان کز دور جمعِ سُور مانندہ ست با ماتم

۱۰ بہ پیغمبر عرب یکسر مشرف گشت بر مردم
ز ترک و روم و روس و ہند و سند و گیلی و دیلم

۱۱ اگر فضلِ رسولؐ از رکن و زمزم جملہ بر خیزد
یکی سنگی بود رکن و یکی شوراب چہ زمزم

۱۲ اگر دانش بیلفنجی بفضلِ تو شرف باید
پدرت و مادر و فرزند و جد و خویش و خال و عم

ترجمہ

۷۔ اے میرے بیٹے! (در حقیقت) شرافت و فضیلت (کا راز) حصولِ علم و فضل ہی میں (پوشیدہ) ہے اسلیے تو عالم اور فاضل بن جا اپنی فضیلت و شرافت کو جتانے کیلیے علم پیش کر جاہل لوگوں کیطرح بلعم باعور (بنی اسرائیل کا ایک مستجاب الدعا بزرگ) سے ملنے والا نسب نہیں

۸۔ نہ ہر وہ شخص موسیٰؑ بن سکتا ہے جس کے باپ کا نام عمران ہو نہ ہر وہ شخص عیسیٰ (مسیح) بن سکتا ہے جس کی والدہ کا نام مریمؑ ہو۔

۹۔ شخصیت کے اعتبار سے نادان آدمی بھی دانا ہی کی طرح لگتا ہے۔ جیسا کہ دور سے خوشیوں کی تقریب ماتمی مجلس جیسی محسوس ہوتی ہے۔

۱۰۔ پیغمبر (اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) ہی کی وجہ سے عرب کو انسانی برادری کی تمام اقوام یعنی ترک، روم، روس، ہندوستان، سندھ، گیلان اور دیلم پر فضل و شرف حاصل ہے۔

۱۱۔ اگر رُکنِ کعبہ اور چاہِ زمزم سے رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل و شرف اُٹھ جائے تو رکن کعبہ ایک عام سا پتھر اور چاہِ زمزم ایک کھارے پانی کا کنواں رہ جائے گا۔

۱۲۔ اگر تو علم و دانش حاصل کرے گا تو تیرے علم و فضل سے تیرے ماں باپ، اولاد، دادا بلکہ تمام خویش و اقارب، خالو اور عمو جان تک کو فضیلت حاصل ہوگی۔

۱۳ ستم گاری واندر جانِ خود تخمِ ستم کاری
ولیکن جانت را فردا گزاید تخمِ بارِ سم

۱۴ ترا غم کم نہ یاید تا بہ دین دُنیا ہمی جوئی
چو دنیارا بدین دادی ہمان ساعت شود کم غم

۱۵ ترا دیوی ست اندر طبع، رُستم خو، ستم پیشہ
بہ بندِ طاعتش گردن بہ بندی رَستی از رستم

ترجمہ

۱۳۔ تو ظالم ہے اور اپنی روح کے اندر ظلم وستم کی تخم ریزی کرتا ہے لیکن (یاد رکھنا کہ) کل تیری رُوح کو ظلم کا زہر آلود پھل ہی مسموم کردے گا۔

۱۴۔ دین کے ذریعے دنیا طلبی سے تیرے غم میں کمی نہیں آئے گی، جب دنیا کو دین کے ہاتھوں فروخت کرے گا تب اس وقت تیرا غم کم ہوگا۔

۱۵۔ تیری فطرت کے اندر ایک ایسا دیو (شیطان) موجود ہے جو رستم صفت بھی ہے ظالم بھی ہے جسکی گردن کو اطاعتِ الٰہی ہی کے پھندے سے باندھنا (ایسا اگر کیا تو سمجھ لینا کہ) رستمِ نفس سے تجھے نجات مِل ہی گئی۔

کلام نمبر ۱۰

محاسنِ انسانیہ کے حصُول کی ترغیب

۱ درین مقام اگر می مقام باید کرد
بکارِ خویش نکوتر قیام باید کرد

۲ بہ ہر چہ خوشترت آید زنامہا ، تن را
بہ فعلِ خویش بدان نام ، نام باید کرد

۳ زخوی نیک و خرد در رہِ مروّت و فضل
مراسپِ تن رازین و لگام باید کرد

۴ بدین لگام و بدین زینت نفسِ بدخورا
دریں مقام ہمی نرم و رام باید کرد

۵ اگر دلت بشکستہ ست سنگِ معصیتش
دل شکستہ بہ طاعت لحام باید کرد

۶ اگر سلامت خواہی ز جہل بردرِ عقل
سلام باید کرد و مقام باید کرد

ترجمہ

۱۔ اگر اس دنیا میں بلند مرتبہ اور اعلیٰ مقام چاہیئے تو پھر تجھے اپنے عمل پر اچھی طرح مستحکم اور مضبوط رہنا چاہیئے۔

۲۔ ناموں (صفات) میں سے جو نام یعنی صفت تجھے پسند آئے اُسی نام یعنی صفت کے موافق اپنے پسندیدہ اعمال کے ذریعے اپنی شخصیّت کو نامور بنانا چاہیئے۔

۳۔ فضل و مروّت کے راستے میں خوش خوئی اور عقل و دانش کی ہی اپنے جسم کی سواری کے لیے زین اور لگام بنانی چاہیئے۔

۴۔ اپنے بد عادت نفس کو اُسی زین اور اسی لگام کے ذریعے یہاں پر نرم اور رام بنانا چاہیئے۔

۵۔ اگر خدا کی نافرمانی کے پتھر نے تیرے (شیشۂ) دل کو توڑا ہے تو پھر تجھے اس ٹوٹے ہوئے (شیشۂ) دل کو خدا کی اطاعت ہی سے جوڑنا چاہیئے۔

۶۔ اگر تو جہالت (کے شر) سے سلامتی چاہتا ہے تو پھر تجھے عقل شریف کے در پر حاضر ہو کر سلام کرنا چاہیئے اور عقل ہی کی دہلیز پر اپنا بسیرا بنانا چاہیئے۔

۷ دگر کریم شود آرزوت نام و لقب
کریم وار فعالِ کرام باید کرد

۸ جفا و جور و حسد را بطمع در دلِ خویش
نفور و زشت و بد و سرد و خام باید کرد

۹ بہ فعل نیک و بہ گفتار خوب ، پشتِ عدو
چو عاقلانِ جہان زیرِ بام باید کرد

۱۰ بہ باغِ دینِ حق اندر زبہر بارِ خرد
زبانت را بہ بیان چون ، غمام باید کرد

۱۱ سفیہ را بہ سفاہت جواب باز مدہ !
زبی وفا بہ وفا انتقام باید کرد

۱۲ وگر زمانہ بہ گرگی دہد عنانش را !
بروز بہر سلامت ، سلام باید کرد

ترجمہ

۷۔ اور اگر تجھے اپنا نام اور لقب دونوں کریم ہونے کی خواہش ہے تو پھر تجھے کریم (نام اور لقب) کی طرح کریمانہ کردار بھی ادا کرنا چاہیئے۔

۸۔ تجھے اپنے دل کے اندر حسد اور جور و جفا (جیسی بُری عادات) کو قابلِ نفرت، قبیح اور سرد و خام سمجھ کر مٹانا چاہیئے۔

۹۔ دنیا بھر کے دانشمندوں کی طرح خوش گفتاری اور نیک کرداری کے ذریعے تجھے اپنے دشمن پر قابو پانا چاہیئے۔

۱۰۔ دینِ حق کے باغ میں عقل و بصیرت کا پھل پیدا کرنے کے لیے تجھے اپنی زبان کو بیان کے ذریعے (بارش برسانے والے) بادل بنانا چاہیئے۔

۱۱۔ بیوقوف کو کبھی بیوقوفی سے جواب نہیں دینا چاہیئے اور بے وفا سے بے وفائی کا انتقام وفاداری کی صورت ہی میں لینا چاہیئے۔

۱۲۔ اگر زمانہ کبھی حکومت اور اختیار کا لگام کسی گرگ صفت شخص یعنی ظالم و جابر آدمی کے ہاتھ تھما دیتا ہے تو تجھے اپنی سلامتی کی خاطر اُسے بھی سلام کرنا چاہیئے یعنی خیر سگالی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

۱۳ به حربِ اهلِ ضلالت ز بهرِ کُشتنِ جهل
سخنت را چو برنده حسام باید کرد

۱۴ کمانت خاطر و حجّت سپرت باید ساخت
ز نکته هائے نوادرِ سهام باید کرد

۱۵ به زادِ این سفرت سخت کوش باید بُود
که این همی سوی دارالسّلام باید کرد

۱۶ بجوی امامِ همامی ز اهلبیتِ رسولؐ
که خویشتنت چنومی همام باید کرد

۱۷ تُرا اگر نه بُود ناصحی امام امروز
بسی که فردا «ای وای مام» باید کرد!

ترجمہ

۱۳۔ گمراہ لوگوں کے ساتھ علمی معرکے میں جہالت کو قتل کرنے کے لیے تجھے اپنے کلام کو کاٹنے والی تلوار بنا دینا چاہیئے۔

۱۴۔ (مخالفوں کے ساتھ ہونے والی فکری نبرد آزمائی میں) تجھے اپنے دل کو کمان، دلائل کو ڈھال اور اچھوتے علمی نکتوں کو تیر بنانا چاہیئے۔

۱۵۔ تجھے دنیا سے آخرت کی طرف اختیار کیے جانے والے (اس طویل) سفر میں زادِ راہ کے لیے سخت کوشاں رہنا چاہیئے اور اپنے اس سفر کی منزل مقصود دارالسلام ہی کو بنانا چاہیئے۔

۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیتؑ میں سے تو اپنے لیے ایک عالی مرتبہ امام زمانہ ڈھونڈلے جس کے ذریعے تجھے خود کو بھی ان کی طرح عالی مرتبہ بنا دینا چاہیئے۔

۱۷۔ اگر آج تیرے لیے کوئی امام ناصح موجود نہیں تو پھر تجھے کل (قیامت کے دن) "افسوس میری ماں مجھے جنم نہ دیتی" کا نعرہ لگا دینا چاہیئے۔

کلام نمبر ۱۱

دین ہی خیر کا سرچشمہ ہے

۱ مرچرخ راضرر نیست ، وزگردشش خبر نیست
عالم یکی درختی ست ، کشِ جز بشر ثمر نیست

۲ حصن قوی ست کورا ، دیوار ہست و در نیست
بازی ست کشِ تذرواں ، جز جنس جانور نیست

۳ چون گربہ جز کہ فرزند ، چیزی دگرش خور نیست
آن راست نیک بختی ، کورا چنیں پدر نیست

۴ جز صبر تیرِ اُورا ، اندر جہاں سپر نیست!
مرغی ست صبر کورا ، جز خیر بال و پر نیست

۵ وز خلق لشکرش جز بی دین و بدگہر نیست
اوباش و خیلِ اُورا ، بر اہلِ دین ظفر نیست

۶ بی دین خراست بیشک ورچہ بہ چہرہ خر نیست
بی دین درختِ مردم ، بیداست بارور نیست

ترجمہ

۱۔ آسمان کو کوئی نقصان نہیں ہے اور نہ ہی اس کی گردش کی خبر ہے ، دُنیا کی مثال ایک درخت کی ہے جس کا ثمر صرف انسان ہی ہے۔

۲۔ دُنیا ایک مضبُوط قلعے سے عبارت ہے جس کی دیوار تو ہے دروازہ نہیں وہ ایک ایسا باز (پرندہ) ہے جس کا ہم جنس صرف چکور (جیسا خوبصورت پرندہ) ہے۔

۳۔ یہ دنیا بلّی کی طرح اپنے ہی بچے کھانے والی ہے ، نیک بختی اس شخص کو حاصل ہے جس کا ایسا کوئی باپ نہیں ۔

۴۔ دنیا کے چلائے ہُوئے تیروں کو روکنے کے لیے صبر سے بہتر کوئی ڈھال نہیں اور صبر اپنی جگہ ایک ایسے نیک شگون پرندے کی مانند ہے جس کے بال و پر خیر و برکت سے بنے ہوئے ہیں۔

۵۔ لشکرِ دنیا میں ایسے لوگ شامل ہیں جو بے دین اور بد اصول ہیں ، دُنیا کے ایسے اُوباش لشکر کو اہلِ دین (و ایمان) پر کبھی فتح و ظفر حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔

۶۔ بے دین انسان اگرچہ صورت کے اعتبار سے گدھا نہیں مگر سیرت و عادت کے لحاظ سے یقیناً گدھا ہے ، بے دین انسان (کی زندگی) کا درخت میوہ دار نہیں بید کی طرح بے ثمر ہے۔

۷ داند خرد کہ مردم ، این صوَتِ بشر نیست
بل جز کہ داد و دانش برشخصِ مرد سر نیست

۸ گرگ است نیست مردم ، آن کس کہ دادگر نیست
برتر ز داد و دانش ، اندر جہان اثر نیست

۹ بہتر ز بارِ حکمت بر شاخِ نفس بَر نیست
خوش تر ز قولِ دانا ، ذی عاقلان شکر نیست

۱۰ ہر چند ہست بد مار ، از مردِ بد بتر نیست!
با فعلِ بد منافق ، جز مارِ کور و کر نیست

۱۱ بہتر ز دین بہی نیست ، بتّر ز کفر شر نیست
دانش گزین کہ دانش ، آبی ست کش کدر نیست

۱۲ بر حجّتِ خراسان ، جز پند مشتہر نیست
زین شعرِ من مرورا ، جز پند و زیب و فر نیست

ترجمہ

۷۔ عقل سمجھتی ہے کہ انسان سے مُراد اس کی انسانی صورت نہیں بلکہ عدل و دانش ہی اس کی انسانی شخصیّت کے لیے سر کی حیثیت رکھتا ہے۔

۸۔ جو شخص عادل و منصف نہیں وہ تو انسان نہیں بھیڑیا ہے، دُنیا میں عدل و دانش سے بڑھ کر کوئی باقی رہنے والا اثر نہیں ہے۔

۹۔ نفسِ انسانی کی شاخ پر میوۂ حکمت سے بہتر کوئی ثمر نہیں اور عُقلا کے نزدیک قولِ دانا سے بڑھ کر کوئی بہتر (قند و) شکر نہیں ہے۔

۱۰۔ ہر چند کہ سانپ بُرا ہے لیکن وہ بدکردار اور بدسیرت انسان سے زیادہ بُرا نہیں، منافق انسان اپنی بداعمالیوں کے لحاظ سے اندھے اور بہرے سانپ کے سوا اور کُچھ نہیں ہے۔

۱۱۔ دین سے بڑھ کر کوئی خیر نہیں اور کفر سے زیادہ کوئی شر نہیں، تو اپنے لیے عقل و دانش ہی کو پسند کیا کر کیونکہ عقل وہ چشمۂ صافی ہے جس کا پانی کبھی گدلا نہیں ہوتا۔

۱۲۔ حجتِ خراساں (ناصر خسروؒ) پر عائد مذہبی ذمہ داریوں میں صرف پند و نصائح کی تشہیر ہے، یہی وجہ ہے کہ میرے کلام میں بے لاگ نصیحتوں اور معنوی زیب و زینت کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا ہے یعنی آپکا دینی منصب اس بات کا متقاضی ہے کہ آپ رُوح انسانی کی اخلاقی تربیت کیلیے پُر مغز نصیحتوں کا ثمر فراہم کریں جو آپکی تعلیمات کی صورت میں مہیا ہے۔

کلام نمبر ۱۲

حقیقی مسرّتوں کا راز حصولِ علم و حکمت میں پوشیدہ ہے

۱ چون خوری اندوہِ گیتی کو فرو خواہدت خورد ؟
چون کنی برخیرہ اورا کز تو بگریزد طلب

۲ تو زشادی خند خند و نیستی آگاہ ازاں
او ہمی بر تو بخندد روز و شب در زیرِ لب

۳ چون طمع داری سلب بیہودہ زان خون خوارہ دُزد
کو ہمی کوشد ہمیشہ کز تو بِرُباید سلب!

۴ ای طلب گارِ طربہا، مرطرب را غمروار!
چند جوئی درسرای رنج و تیمار و تعب

۵ شاد کی باشد درین زندانِ تاری ہوشمند
یاد چون آید سُرود آن را کہ تن داردش تب

۶ کی شود زندانِ تاری مرترا بستانِ خوش
گرچہ زندان را بدستانہا کُنی بستان لقب

ترجمہ

۱۔ تو اس قدر دنیا کا غمخوار کیوں بنا ہوا ہے ؟ جب کہ وہ تجھے نگل لینے کے درپئے ہے۔ جب وہ تجھ سے گریزاں ہے تو تو کیوں کر اس قدر بے ہودگی سے اُس کا مطلب گار بنا ہُوا ہے ؟

۲۔ تو تو خوشیوں سے ہنس ہنس کر ہلکان ہو جاتا ہے اور اس بات سے باخبر ہی نہیں کہ وہ (دنیا) تیری حماقت پر دن رات زیرِ لب ہنستی رہتی ہے۔

۳۔ تو اس خونخوار چور (دنیا) سے لباس ملنے کی فضول طمع کیوں رکھے ہوئے ہے، جبکہ وہ ہر وقت (تیرے اپنے بدن پر موجود) لباس چھیننے کی کوشش میں رہتی ہے۔

۴۔ اے خوشیوں کے طالب! تو نادان اور احمق کی طرح اس غم خانہ اور آفت آباد عالم سے کب تک خوشیوں کا متلاشی رہے گا۔

۵۔ مردِ دانا اس تاریک زندان (دنیا) میں مسرور کب ہو سکتا ہے جس آدمی کا بدن بخار سے لرز رہا ہو اُسے گانا کیسے یاد آ سکتا ہے۔

۶۔ تیرے لیے تاریک زندان (دنیا) مسرتوں کا چمن کب بن سکتا ہے اگرچہ تو حکایتوں میں زندان کو بستان کا لقب دینے کی کوشش بھی کرے۔

۷ علم و حکمت را طلب کن گر طرب جوئی ہمی
تا بہ شاخِ علم و حکمت پُرطرب یابی رطب

۸ آنکہ گوید ہای ہوی و پای کو بد ہر زمان
آں بحق دیوانگی باشد مخوان آن را طرب

۹ مایہ و تخمِ ہمہ خیرات یکسر راستی ست
راستی قیمت پدید آرد خشب را بر خشب

۱۰ مردم از گاوٓ ای پسر! پیدا بہ علم و طاعت است
مردمِ بی علم و طاعت گاوٓ باشد بی ذنب

۱۱ طاعت و احسان و علم و راستی را بر گُزیں
گوش چون داری بہ گفتِ بو قماش و بو قنب

۱۲ از پسِ پیغمبر و حیدر بدیں در رہ مدہ!
یک رمہ بیگانگان را تا نہ فزاید عطب

ترجمہ

۷۔ اگر تو حقیقی مسرتوں کا طلبگار ہے تو پھر علم و حکمت کا متلاشی رہ تاکہ تجھے علم و حکمت کے درخت کی شاخ سے روحانی مسرتوں سے بھرپور میوۂ تر مل سکے۔

۸۔ جو شخص بازارِ عالم میں ہاؤہو کرتا ہے اور ہر وقت کودتا اچھلتا رہتا ہے وہ درحقیقت مسرت نہیں جنونیت ہے تو اُسے خوشی پر محمول نہ کیا کر۔

۹۔ سچائی ہی تمام خیرات و حسنات کی اصل اور تخم کی حیثیت رکھتی ہے اور سیدھا پن ہی تو ہے جو لکڑی پر لکڑی کی قیمت کو جتاتا ہے۔

۱۰۔ اے میرے بیٹے! علم (دین) اور اطاعت ہی کی وجہ سے انسان گائے سے ممتاز ہے اور وہ انسان جو علم و اطاعت کے بغیر ہو وہ (انسان نہیں) بغیر دُم کے گائے ہے۔

۱۱۔ اطاعت، احسان، علم اور سچائی کو اپنے لیے منتخب کرلے (اور) دنیا پرست، نادان اور بدسیرت قسم کے لوگوں کے اقوال پر کان کیوں دھرے ہوئے ہے۔

۱۲۔ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور حیدرِ کرار (علیہ السلام) کے بعد دینِ حق کے اندر بیگانہ لوگوں کے ہجوم کو تصرف کرنے کی اجازت نہ دینا کہیں تیری آفتوں اور ہلاکتوں میں اضافہ نہ ہو جائے۔

۱۳ پند گیر از شعرِ حجّت و ز پسِ ایشان مرو
تا نمانی عمرهای بی کران اندر کرب

ترجمہ

۱۳۔ حجّت (خراسان) کے ناصحانہ شعر سے نصیحت حاصل کرنا اور ان (بر خود غلط رہنماؤں) کی پیروی نہ کرنا ان کی اقتدا سے کہیں تجھے دائمی کرب و عذاب سے دوچار ہونا نہ پڑے۔

کلام نمبر ۱۳

علم و ادب ۔ زیورِ آدمیّت ہے

۱ ای روا کرده فریبنده جهاں بر تو فریب
مرتُرا خوانده و خود روی نهاده به نشیب

۲ این جهاں را بجز از بازی و خوابی مشمر!
گر مقرّی به خدای و به رسول و به کتیب

۳ بر دل از زهد یکی نادره تعویذ نویس
تا نیایدش ازیں دیوِ فریبنده نهیب

۴ بهرهٔ خویشتن از عمر فراموش مکن
رهگزارت بحساب است نگه دار حسیب

۵ دامن و جیب مکن جهد که زربفت کُنی
جهد آن کُن که مگر پاک کُنی دامن و جیب

۶ کَی شود عزّ و شرف برسَرِ تو افسر و تاج
تا تو مر علم و خرد را نه کُنی زین و رکیب

ترجمہ

۱۔ اے وہ شخص! چال باز دنیا نے تیرے ساتھ چال چلنے کو جائز قرار دیا ہے تجھے تو اپنے پاس بلایا ہے مگر وہ خود رو بہ نشیب ہو چکی ہے۔

۲۔ اگر خدا، اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر تیرا ایمان ہے تو اس دنیا کو ایک خواب یا کھیل تماشا سے زیادہ کچھ نہ سمجھنا۔

۳۔ تو اپنے دل پر زہد و تقویٰ کا ایک اچھوتا تعویذ لکھ لے۔ تاکہ اس مکّار اور عیّار شیطان (کی شرارتوں) سے تیرے دل کو کوئی خوف یا ڈر لاحق نہ ہو۔

۴۔ گزر جانے والی عمر سے ملنے والے اپنے حصّے کو بھول نہ جانا تجھے (صاحب) حساب کی طرف جانا ہے اس لیے (اپنے اعمال کا) حساب محفوظ رکھنا۔

۵۔ اپنے دامن اور جیب کو زربفت (سونے چاندی کے تاروں اور ریشم سے بُنے ہوئے کپڑے سے) بنانے کی کوشش نہ کرنا بلکہ کوشش یہ کرنا کہ تیرا دامن اور جیب دونوں پاک (بے داغ) ہوں۔

۶۔ جب تک تو علم و دانش کو اپنی سواری کی زین اور رکاب نہیں بنائے گا تب تک سر پہ تاج رکھنے سے تجھے عزّت و شرافت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

۷ خجلت از عیب تن خویش و غم جہل کشد
کودکی کو نہ کشد مالشِ اُستاد و ادیب

۸ پند بپذیرو چو کُرّہ رمکی سخت مرم
جاہل از پند حکیمان رمد و کُرّہ ز شیب

۹ سخن آموز کہ تا پند نگیری ز سخن
پند را باز نہ دانی ز لباسات و فریب

۱۰ نہ غلیواج تُرا صیدِ تذرو آرد و کبک
نہ سپیدار تُرا بارِ بہی آرد و سیب!

۱۱ سر بتاب از حسد و گفتۂ پُر مکر و دروغ
چوبِ بی مغز مخر، جامۂ پُر کیس و وریب

۱۲ ای برادر، سُخنِ نادان خاریست دُرشت
دور باش از سُخنِ بیہدہ ش، آسیب آسیب

ترجمہ

۷۔ جو بچہ اپنے استاد اور ادیب کی طرف سے مشقت نہیں اُٹھاتا ہے وہ اپنی جہالت کا غم اور اپنے جسم کے عیب و نقص کی شرمندگی اُٹھائے رہتا ہے۔

۸۔ نصیحت قبول کرنا اور گھوڑے کے بچے کی طرح زیادہ کودنا اچھلنا نہیں (یہ درست ہے) کہ جاہل آدمی حکیموں کی نصیحت سے گریز کرتا ہے اور گھوڑے کا بچہ۔ اُترائی سے بدکتا ہے۔

۹۔ بات کرنے کا سلیقہ جانیے جب تک تو گفتگو سے نصیحت حاصل نہیں کرتا تب تک تجھے نصیحت اور مکر و فریب میں فرق و امتیاز محسوس نہیں ہوتا۔

۱۰۔ نہ کبھی چیل تیرے لیے چکور کا شکار لانے والی ہے اور نہ ہی سفیدے کا درخت تیرے لیے بیر اور سیب کا پھل لانے والا ہے (دونوں کی فطرت اس خصوصیت سے عاری ہے۔

۱۱۔ حسد، جھوٹ اور فریب آمیز باتوں سے منہ پھیر لے۔ بے مغز (گن زدہ) لکڑی کو خریدنا نہیں اور نہ ہی مکر و فریب کا لباس پہننا۔

۱۲۔ اے میرے بھائی! نادان کی باتیں کانٹوں کی طرح چبھنے والی ہوتی ہیں تو ان بے ہودہ باتوں سے بہت دُور رہنا ان میں آسیب ہی آسیب ہے۔

کلام نمبر ۱۴

جہالت و نادانی کی مذمّت اور خوش اخلاقی کی اہمیّت

۱ هر که جانِ خویش را از خواب جهل آوا کُند
خویشتن را گرچه دون ست ای پسر! والا کُند

۲ هر کسی کشِ خارِ نادانی به دل درخست نیش
گر بکوشد زود خارِ خویش را خرما کُند

۳ علم چون گرماست نادانی چو سرما از قیاس
هر که از سرما گریزد قصد زی گرما کُند!

۴ خونِ رسوائی ست نادانی، برون بایدش کرد
از رگِ دل پیش از انک اُو مرا ترا رسوا کُند

۵ جز بدی نَارد درختِ جهل چیزی برگ و بار
برکنش زود از دلت زاں پیش کو بالا کُند

۶ هر که بچّه ای مارِ بدرا روز روزان خور دهد
زود بر جانِ عزیزِ خویش اژدرها کُند

ترجمہ

۱۔ جوشخص اپنی سوئی ہوئی رُوح کو جگا دیتا ہے وہ بظاہر اگرچہ پست رتبہ کیوں نہ ہو پھر بھی اے میرے بیٹے! وہ بہت جلد اپنے آپ کو بلند مرتبہ بنا دیتا ہے۔

۲۔ جس کسی کے دل کو بھی نادانی کا زہریلا کانٹا چبھ کر مجرُوح کردے، اگر وہ شخص کوشش کرے تو جلد ہی وہ نادانی کے کانٹے کو خرما کی صورت دے سکتا ہے۔

۳۔ ازرُوئے قیاس علم کی مثال گرمی کی ہے تو جہالت کی مثال سردی کی ہے (پس) جو شخص سردی سے گریزاں ہو وہ تو گرمی کی جانب رُخ کر لیتا ہے۔

۴۔ نادانی تو ندامت کے فاسد خون کے مانند ہے جس کو اپنی رگِ دل سے خارج کر دینا چاہیئے قبل اس کے کہ وہ تجھے رسوا کر دے۔

۵۔ جہالت کا درخت صرف بدی ہی کے پتوں اور پھل کا حامل ہوتا ہے جہالت کے اس درخت کو اپنے دل (کی زمین) سے جلد ہی اکھیڑ دینا پیشتر اس سے کہ وہ تناور ہو جائے۔

۶۔ جو شخص بُرے سانپ کے پلے کو روزانہ نوالہ فراہم کرتا ہے وہ اپنے ہاتھوں اس کو جانِ عزیز کے لیے ایک اژدہا بنا دیتا ہے۔

۷ ہر کہ جانِ بدکنش را سیرتِ نیکی دہد
زشت را نیکو کُند بل دیو را حورا کُند!

۸ نامِ نیکو راگجستر شو بہ فعل خویش نیک
تات گوید "ای نکو فعل" آنکت اُد آوا کُند

۹ مایۂ ہر نیکی و اصل نکوئی راستی ست
راستی ہر جا کہ باشد نیکوی پیدا کُند

۱۰ جانت را باتن بہ پروردن قرین راست دار
نیست عادل ہر کہ رغبت زی تنِ تنہا کُند

۱۱ علم نانِ جان تُوست و نان ترا علم تن ست
علم مرجان را چُو تن را جان ہمی دروا کُند

ترجمہ

۷۔ جو شخص اپنی بدعادت روح کو نیک سیرت بنا دیتا ہے وہ گویا قبیح کو حسین بلکہ دیو کو حور بنا دیتا ہے۔

۸۔ اعمال صالح کے ذریعے نیک نامی کا پرچار کیا کر تاکہ تیرا مالک حقیقی تجھے "صالح" کے خطاب سے پکارے۔

۹۔ سچائی ہر نیکی اور نیک نامی کی اصل و اساس ہے، سچائی جہاں کہیں بھی ہو وہ نیک نامی ہی کو پیدا کر دیتی ہے۔

۱۰۔ پرورش و پرداخت کے عمل میں رُوح کو بھی جسم کی طرح سچائی کے قریب رکھ، وہ شخص ہرگز منصف نہیں جو صرف اکیلے جسم کی پرورش و پرداخت پر توجہ دے۔

۱۱۔ علم تیری رُوح کی غذا ہے اور غذا تیرے جسم کے لیے علم کے درجے میں ہے علم رُوح کے لیے یوں دروازہ کھولتا ہے جیسے رُوح کے لیے دروازہ کھولتا ہے۔

کلام نمبر ١٥

جزائے عمل کا ربّانی دستور

١ چناک آمدی رفت باید ہمی
بتقدیر ایزد تعالیٰ و جل

٢ تہی رفت خواہی چنانک آمدی
بماند ہمی مال و ملک و ثقل

٣ مرو مفلس آنجا کہ معلومِ تست
کہ مر مفلسان را نہ باشد محل

٤ تو بی توشہ خواہی ہمی بر شدن
ازیں تیرہ مرکز بہ چرخِ زحل

٥ بیشنری کہ امروز بدہی زدل
دِرَمیت بدہند فردا بدل

٦ ولیکن کسی کو نہ داد ست دوغ
چرا دارد اُمیدِ شیر و عسل

ترجمہ

١۔ خداوندِ عالم کی تقدیر سے جیسا تو (عالمِ بطن سے، عالمِ امکان میں) آیا ہے ویسا ہی (ایک دن) تجھے (اس جہانِ خاکی سے عالمِ نور کی طرف) جانا چاہیئے۔

٢۔ جیسے (ماں کے پیٹ سے خالی ہاتھ) پیدا ہُوا تھا ویسے ہی خالی ہاتھ تجھے (دنیا کے پیٹ میں) واپس جانا ہوگا۔ اور (زندگی بھر کا) کمایا ہوا مال ومنال اور بار وانبار سب یہیں پڑا رہے گا۔

٣۔ (اس دنیا سے) اُس دنیا کو مفلسی کے ساتھ کبھی نہ جانا تجھے معلوم ہے کہ مفلسوں کے لیے وہاں کوئی ٹھکانا ہی نہ ہوگا۔

٤۔ تو بغیر زادِ راہ کے اس تاریک زمین سے ساتویں آسمان پر اُٹھنا چاہتا ہے (جو ھرگز ممکن نہیں)۔

٥۔ ایک کھوٹے سکے کو بھی اگر آج (خلوص) دل سے کسی (مستحق) کے ہاتھ پر رکھتا ہے تو (یاد رکھنا کہ) کل اس کے عوض تجھے ایک درہم دیا جائیگا یعنی خداوندِ عالمین کی طرف سے جزائے عمل کو دس گنا بڑھا کر دیا جائے گا۔

٦۔ لیکن جو آدمی (اس دنیا میں) کسی (مستحق) کو ایک پیالہ لسّی دینے کا روادار نہیں رہا ہے تو پھر وہ (بہشت میں) دودھ اور شہد ملنے کی آس کیسے لگائے بیٹھا ہے؟

۷ خدایت یکی را به ده وعده کرد
بده گر نه داری بدل درد غل

۸ جهاں جای الفنج غلّه تو است
چه بیکار باشی دریں مستغل

۹ بپرهیز ازین سائبان فلک
بسی داند ایں سایه مکر و حیل

۱۰ بدست زمانه کند آسمان
همی ساخته قصر ها را طلل!

ترجمہ

۷۔ "خدا نے تیرے ساتھ ایک عمل (خیر) کا دس گنا بدلہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے حسبِ وعدہ خدا کو عمل (خیر) کا ایک حصہ دیا کر اگر تیرے دل میں دغلا پن نہیں اشارہ ہے آیۂ قرآنی "فمن جآءَ بالحسنۃ فلہٗ عشرُ امثالہا. ۶/۱۶۰ یعنی اور جو کوئی ایک نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس کا دس گنا ہے:

۸۔ دنیا تیرے لیے غلّہ حاصل کرنے (حسنات کمانے) کی جگہ ہے تو اس غلّہ دینے والی زمین میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے کیوں بیکار بیٹھا ہُوا ہے۔ اشارہ ہے حدیث رسولؐ "الدُّنیا مزرعۃُ الآخرۃ" یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ پس کھیت سے فصلات حاصل کرنے کے لیے سعی و کاوش کی ضرورت ہوتی ہے۔

۹۔ آسمان کے اس سائبان (چھتری) سے پرہیز کیا کر یہ سائبان یعنی چھتری (اپنے نیچے رہنے والوں کے ساتھ) چال چلنا خوب جانتی ہے۔

۱۰۔ آسمان زمانہ ہی کے ہاتھوں بہت سے بنے بنائے محلّات کو ملبوں کی صورت میں بدل دیتا ہے۔

کلام نمبر ۱۶

تصوّرِ جزا و سزا

۱ زمین کو مایۂ تنہا ست دانا راہمی گوید
که اصلی ہست جانہارا که سوی او شود جانہا

۲ به تاریکی دہد مژده همیشه روشنائی ماں
که از دشوارہا ہرگز نه باشد خالی آسانہا

۳ به مال و قوّتِ دنیا مشو غرّه چو دانستی
که روزی آہوان بودند آن پر آرد انبانہا

۴ دگر دشواریؔ بینی مشو نومید از آسانی
که از سرگین ہمی روید چنیں خوشبوی ریحانہا

۵ زعمرِ این جہانی ہر که حقِ خویش بستاند
برون باید شدنش از زیرِ ایں پیروزه ایوانہا

۶ چو زین منزل گہِ کم بیشہا بیرون شود زان پس
نه یا بدراہ سوی او زیانہا و نقصانہا

ترجمہ

۱۔ زمین وہ واحد سرمایہ ہے جو دانا شخص سے مخاطب ہو کر (زبان حال سے) کہتی ہے کہ ارواحِ انسانیہ کی بھی ایک مرجع ہے، جس کی جانب ارواح کی بازگشت ہوتی ہے۔

۲۔ ہماری روشنی تاریکی کو ہمیشہ یہی مژدہ سناتی ہے کہ کوئی بھی آسانی دشواریوں سے خالی نہیں (یہ شعر اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کی تفسیر ہے)

۳۔ تو دنیا کے مال و دولت اور طاقت و قوّت پر مغرور نہ ہو چونکہ تجھے معلوم ہے کہ آٹے سے بھرے ہوئے چمڑے کے وہ تھیلے ایک دن چلتے پھرتے آہو تھے۔

۴۔ اور اگر تجھے کوئی مشکل نظر آئے تو حصول آسانی سے مایوس نہ ہو جانا چونکہ خوشبودار ناز بو تو گوبر ہی سے اُگتا ہے۔

۵۔ جو بھی شخص اس جہان (فانی) کی عمر سے اپنا حق لے جاتا ہے اُسے ایک نہ ایک دن اِن نیگوں نکلسوں یعنی اجرامِ فلکی سے باہر نکل جانا چاہیئے۔

۶۔ جب اس افراط و تفریط کی منزل (دنیا) سے انسان باہر نکلتا ہے تو اسکے بعد کمی و بیشی کو اسکی جانب راستہ مِل ہی نہیں جاتا ہے یعنی کمی بیشی تو اس دنیا کی خاصیت ہے جبکہ عالم روحانیت کمی بیشی کی خصوصیت سے مبرا ہے۔

۷ دریں الفنج گہ جویند زادِ خویش بیداران
که هم زادست برخوانها وهم مال است درکانها

۸ بماند تشنه و درویش و بیمار آنکه نلفنجد
درین ایّام الفغدن شراب و مال و درمانها!

۹ کرانایِد گران امروز رفتن در رهِ طاعت
گران آید مرآن کس را به روزِ حشر میزانها!

۱۰ به نعمتها رسند آنها که ورزیدند نیکی ها
به شدّت‌ها رسند آنها که بشکستند پیمانها

۱۱ خداوندِ جهاں باتش بسوزد بدفعالان را
بریں قائم شده ست اندر جهاں بسار بُرهانها

۱۲ ازیراه ما خداوندِ درختانیم و سوئ ما
سزای سوختن گشتند بدگو هرمغیلانها

ترجمہ

۷۔ دانا لوگ اسی جائے اندوختن (دنیا) سے اپنے لیے سفرِ آخرت کا توشہ ڈھونڈھتے ہیں، اس دنیا کے دسترخوان پر توشۂ آخرت چنا ہوا ہے اور اسی دنیا کی کان سے متاعِ آخرت ملتا ہے۔

۸۔ وہ آدمی تشنہ کام، مفلس اور بیمار رہ جاتا ہے جو کمانے کے دنوں میں یعنی دنیاوی زندگی سے اخروی زندگی کے لیے مال و شراب اور سامانِ علاج و معالجہ کی ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا ہے۔

۹۔ آج جس شخص کو اطاعتِ الٰہی کے راستے پر چلنا گراں نہیں گزرتا ہے کل حشر کے دن ایسے شخص ہی کا میزانِ عمل بھاری رہے گا۔

۱۰۔ ربّانی نعمتوں تک رسائی ان لوگوں کی ہو گی جنہوں نے طاعتِ الٰہی کی جادہ پیمائی کی ہے اور وہ لوگ ابدی شدائد و آلام سے دوچار ہوں گے جنہوں نے اطاعت کی عہد شکنی کی ہو۔

۱۱۔ خداوندِ عالم بدکرداروں کو (جہنّم کی) آگ میں جلا دیگا (مکافاتِ عمل کے) اِس قانون کی حقانیت پر دنیا میں بے شمار دلائل قائم ہو چکے ہیں۔

۱۲۔ ہم اپنے باغ کے درختوں کے مالک ہیں اسلیے ہمارے نزدیک ببول کے بداصل کانٹے قابلِ سوختنی قرار پاتے۔ جن پر پھل نہیں لگتا پس چمنستانِ عالم کے مالک کے نزدیک بھی وہ اِنسان قابلِ سوختنی ہیں جنکے شجرِ وجود پر شرفِ انسانی کا ثمر نہیں لگتا۔

۱۳ بدی با جہل یارانند، ہر کو بدکنش باشد
نہ پرہیزد ز بد گرچہ مقرّ آید ز فرقانہا

ترجمہ

۱۳۔ بدی اور جہالت دونوں ہمدم ہیں اور جو شخص بدسیرت ہو وہ بدی سے کبھی خود کو بچاتا نہیں ہے، اگرچہ نیک و بد میں تفریق کا قائل بھی کیوں نہ ہو۔

کلام نمبر ۱۷

سفرِ آخرت کا توشہ

۱ زیرِ گردندہ فلک چون طلبی خیرہ بقا؟
که بنزدِ حکماء، گشتن از آیات فناست

۲ گشتنِ حالِ تو و گشتنِ چرخ و شب و روز
بر دُرستی، که جهان جای بقاء نیست، گواست

۳ منزلِ تست جهان ای سفری جانِ عزیز
سفرت سوی سرائیست که آن جای بقاست

۴ مخور انده چو ازین جای همی بر گزری
گرچه ویران بود این منزل، دینت بنواست

۵ توشه از طاعتِ یزدانت همی باید کرد
که درین صعبِ سفر طاعتِ اُو توشهٔ ماست

۶ نیکی انفنج و ز پرهیز و خرد پوش سلاح
که برین راه یکی مُنکر و صعب اژدرهاست

ترجمہ

۱۔ متحرک آسمان کے نیچے (رہتے ہوتے) بقاء کا طالب رہنا تیرے لیے عبث نہیں ہے؟ جب کہ حکماء کے نزدیک حرکت (انسان کے جسمانی طور پر) فنا ہونے کی نشانی ہے۔

۲۔ دن رات کی گردش، آسمانوں کی حرکت اور تیرے اپنے۔ حال کا بدلنا اِس بات کی گواہی ہے کہ درحقیقت یہ دنیا تیرا دائمی مستقر نہیں ہے۔

۳۔ اے میرے بہت ہی عزیز مسافر! یہ دنیا ایک پڑاؤ یا منزل کی حیثیت رکھتی ہے، تیرا یہ سفر ایک ایسی دنیا کی طرف ہے جہاں تیرا ابدی ٹھکانا ہے۔

۴۔ جب تجھے ہر حال میں اس جگہ (دنیا) سے گزر جانا ہے تو پھر اس بات کا غم ہی نہ کر کہ یہ سفری پڑاؤ یعنی دنیا ویران ہے، تیرا دین تو (کم از کم) آباد ہے۔

۵۔ تجھے اطاعتِ الٰہی کے ذریعے توشہ اندوزی کرنی چاہیئے کیونکہ اس سخت سفر میں خدا کی اطاعت ہی ہمارا زادِ سفر ہے۔

۶۔ نیکیوں کا ذخیرہ کر اور تقویٰ و دانش کے اسلحے سے لیس ہو جا کیونکہ اس گزرگاہ میں ایک انتہائی نافرمان اور ہیبت ناک قسم کا اژدہا بیٹھا ہُوا ہے۔

۷ بہترین راہ گُزین کُن کہ دو رہ پیش تو است
یک رہت سوی نعیم است و دگر سوی بلاست

۸ ازپسِ آنکہ رسول آمدہ با وعد و وعید
چند گوئیَ کہ بد و نیک بہ تقدیر و قضاست

۹ گنہ و کاہلی خود بقضاء برچہ نہی ؟
کہ چنین گفتنِ بی معنی کار سفہاست

۱۰ گر خداوند قضا کرد گُنہ برسرِ تو
پس گناہِ توبہ قولِ تُو خداوندِ تُراست!

۱۱ مر خداوندِ جہان را بشناس و بگزار
شُکرِ اُو را کہ تُرا این دو بہ از مُلکِ سباست

۱۲ حکمت آموز، کم آزار و، نکو گو و بدانک
روزِ حشر این ہمہ را قیمت و بازار و بہاست

ترجمہ

۷۔ تیرے سامنے دو راستے موجود ہیں جن میں سے بہترین راستہ اختیار کرلے ان (دونوں) میں سے ایک راستہ بہشت کی طرف جاتا ہے تو دوسرا راستہ جہنم کی جانب جاتا ہے۔

۸۔ خدا کی طرف سے خوشخبری اور تنبیہہ لے کر رسول کے آنے کے بعد تو کب تک یہ کہتا رہے گا کہ خیر و شر کا تعلق قضا و قدر سے ہے۔

۹۔ اپنی غفلت اور گناہ کو قضا کے سر کیوں تھوپتا ہے۔ اِس طرح کی بے معنی بات کرنا احمقوں کا کام ہے۔

۱۰۔ اگر خدا نے خود گناہ کو تیرے مقدر میں لکھا ہے تو تیرے قول کے مطابق گناہ تیرا نہیں تیرے خدا کا ہے۔ (نعوذ باللہ یہ تو خدا پر ایک صریح بہتان ہے)۔

۱۱۔ خداوندِ عالم کی پہچان حاصل کر اور اس کا شکر ادا کر، کیونکہ معرفتِ الٰہی اور شکرِ خداوندی دونوں ملک صبا سے کہیں زیادہ (اہم اور) بہتر ہیں۔

۱۲۔ حکمت سیکھ لیا کر اور کم آزاری و خوش کلامی اپنایا کر اور جان لے کہ حشر کے دن متذکرہ عُمدہ خصُوصیات کا بازار لگنے والا ہے۔ اور انہی کی قیمتیں بلند ہونے والی ہیں۔

١٣ مردم آن ست که دین ست و ہُنر جامۂ اُو
نه یکی بی ہُنر و فضل که دیباش قباست

١٤ جهد کن تا به سخن مردم گردی و بدان
که بجز مردِ سخن خلق همه خار و گیاست

١٥ همچنان چون تنِ ما زنده به آب ست و هوا
سخنِ خوب ، دلِ مردم را آب و هواست

١٦ سخنِ خوب ز حجّت بشنو ار والائی!
که سخنهاش سوی مردم والا ، والاست

ترجمہ

١٣۔ حقیقی انسان وہ ہے جو علم و ہنر اور دینداری کے لباس (فاخرہ) میں ملبوس ہو وہ نہیں جو علم و ہنر کے لباس سے عاری مگر قبائے ریشمی زیبِ تن کیے ہُوئے ہے۔

١٤۔ کوشش یہ کرنا کہ خوش کلامی کے ذریعے انسان بن جائے اور یہ جان لینا کہ صاحبِ کلام انسان کے سوا سارے انسان کانٹوں اور گھاس پھوس کی حیثیت رکھتے ہیں۔

١٥۔ جس طرح ہمارے جسم کو آب و ہوا سے زندگی ملتی ہے اسی طرح (معنویت سے معمور) خوش کلامی بھی انسانی دل کو زندہ (اور تر و تازہ) رکھنے کے لیے (خوشگوار) آب و ہوا کی حیثیت رکھتی ہے۔

١٦۔ اگر تو صاحبِ قدر و منزلت ہے تو پھر حجّت (ناصر خسرو) ہی سے (حکمت و بصیرت سے لبریز) عُمدہ کلام سُن لیا کر کیونکہ ان کا کلام بلند مرتبہ لوگوں کے نزدیک بہت ہی بلند مرتبہ ہے۔

کلام نمبر ۱۸

خطاب بدنیا اور حصولِ مکارمِ اخلاق کی ترغیب

۱ ای قبهٔ گردندهٔ بی روزنِ خضرا
باقامتِ فرتوتی وبا قوّتِ برنا

۲ فرزند تو ایم ای فلک، ای مادرِ بی مهر
ای مادرِ ما چون که همی کین کشی از ما

۳ فرزندِ تو این تیره تنِ خامشِ خاکی است
پاکیزه خرد نیست نه این جوهرِ والا

۴ تن خانهٔ این گوهرِ والای شریف است
تو مادرِ این خانه و این گوهرِ والا

۵ زندانِ تو آمد پسرا! این تن و زندان
زیبا نه شود گرچه بپوشند به دیبا

۶ دیبای سخن پوشش بجان بر، که ترا جان
هرگز نه شود ای پسر از دیبا زیبا

ترجمہ

۱۔ اے بغیر روشندان کے گردش کرنے والے گنبدِ نیلی! تو جسم کے اعتبار سے بوڑھا لیکن قوّتِ عمل کے لحاظ سے جوان لگتا ہے۔

۲۔ اے آسمان! اے بے مہرماں! ہم تو تیرے بچے ہیں اے ہماری ماں! تو ہمارے ساتھ دشمنوں کا سا سلوک کیسے روا رکھتی ہے۔

۳۔ تیرا فرزند تو صرف یہ اندھیرا، خاموش اور مٹیالا جسم ہے، عقل جیسی پاکیزہ قوت اور روح جیسا بولتا جوہر تیرا فرزند ہرگز نہیں۔

۴۔ جسم اس بلند مرتبہ اور شریف رُوح کا گھر ضرور ہے اور تو اس گھر اور اس گوہر بے بہا کی ماں ہے۔

۵۔ اے میرے بیٹے! یہ جسم تیرا جیل خانہ ہے اور جیل خانہ ریشمی کپڑے پہنانے سے کبھی خوبصورت نہیں ہو سکتا ہے۔

۶۔ تو اپنی رُوح کو خوش کلامی کا قیمتی خلعت پہنایا کر، اے میرے بیٹے! جسم کو ریشمی خلعت پہنانے سے تیری رُوح ہرگز خوبصورت نہیں بن سکتی ہے۔

۷ پُرکینہ مباش از ہمگان دائم چون خار
نہ نیز زبون باش بیکبارہ چو خُرما

۸ کز گند فتادہ ست بچاہ اندر سرگین
وز بوی چنان سوختہ شد عودِ مطرّا

۹ با ہر کس نشین دمساز ہمگان نیز
بر راہِ خرد رو نہ مگس باش نہ عنقا

۱۰ چون یار موافق نہ بود تنہا بہتر!
تنہا بہ صد بار چو با نادان ہمتا

۱۱ خورشید کہ تنہا ست ازاں نیست برونگ
بہتر ز ثریا کہ ہفت است ثریا!

ترجمہ

۷. کانٹے کی طرح ہر ایک کے ساتھ پرخاش بھی نہ ہو جا اور کھجور کی طرح ایک دم سے ہر کس و ناکس کے لیے محکوم اور رام بھی نہ ہُوا کر۔

۸. گوبر کو اس کی بدبوئی کی وجہ سے گڑھے میں چھپایا جاتا ہے اور عودِ تازہ اپنی خوشبو کی وجہ سے ہی (ہر جگہ) جلتا رہتا ہے۔

۹. نہ ہی ہر کسی کے ساتھ میل جول رکھا کر اور نہ ہی سب سے قطع تعلق کیا کر، عقل و بصیرت کے راستے پر چلا کر، مکھی بن کر ہر طعام کو خراب بھی کرنا نہیں اور عنقا بن کر نظروں سے اوجھل رہنا بھی نہیں، یعنی اعتدال اور میانہ روی اختیار کیا کر۔

۱۰. جب دوست موافق نہ ہو تو تنہائی بہتر ہے نادان دوست کی رفاقت سے تو تنہائی ہزار درجہ بہتر ہے۔

۱۱. سورج تو تنہا ہے لیکن اس کی تنہائی سے اس کو کوئی عار محسوس نہیں ہوتی ہے وہ ہر صورت میں ثریا (سات ستاروں کی جھرمٹ) سے بہتر ہے جو سات ستاروں کا مجموعہ ہے۔

کلام نمبر ۱۹

دُنیا مقامِ عبرت ہے

۱ ای خردمند نگہ کُن کہ جہاں بر گزرست
چشم بیناست ہمانا اگرت گوش کرست

۲ نہ ہمی بینی کاین چرخِ کبود از برِ ما
بسی از مرغ سبک پرتر و پرندہ ترست

۳ چون نہ بینی کہ یکی زاغ و یکی بازِ سپید
اندرین گنبدِ گردندہ پسِ یکد گرست

۴ چون بمردم شود این عالم آباد خراب
چون نہ دانی کہ دلِ عالم جسم بشرست

۵ از کہ پُرسی بجز از دل تو بدو نیک جسد
چون ہمی دانی کو معدنِ علم و فکرست

۶ از کہ پرسند جز از مردم نیک و بدِ دہر
چون برین قافلگی، مردم سالار و سرست

ترجمہ

۱۔ اے دانا شخص! دیکھ تو لے کہ یہ دنیا گزرنے والی ہے۔ اگر تیرا کان بہرا ہے (تو کوئی بات نہیں) تیری آنکھ تو دیکھ رہی ہے۔

۲۔ تو نہیں دیکھ رہا ہے کہ یہ نیلے رنگ کا آسمان ہمارے اوپر تیز پرواز پرندے سے بھی زیادہ تیز اڑنے والا ہے یعنی بڑا سریع الحرکت ہے۔

۳۔ تو دیکھتا کیوں نہیں ہے کہ ایک سیاہ رنگ کوّا اور سفید فام باز (رات اور دن) اس متحرک فلک کے اندر ایک دوسرے کے تعاقب میں ہیں (گردشِ لیل ونہار کی جانب اشارہ ہے)

۴۔ جب یہ آباد دُنیا انسان کے ہاتھوں خراب ہو جاتی ہے تو پھر کیوں نہیں سمجھتا ہے کہ اس دنیا کا دل انسان ہی کا جسم ہے۔

۵۔ جسم کے حسن و قبح کے بارے میں اپنے دل کے سوا کس سے پوچھتا ہے؟ جب کہ تو جانتا ہے کہ وہ (دل) علم و فکر کا سرچشمہ ہے (حاصل عالم انسان ہی ہے)

۶۔ انسانوں کے سوا زمانے کے خوب و زشت کے بارے میں اور کس سے پوچھا جائے گا جبکہ وہ (انسان) اس قافلۂ خلائق کا سالار و سردار ہے۔

۷ ای خردمند اگر مستان آگاه نیند
تو ازین جای حذر گیر که جای حذرست

۸ بخرد خویشتن از آتش و اغلال بخر
تو خرد ورز و گر بیشتر از خلق خرست

۹ مردِ دانسته بجان علم و خرد را بخرد
گرچه این خر رمه از علم و خرد بی خبرست

۱۰ بخرد گوهر گردد که جهان چون دریاست
بخرد میوه شود خوش که جهان چون شجرست

۱۱ نه شود غرّه به بسیاریِ جهالِ جهان
که بسی سنگ بدریا در بیش از گهرست

۱۲ گر همی نادان را حشمت بیند سوی شاه
سوی یزدان دانا محتشم و با خطرست

ترجمہ

۷۔ اے دانا شخص! اگر بدمست لوگ آگاہ نہیں ہیں تو کم از کم تو بھی تو یہاں سے عبرت حاصل کرلے اس لیے کہ یہ دنیا خود اہلِ بصیرت کے لیے مقامِ عبرت ہے۔

۸۔ عقل ہی کے ذریعے خود کو آگ اور بیڑیوں سے واپس خرید لینا، عقل پر عمل کرنا اگرچہ بہت سارے لوگ (نادانی میں) گدھے کا درجہ رکھتے ہیں۔

۹۔ دانا آدمی جان کے عوض بھی علم و دانش کو خریدتا ہے اگرچہ احمقوں کا ریوڑ علم و دانش سے واقف نہیں ہے۔

۱۰۔ انسان عقل و دانش ہی کے ذریعے دریائے عالم کا موتی بنتا ہے اور عقل ہی کے ذریعے انسان شجرِ عالَم کا (خوش ذائقہ) ثمر بنتا ہے۔

۱۱۔ دانا آدمی دنیا میں جاہلوں کی کثرت پر گھمنڈ نہیں کرتا ہے اس لیے کہ بظاہر موتیوں کے مقابلے میں دریا میں پتھر زیادہ ہوتے ہیں لیکن پتھر سے موتی کی قیمت بہت ہی زیادہ ہوتی ہے۔

۱۲۔ اگرچہ نادان کو دنیاوی بادشاہ کے ہاں جاہ و حشم نظر آتا ہے لیکن خدائے بزرگ و برتر کے نزدیک تو دانا آدمی باعزت و باوقار نظر آتا ہے۔

۱۳ هر دو برگ و بر ، بر اصل درختند و یک
بر سزای بشر و برگ سزای بقرست

۱۴ جز خردمند مدان عالم را تخم و بری
همه خار و خس دان هرچه بجز تخم و برست

۱۵ نه بود مردم جز عاقل و ، بی دانش مرد
نبود مردم ، هرچند که مردم صور است

ترجمہ

۱۳۔ پھل اور پتے دونوں درخت کا لازمی حصہ ہیں لیکن پھل انسان کے حصّے میں آتا ہے اور پتّے گائے کے حصّے میں۔

۱۴۔ مردِ دانا کے سوا کسی اور کو ہرگز کائنات کا حاصل اور ثمرہ قرار نہ دینا جو تخم و ثمر کے علاوہ ہے اس کو خس وخاشاک اور جھاڑیاں ہی قرار دینا۔

۱۵۔ مردِ دانا کے سوا اور کوئی انسان کہلانے کا مستحق نہیں اور ناسمجھ انسان تو انسانی صورت میں ہوتے ہوئے بھی انسان نہیں کہلاتا ہے۔

کلام نمبر ۲۰

دنیا کی فتنہ سامانیوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین

۱ ای خفتہ ہمہ عمر و شدہ خیرہ و مدہوش
وز عمر و جہان بہرۂ خود کردہ فراموش

۲ ہر گہ کہ ہمیشہ دل تو بی ہش و فتنہ است
بیدار چہ سود است ترا چشم چو خرگوش

۳ این دہر نہنگ است ، فرو خواہد خوردنت
فتنہ چہ شدی خیرہ تو برصورت نیکوش

۴ بیدار شو از خواب و نگہ کُن کہ دِگر بار
بیدار شد این دہر شدہ بی ہش و مدہوش

۵ زین خانۂ الفنج و زین معدنِ کوشش
برگیر ہلا زود مرو لاغر و درویش

۶ پرہیز ہمی ورز ، در الفغدنِ دانش
دائم زرہِ چشم و رہِ گوش ہمی کوش

ترجمہ

۱۔ اے وہ شخص! جو ساری عمر سویا ہوا ہے اور بے ہودگی و سرمستی میں مبتلا رہا ہے، دنیا اور (خود) اپنی عمر سے حاصل ہونے والے اپنے حصے (حسن عمل کے انجام) کو فراموش کیے ہوئے ہے۔

۲۔ جب تیرا دل ہمیشہ بے ہوشی اور خواب میں ڈوبا ہُوا ہے تو پھر خرگوش کی طرح تیری آنکھ کے جاگنے سے کیا فائدہ۔

۳۔ یہ زمانہ مگرمچھ ہے تجھے ضرور نگل لے گا تو اس کی (ظاہری) حسین شکل وصورت پر عاشق کیوں ہُوا ہے۔

۴۔ خواب (غفلت) سے جاگ جا اور دیکھ لے کہ یہ زمانہ جو بے ہوشی و مدہوشی کا شکار تھا اب ایک مرتبہ پھر جاگ چُکا ہے۔

۵۔ اس کمانے کے گھر اور سعی و کوشش کے منبع (دنیا) سے (جو در حقیقت دار العمل ہے) خبردار! زادِ سفر ساتھ لے اور اس دنیا سے جاتے وقت کمزوری اور تنگدستی کے ساتھ نہ جایا کر۔

۶۔ حصولِ دانش میں تقویٰ و پارسائی پر کاربند رہ اور ہمیشہ آنکھ اور کان کی راہ سے کوشش کیا کر۔

۷ باطاعت و بافکرت خلوت کن از یراک
مشغول شد ستند سفیهان به خلا لوش

۸ درطاعت ، بی طاقت و بی توش چرائی
ای گاهِ ستمگاری باطاقت و باتوش

۹ چون برتو هوای دل تو می بکشد تیر
درپیش هوا تو زرهِ صبر همی پوش

۱۰ تو جوشنِ دین پوش دلِ بی خردت را
بگداخته مشو ، گوُ زرهِ دیده برون جوش

۱۱ ای حجّت ! اگر گنگ نخواهی که بمانی
درپیش خداوند ، سوی حجّت کن گوش

ترجمہ

۷۔ تدبّر و تفکّر اور اطاعت و تابعداری کے ساتھ خلوت نشینی اختیار کیا کر، اس لیے کہ زمانے کے سارے احمق شور و غوغا میں مصروف ہو چکے ہیں۔

۸۔ اے وہ شخص! جو ظلم کرتے وقت بڑی طاقت و توانائی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اطاعتِ الٰہی کی راہ میں اس قدر خود کو بے طاقت اور کمزور کیوں بنایا ہُوا ہے؟

۹۔ جب تجھ پر تیری خواہشاتِ نفس تیر برسانا شروع کر دے تو تُو اپنی خواہش (کے تیروں) کو روکنے کے لیے صبر و تحمل کا زرہ پہن لے۔

۱۰۔ تو اپنے نادان دل کو دین (داری) کا زرہ پہنا لے اور خود کو (توبہ و انابت کی آگ میں) پگھلا دے اور کہہ دے کہ آنکھ کے راستے باہر جوش مارا کر یعنی آنسو بہایا کر۔

۱۱۔ اے حجّت! (ناصر خسرو!) اگر تو کل قیامت کے دن خدا کے سامنے گونگا رہنا نہیں چاہتا ہے تو پھر دلیل و برہان کی طرف کان دھرا کر۔

کلامِ پیر ناصرِ خسرو

حصّہ چہارم

شیعہ امامی اسماعیلی طریقہ اینڈ
ریلیجس ایجوکیشن بورڈ برائے پاکستان

کلامِ پیرِ ناصرِ خسرو رح

(حصّہ چہارم)

انتخاب از دیوانِ اشعار

ترتیب و ترجمہ

از قلمِ اعتمادی فدا علی ایثار ہنزوی فاضل علوم شرقیہ

شائع کردہ

شیعہ امامی اسماعیلی طریقہ اینڈ
ریلیجس ایجوکیشن بورڈ برائے پاکستان

۲۳۰/۱، ڈکروز روڈ، گارڈن ایسٹ، کراچی

جملہ حقوق محفوظ

۱۹۹۶ء / ۱۴۱۷ھ

ایس ۔ ایم ۔ پرنٹرز
رامسوامی ٹاور ۔ کراچی

فہرست مضامین

روزِ حساب کی فکر

۱ به چه ماند جهان مگر به سراب
سپسِ اُو تو چون روی به شتاب

۲ چون شدستند خلق غرّه بدو
همه خورد و بزرگ و کودک و شاب

۳ زانکه مدهوش گشته اند همه
اندرین خیمهٔ چهار طناب

۴ گر نه دیدی طنابهاش ، ببین
جملگی خاک و باد و آتش و آب

۵ بر مثالِ یکی پلیته شدی
چند گردی به سایه و مهتاب

۶ خوش خوش این پیرِ گنده بیرون کرد
از دهانِ تو دُرّ های خوشاب

ترجمہ

۱۔ دُنیا تو سراب ہی کے مانند ہے اور تو اس کے تعاقب میں کیوں دَوڑ دُھوپ کر رہا ہے۔

۲۔ بچّے سے لے کر جوان تک اور چھوٹے سے لے کر بڑے تک اس سراب یعنی دُنیا پر مغرور کیوں بنے ہُوئے ہیں۔

۳۔ اس لیے کہ چار رسیوں کے اس خیمے (چار عناصر کی دُنیا) میں سارے لوگ مدہوش ہو چکے ہیں۔

۴۔ اگر تُو نے اس خیمے کی رسیاں نہیں دیکھی ہیں تو یہ مٹی، ہَوا، آگ اور پانی (چار عناصر) کو دیکھ لے۔

۵۔ تو ایک بتّی کی مانند ہو چکا ہے چاند کی روشنی اور سائے میں کتنا پھرتا رہتا ہے۔

۶۔ اس گندی بُڑھیا (دُنیا) نے تیرے منہ میں موجود چمکیلے موتیوں کو نکال باہر کیا ہے۔

۷ گر نہ ای مست وقت آن آمد
کہ بدانی سراب را ز شراب

۸ ہمہ بگذشت بر تو پاک چو باد
مال و مُلک و تنِ دُرست و شباب

۹ چشمت از خوابِ بیہُشی بگشای
خویشتن را بجوی و اندریاب

۱۰ آن ہمہ کُن کہ گر بپُرسندت
زان توانی دُرست داد جواب

۱۱ گر بترسی ز تافتہ دوزخ
از رہِ طاعتِ خدای متاب

۱۲ سوی اُو تاب کز گناہ بدوست
خلق را پاک بازگشت و متاب

ترجمہ

۷۔ اگر تُو مدہوش نہیں ہے تو اب وقت آن پہنچا ہے کہ سراب اور شراب میں فرق محسوس کرے۔

۸۔ مال و ملک ہو یا سُڈول جسم اور جوانی، یہ سب ہوا کی طرح تیرے اُوپر سے نکل گئے ہیں۔

۹۔ بیہوشی کے خواب سے اپنی آنکھ کھول لے۔ اپنی تلاش آپ کرلے اور اپنی ذات کو آپ پالے۔

۱۰۔ زندگی میں وہ تمام کام کر جا جس کے بارے میں اگر سوال کریں گے تو تُو اُن کا جواب دے سکے۔

۱۱۔ اگر دوزخ کی تپش سے ڈرتا ہے تو پھر خدائے تعالیٰ کی اطاعت کے راستے سے مُنہ نہ موڑا کر۔

۱۲۔ گُناہ سے مُنہ موڑ کر اُسی کی طرف رجوع کرے جس کی طرف سارے خلائق کی بازگشت ہے۔

۱۳ گنهٔ ناب را ز نامهٔ خویش
پاک بِشتر به دینِ خالصِ ناب

۱۴ ز آتشِ حرص و آز و هیزمِ مکر
دلِ نگه دار و چون تنور متاب

۱۵ ز آتشِ آزِ برفروختهٔ خویش
کرد بایدت روی خویش کباب

۱۶ نیک بنگر به روز نامهٔ خویش
درمپیمای خاک و خس به خراب

۱۷ باتنِ خود حسابِ خویش بکن
گر مقرّی به روزِ حشر و حساب

۱۸ به حرام و خطا چو نادانان
مفروش ای پسر! حلال و صواب

ترجمہ

۱۳۔ خالص گناہوں کی سیاہی کو اپنے اعمال نامہ سے خالص دین ہی کے ذریعے اُتار دیا کر۔

۱۴۔ حرص، لالچ اور مکر وفریب کے ایندھن سے اپنے دل کو محفوظ کرلے اور تنور کی طرح گرم نہ کر۔

۱۵۔ اپنے ہاتھ سے جلائی ہُوئی طمع اور لالچ کی آگ سے تجھے اپنے ہی چہرے کو کباب کرنا پڑے گا۔

۱۶۔ اپنے اعمال کے روزنامچے پر خُوب نظر رکھا کر اور ویرانے میں کُوڑا کرکٹ اور مٹی نہ چھانا کر۔

۱۷۔ اگر حساب اور حشر کے دن پر تیرا ایمان ہے تو اپنی ذات کا محاسبہ آپ ہی کیا کر۔

۱۸۔ اے میرے بیٹے! نادانوں کی طرح گناہ اور خطا کے عوض حلال اور صواب کے عمل کو نہ بیچا کر۔

19 مُرغِ درویشِ بی گُناه مگیر
که بگیرد ترا عُقابِ عقاب

۲۰ ای سپرده عنانِ دل به خطا
تنت آباد دل خراب و یباب

۲۱ چونکه از خیلِ دیو نگریزی
در حصارِ مسبّب الاسباب

۲۲ بر پئی اسپِ جبرئیلؑ برو
تا نگیرد ت دیو زیرِ رکاب

ترجمہ

۱۹۔ بے گناہ درویش کے مُرغ کو (جبراً) نہ پکڑا کر۔ (اگر ایسا کیا تو) پھر عذاب کا عُقاب تجھے دبوچ لے گا۔

۲۰۔ اے وہ شخص! جس نے اپنے دل کی لگام کو گناہ کے ہاتھ میں تھما دیا ہے۔ تیرا جسم تو آباد ہے لیکن تیرا دل خراب اور ویران ہے۔

۲۱۔ شیطان لعین کے لشکر کے چُنگل سے (نکل کر) خدائے مسبب الاسباب کے قلعۂ امن (دین برحق) کے اندر تو کیوں نہیں آتا۔

۲۲۔ جبرئیل کے مرکب (فرشتگانہ خیال) کے نقش قدم پر چل تاکہ شیطان تجھے اپنی رکاب کے نیچے نہ دبا دے۔ [1]

---

[1] فی القلب لمّتانِ لَمَّۃٌ مِنَ الملَکِ ایعادٌ بِالخیر وتَصدیقٌ بالحق ولَمَّۃٌ مِنَ الشیطان ایعادٌ بالشّرِ وَتکذیبٌ بالحق (یعنی انسانی دل کے اندر دو طرح کے خیال پیدا ہوتے ہیں ایک فرشتگانہ خیال ہے جو خیر کی طرف لے جاتا ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے دوسرا شیطانی خیال ہے جو شر کی طرف لے جاتا ہے اور حق کو جھٹلاتا ہے۔ (الحدیث)

۲۳ که شود سخت زود دیوِ لعین
زیرِ نعلینِ بوتراب تراب

۲۴ بر رهِ دینِ حق پیش از صبح
خوش همی رو به روشنی مهتاب

۲۵ اندرین ره ز شعرِ حجت جوی
چون شوی تشنه با جلابِ گلاب

ترجمہ

۲۳۔ شیطانِ لعین بہت جلد ہی حضرت ابوتراب (علیؑ) کے نعلین وکفش کے نیچے رُوند کر مٹی ہو جائے گا۔

۲۴۔ صبح نمودار ہونے سے پہلے (ظہورِ امام سے پہلے) چاند کی چاندنی (حجت کی تعلیمات کی روشنی) میں دینِ حق کے راستے پر خوب سفر جاری رکھا کر۔

۲۵۔ اگر (دینِ حق کے) اس راستے میں تجھے (رُوحانی) پیاس کی شکایت ہو تو حجت (ناصر خسروؔ) کے حکیمانہ شعر سے اپنے لیے شربت گلاب حاصل کرے۔

کلام نمبر۲

توبہ مداوائے گناہ ہے

۱ داروی بدی و خطا ست توبہ
آن کیست کہ اُورا بدو خطا نیست

۲ روزی ست مرین خلق را کہ آن روز
روزِ حسد و حیلت و دھا نیست

۳ آن روز یکی عادل ست قاضی
کُورا جز از راستی قضا نیست

۴ نیکی بدہد مال جزای نیکی
بدرا سوی اُو جز بدی سزا نیست

۵ آن روز دُو راہست مردمال را
ہرچند کہ شان حَد و منتہیٰ نیست

۶ یک راہ ہمہ نعمتست و راحت
یک راہ بجز شدت و عنا نیست

ترجمہ

۱. توبہ ہی بدکاری اور خطاکاری کی دوا ہے۔ وہ کون سا ایسا انسان ہے جو گناہگار اور خطاکار نہیں ہے۔

۲۔ مخلوق کے لیے ایک (واپسی کا) دن بھی ہے کہ جس میں حسد، حیلہ اور فریب و دغا کو دخل نہیں ہے۔

۳۔ اس دن ایک انصاف پرور قاضی کی کارفرمائی ہوگی، جس کے فیصلے کی بنیاد سوائے سچائی اور راستی کے کسی اور (چیز) پر نہیں ہے۔

۴۔ وہ ہمیں نیکی کا بدلہ نیکی ہی عطا فرماتا ہے اور اس کے نزدیک بدی کی سزا بدی کے سوا اور کچھ نہیں۔

۵۔ اُس دن لوگوں کے لیے دو راستے ہوں گے۔ ہر چند کہ لوگوں کی تعداد کی کوئی حد اور انتہا نہیں۔

۶۔ ایک راستہ وہ ہے جس کی منزل نعمت ہی نعمت اور راحت ہی راحت ہے اور ایک راستہ وہ ہے جو شدّت اور رنج و عنا کے سوا کچھ نہیں۔

۷ من روزِ قضا مرتُرا ہم اِمروز
بنمایم اگر دلت عمیٰ نیست

۸ بنگر کہ مران را خزست بستر
وین را بمثل بوریا نیست

۹ وان را برآخُرده اسپِ تازی ست
درپای برادرش لالکا نیست

۱۰ مسعود ہمہ بر حریر غلطد
برپُشتِ سعَید از نمد قبا نیست

۱۱ مر چشمِ خرد را زعلم بہتر
ای پورِ پدر ! ہیچ طوطیا نیست

۱۲ گر بر دلِ تو عقل پادشاہست
مہتر زتو درخلق پادشا نیست

ترجمہ

۷۔ اگر تیرا دل (روحانی طور پر) اندھا نہیں تو ئیں تجھے انصاف کے دن کی ایک جھلک آج بھی دکھادوں گا۔

۸۔ ذرا دیکھ تو لے کہ اُس ایک شخص کا بستر بھی ریشمی ہے اور ایک یہ شخص ہے جس کے نیچے کوئی بوریا بھی نہیں۔

۹۔ ایک وہ آدمی ہے جس کی کھُرلی پر دس عربی گھوڑے باندھے ہُوئے ہیں مگر اس آدمی کے اپنے بھائی کے پاؤں میں پاپوش (جوتا) بھی نہیں۔

۱۰۔ اِدھر مسعود کو دیکھ لے جو ریشم پر لوٹتا ہے اور اُدھر سعید ہے جس کی پیٹھ پر نمدے کا چھیتڑا تک نہیں۔

۱۱۔ اے باپ کے بیٹے ! دیدۂ عقل کے لیے علم سے بہتر کوئی طوطیا نہیں ہے۔

۱۲۔ اگر تیرے دل پر عقل کی حکمرانی ہے تو پھر مخلوقات میں تجھ سے بڑا کوئی حکمران نہیں۔

۱۳ ایزد بفزایاد عقل و ہوشت
زین طیرہ مشو کاین سخن جفانیست

۱۴ دنیا بفریبد بہ مکر و دستان
آن راکہ بہ دستش خرد عصا نیست

۱۵ چون دین و خرد ہست مال چہ باکست
گر مُلکتِ دنیا بہ دستِ مانیست

۱۶ شرم از اثرِ عقل و اصلِ دین است
دین نیست تُرا گر تُرا حیا نیست

۱۷ بفروش جہاں را بہ دین کہ اُورا
از دین و ز پرہیز بہ بہا نیست

۱۸ ای گشتہ رہی شاہ را ، سوی من
گردنت ہنوز از ہَوا رہا نیست

ترجمہ

۱۳۔ اللہ تعالےٰ تیری عقل وبصیرت میں اضافہ فرمائے۔ اس سے تو بُرا نہ منانا۔ یہ کوئی ظلم کی بات نہیں ہے۔

۱۴۔ جس شخص کے ہاتھ میں عقل کی لاٹھی نہیں۔ دُنیا ایسے شخص کو مکروفریب کے ذریعے دھوکہ دیتی ہے۔

۱۵۔ جب ہمارے پاس دین وعقل کا سرمایہ موجود ہے تو پھر کیا غم ہے اگرچہ ہمارے ہاتھ میں فانی دُنیا کی کوئی سلطنت نہیں ہے۔

۱۶۔ عقل کا اثر اور دین کی اساس حیا ہے اگر تُو حیادار نہیں ہے تو سمجھ لینا کہ دیندار بھی نہیں ہے۔

۱۷۔ دین کے ہاتھوں دُنیا کو فروخت کرلے کیونکہ انسان کے لیے دین اور تقویٰ سے بڑھ کر کوئی قیمت نہیں ہے۔

۱۸۔ اے وہ شخص! جو مجازی بادشاہ کا غلام بنا ہُوا ہے۔ میرے نزدیک تیری گردن اَب تک خواہشات نفس سے آزاد نہیں ہُوئی۔

۱۹ ای کامِ دلت وام کرده ، دین را
هُش دار که این راهِ انبیا نیست

۲۰ ای خواجه ! ریا ضدِّ پارسائیست
آن را که ریاست پارسا نیست

ترجمہ

۱۹۔ اے وہ آدمی! تیرے دل کی خواہشات نے دین کو جال بنا دیا ہے
ہوش سنبھال کہ یہ انبیاء کرام کا طریقہ نہیں۔

۲۰۔ اے خواجہ (ناصر خسروؔ) دکھاوا تقویٰ کی ضد ہے۔ جس آدمی کے پاس دکھاوا
یعنی رِیاکاری ہے وہ حقیقی معنوں میں متقی نہیں ہے۔

کلام نمبر۳

آخرت کی رُسوائی سے بچنے کی تعلیم

۱ دَرِ دُرجِ سخن بگشای بر پند
غزل را در بہ دستِ زہد دربند

۲ بہ آبِ پند باید شُست دل را
چو سالت برگُزشت از شصت و ازاند

۳ چو بر دل مرد را از دیوِ گمرہ !
ہمی بینی فگندہ بند بر بند

۴ بِدہ پندش کہ بگشاید سرانجام
زبندہ بندِ ملعون دیو را بند

۵ حرارتہای جہلی را حکیمان
ز علم و پند گفتہ استند ریوند

۶ چو صبرت تلخ باشد پند لیکن
بہ صبرت پندِ چون صبرت شود قند

ترجمہ

۱ نصیحت (کی کُنجی) سے کلام کے ڈبّے کا دروازہ کھول دے اور غزل و ہزل کو زہد و تقویٰ کے ہاتھوں باندھ دے۔

۲۔ جب تیری عمر ساٹھ سال سے آگے بڑھ گئی ہے تو اپنے دل کو پند و نصیحت کے شفاف پانی سے دھونا چاہیئے۔

۳۔ جب تو دیکھ رہا ہے کہ انسان کے دل پر مردُود شیطان کے ہاتھوں گرہوں پر گرہیں بندھی ہُوئی ہیں۔

۴۔ (تو ایسی صُورت میں) اُسے نصیحت کیا کر۔ تاکہ وہ آخرکار شیطان لعین کی بندھی ہُوئی گرہوں کو انسان کے دل سے کھول دے۔

۵۔ حکماء نے جہالت و حماقت کے بخار کے علاج کے لیے علم اور نصائح کی دوا ہی تجویز کی ہے۔

۶۔ تیرے صبر کی طرح پند و نصیحت بھی تلخ نظر آتی ہے لیکن تیرے صبر کی بدولت نصیحت تیرے صبر کی طرح نتیجتاً شیریں ہوتی ہے۔

۷ نخستین پندِ خودگیر از تنِ خویش
دگرنه نیست پندت جز که ترفند

۸ دلت را زنگِ بد کردن بخورده ست
به رنده ای توبه زنگ از دل فرورند

۹ بدل بایدت کردن بد به نیکی
چو خر بر جَو نباید بُود خرسند

۱۰ تُرا جای قرار ای خواجه این نیست
دل از دنیا همی بربایدت کَند

۱۱ نگه کُن تا چه کرده ستی ز نیکی
چه گوئی گر ز کردارت بپُرسند

۱۲ ز فعلِ خویش باید ساخت امروز
تُرا از بهرِ فردا خویش پیوند

ترجمہ

۷۔ سب سے پہلے اپنی ذات سے نصیحت حاصل کیا کر ورنہ تیری نصیحت فریب کاری کے سوا کچھ نہیں ہے۔

۸۔ تیرے دل کو بدعملی نے زنگ لگا دیا ہے۔ توبہ و انابت کے رندے سے اپنے دل سے بدعملی کا زنگ اُتار دیا کر۔

۹۔ تجھے اپنی بُرائی کو اچھائی میں بدل دینا چاہیئے اور گدھے کی طرح جَو (کے راشن) پر خوش نہ ہونا چاہیئے۔

۱۰۔ اے بزرگوار! یہ دُنیا تیرا دائمی مستقر (ٹھکانا) ہرگز نہیں۔ تجھے دنیا سے اپنا دل اُکھیڑنا چاہیئے۔

۱۱۔ دیکھ تو لے کہ تُو نے حسنات میں سے کیا کچھ حاصل کیا ہے اگر کل تجھ سے تیرے اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے تو تیرے پاس جواب کیا ہے۔

۱۲۔ تجھے اپنے نیک اعمال کے ذریعے آج ہی سے کل کے لیے اپنے خویش و اقربا کو تشکیل دینا چاہیئے۔

۱۳ بترس از خجلتِ روزی که آن روز
ستوهیدن ندارد سود و سوگند

۱۴ بکن زادِ سفر، زین یاوه گشتن
درین جای سپنجی تاگی و چند

۱۵ کزین زندان همی بیرونت خواند
همان کس کاندرین زندانت افگند

ترجمہ

۱۳۔ تجھے اُس دن کی رُسوائی سے ڈرنا چاہیئے جس دن تیرے رنج و ملال سے اور قسمیں کھانے سے کوئی سود یا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

۱۴۔ اس دو روزہ دُنیا میں سفرِ آخرت کے لیے زادِ راہ تیار کرلے! اس طرح کی بیہودہ گردی کب تک اور کتنی بار کرتا رہے گا۔

۱۵۔ وہی (مالکِ حقیقی) تجھے اُس زندان (دُنیا) سے باہر بُلائے گا۔ جس نے اس زندان (دُنیا) میں ڈالا ہے۔

دُنیا ابدیت کیلئے گزرگاہ ہے

۱ از اہلِ مُلک درین خیمۂ کبود کہ بُود
کہ مُلک ازو بربُود این بلند چرخ کبود

۲ ہر آنکہ بر طلبِ مال ، عمر مایہ گرفت
چو روزگار برآمد نہ مایہ ماند و نہ سود

۳ فزودگان را فرسودہ گیر پاک ہمہ
خدای عزّ و جلّ نہ فزودو نہ فرسود

۴ خدای را بہ صفاتِ زمانہ وصف مکن
کہ ہر سہ وصفِ زمانہ ست ہست و باشد و بُود

۵ یکی ست باصفت و بی صفت نہ گوئیمش
نہ چیز و چیز مگوئیش ، کہ ماں چنین فرمود

۶ خدای را بشناس و سپاسِ اُو بگزار
کہ جز برین دُو نخواہیم بود ما مأخوذ

ترجمہ

۱۔ اربابِ اقتدار و اختیار میں سے جو بھی اس نیلگوں خیمے (دُنیا) کے اندر قیام پذیر تھا اس اُونچے اور نیلے آسمان نے اس کی حکومت کو اس سے چھین لیا۔

۲۔ جس (شخص) نے بھی اپنی عمر کو حصول مال و دولت کیلئے سرمایہ قرار دیا۔ جب وقت (مقررہ) آن پہنچا تو نہ سرمایہ باقی رہا اور نہ ہی سُود اور منافع۔

۳۔ جو بڑھتے ہیں انہیں گھٹنے والے بھی سمجھ لیا کر۔ (مگر) خدائے تعالیٰ بڑھنے اور گھٹنے کی صفت سے مبرّا ہے۔

۴۔ خُدائے تعالیٰ (کی ذات) کو صفاتِ زمانہ سے متصف نہ کرنا کیونکہ "ہے" "ہوگا" اور "تھا" تینوں زمانے ہی کی صفات ہیں۔

۵۔ وہ یکتا ہے ہم اُسے نہ باصفت قرار دے سکتے ہیں اور نہ ہی بے صفت۔ نہ ہی اُسے شئے قرار دے سکتے ہیں اور نہ ہی لاشئے۔ ہمیں یہی فرمایا گیا ہے۔

۶۔ خُداشناس ہوجا اور اس کا شکر ادا کیا کر، ان دونوں (شکر گزاری و خُداشناسی) کے سِوا اور کسی ذریعے سے ہمارا مواخذہ نہیں ہوگا۔

۷ به فعل و قول زبان یک نهاد باش و مباش
به دل خلافِ زبان چون پشیز زر اندود

۸ ستوده سوی خردمند شَو بدانش ، ازانک
بحق ستوده رسول ست کِش خدای ستود

۹ یقین بدان که ز پاکیزگی ست پیوسته
به جانِ پاکِ رسول از خدای و خلق دُرُود

۱۰ اگر نه خواهی کائی به محشر آلوده
زجهل جان وز بَد دل ببایدت پالود

۱۱ جهان مثل چو یکی منزل ست بر ره و خلق
درو همی گذرد فوج فوج ، زودا زود

۱۲ برادر و پدر و مادرت همه رفتند
تو چند خواهی اندر سفر چنین آسود

ترجمہ

۷۔ اپنے قول وعمل میں یکسانیت پیدا کر لے، ملمع کیے ہُوئے سکّے کی طرح دل و زبان میں متضاد نہ ہو جا۔

۸۔ علم کے ذریعے عقلمند کی نظر میں قابلِ تعریف ہو جا اسلئے کہ درست معنوں میں رسولؐ ہی کی ذات قابلِ تعریف ہے جس کی تعریف و توصیف خدا نے بیان فرمائی ہے۔

۹۔ یقین کے ساتھ جان لے کہ طہارت و پاکیزگی کے نتیجے میں ہی رُسولِ خدا (کی روحِ مطہر) پر مسلسل خدا اور اسکے بندوں کی طرف سے دُرود بھیجا جاتا ہے۔

۱۰۔ اگر تو حشر کے دن آلُودہ ہو کر آنا نہیں چاہتا تو پھر تجھے اپنی رُوح کو جہالت اور دل کو بدی کی نجاست سے دھونا چاہیئے۔

۱۱۔ دُنیا کی مثال راستے میں بنائے ہوئے ایک مسافر خانے کی ہے جس میں سے لوگ بڑی عجلت کے ساتھ فوج در فوج گزر رہے ہیں۔

۱۲۔ تیرے اپنے، ماں باپ اور بھائی سب کے سب چلے گئے ہیں تو کب تک سفر کے دَوران اِس قدر آرام چاہتا ہے۔

۱۳ تو باد پیمودی ہمچو غافلان و فلک
به کیلِ روز و شبان بر تو عمرِ تو پیمود

۱۴ تو سالیانها خفتی و آنکه بر تو شمرد
دمِ شمردنِ تو یک نفس زدن نه غنود

۱۵ کنون بباید رفتن سبک به قهر و سرت
پُر از بُخارِ خمارست و چشم خواب آلود

۱۶ تو عبرت دو جهانی که می روی و دلت
ز بخت ناخشنود و خدای ناخشنود

۱۷ نگاه کُن که چه حاصل شدت به آخر کار
ازانکه دست و سر و روی سوختی و شخود

۱۸ بدان که هر چه بکِشتی ز نیک و بد فردا
ببایدت همه ناکام و کام پاک دَرود

ترجمہ

۱۳۔ تو غافل لوگوں کی طرح ہوائی قلعے تعمیر کرتا رہا اور آسمان دن اور رات کے ترازو سے تیری عمر تولتا رہا۔

۱۴۔ تو سالہا سال سوتا رہا اور جس (مالکِ حقیقی) نے تیری زندگی کے دن گِنے وہ تیری زندگی کے ماہ و سال گِنتے وقت پل بھر کیلئے اونگھا بھی نہیں۔

۱۵۔ اب تو تجھے مجبوراً عجلت سے چلنا پڑے گا (مگر) تیرا دماغ نشے کے بُخار میں مُبتلا ہے اور تیری آنکھیں (اب بھی) خواب آلود ہیں۔

۱۶۔ تو دونوں جہاں کے لیے سامانِ عبرت بن کر جا رہا ہے۔ تیرا دل تیرے بخت سے راضی نہیں اور تیرا خُدا تجھ سے راضی نہیں ہے۔

۱۷۔ آنکھ اُٹھا کر دیکھنا کہ (دُنیا کی جس فانی زندگی کے لیے) تُو نے ہاتھ، مُنہ اور دماغ سوزی کی تھی آخر کار اس کا نتیجہ تجھے کیا ملا۔

۱۸۔ جان لے کہ تُو نے اپنی زندگی کے کھیت میں نیک و بد میں سے جس کا بھی بیج بویا ہے کل تجھے چار و ناچار اُسے کاٹنا پڑے گا۔

۱۹ بدان کہ بر تو گواہی دہند ہر دو بحق
دُو چشم ہر چہ بدید و دُو گوش ہر چہ شنود

۲۰ بہ گمرہی نبود عذر مر ترا پس ازانک
تُرا دلیلِ خداوند ، راہِ راست نمود

ترجمہ

۱۹۔ جان لے کہ تیری دونوں آنکھوں نے جو کچھ دیکھا ہے اور تیرے دونوں کانوں نے جو کچھ سُنا ہے وہ سچ سچ تیرے بارے میں گواہی دیں گے۔ [۱]

۲۰۔ خدا کی دلیل (امام) کی طرف سے راہِ راست دکھانے کے بعد تیرا گمراہی کا عُذر (لنگ) قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

[۱] القرآن ۳۶/۶۵

کلام نمبر ۵

دینداری واطاعت گزاری کی اہمیت

۱ نبینی بر درختِ این جہان بار
مگر ہشیار مرد ای مردِ ہشیار

۲ درختِ این جہان را سوی دانا
خردمند ست بار و بی خرد خار

۳ نہان اندر بدان نیکان چنانند
کہ خرما درمیانِ خارِ بسیار

۴ اگر ناری سر اندر زیرِ طاعت
بہ محشر جانت بیرون ناری از نار

۵ برنجان تن بہ طاعتہا کہ فردا
بہ رنجِ تن شود جانت بی آزار

۶ سبک باری کنی دعوی و آنگاہ
گناہان کردہ برپشتت بہ انبار

ترجمہ

۱۔ اے مردِ ہوشیار! اس دنیا کے درخت پر تجھے مردِ دانا کے سوا کوئی اور ثمر کی حیثیت رکھتا ہوا نظر نہیں آئے گا۔

۲۔ دانا کے نزدیک اس دنیا کے درخت کیلئے دانا ہی ثمر ہے اور نادان کانٹے کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳۔ بُرے لوگوں میں اچھے لوگ یوں پنہاں ہوتے ہیں جیسے کانٹوں کے ہجوم میں کھجور پوشیدہ ہوتے ہیں۔

۴۔ اگر تُو اپنا سر زیرِ اطاعت نہیں لائے گا تو کل حشر کے دن تُو اپنی رُوح کو نارِ جہنّم سے باہر نہیں لا سکے گا۔

۵۔ اپنے جسم کو اطاعتوں کی مشقّت میں ڈال۔ تیرے جسم کی تکلیف سے ہی تیری رُوح کو آسودگی مل سکے گی۔

۶۔ بوجھ ہلکا ہونے کا دعویٰ تو کرتا ہے مگر (حقیقت حال یہ ہے کہ) تونے اپنی پیٹھ پر گناہوں کا بھاری بوجھ لادا ہے۔

نهنگی بدخو است این زو حذر کن
که بس پُرخشم و بی رحم ست و ناهار

جهان را نو به نو تا چند آزمائی
همان ست او که دیدستش تو صد بار

به دین زن دست تا ایمن شوی زو
که دین دُوزد دهانش را به مسمار

چو تو سالارِ دین و علم گشتی
شود دنیا رهی پیشِ تو ناچار

مکن گر راستی ورزید خواهی
چو هُدهُد سر به پیش شاه نگونسار

حذر دار از عُقابِ آز ازیرا
که پُر زهر آب دارد چنگ و منقار

ترجمہ

۷۔ یہ دُنیا ایک بدخو مگرمچھ ہے جس سے خوف کھایا کر۔ یہ بڑا بھوکا، غصیلا اور نہایت ہی بے رحم سا ہے۔

۸۔ دُنیا کو نئے نئے طریقوں سے کب تک آزماتا رہے گا یہ وہی ہے جس کو تُو نے سو بار دیکھا ہے۔

۹۔ اپنے ہاتھ سے دین کا دامن تھام لے تاکہ تُو امن میں رہے۔ دُنیا کے اس مگرمچھ کے منہ کو دین ہی تو سِیتا ہے۔

۱۰۔ جب تو دین اور علم کا سردار بن گیا تو دُنیا خود بخود تیری غُلام بن جائے گی۔

۱۱۔ اگر تُو سچائی پر عمل کرنا چاہتا ہے تو پھر ہُدہُد کی طرح اپنا سر (مجازی) بادشاہ کے آگے سرنگوں نہ کیا کر۔

۱۲۔ لالچ اور طمع کے عقاب سے خوف کھایا کر۔ کیونکہ لالچ کے عُقاب کی منقار (چونچ) اور پنجہ دونوں زہر سے بھرے ہوتے ہیں۔

۱۳ اگر باسگ نہ خواہی جُست پُرخاش
طمع بگسل ز خون و گوشتِ مُردار

۱۴ ز حجّت پند بشنو کاگہست اُو
ز رسمِ چرخِ دوّارِ ستم گار

۱۵ نہ کرد از جملگی اہلِ خراسان
کسی زو بیشتر با دہر پیکار

۱۶ بدین رست آخر از چنگالِ دنیا
بہ تقدیرِ خدای فرد و قہار

۱۷ گر از دنیا برنجی راہِ اُوگیر
کہ زین بہتر نہ راہ ست و نہ ہنجار

ترجمہ

۱۳۔ اگر کُتّے سے پرخاش رہنا نہیں چاہتا ہے تو پھر مُردار کے گوشت کھانے اور خُون پینے کے لالچ سے رشتہ کاٹ لیا کر۔ (اگر لالچی آدمی سے جھگڑنا نہیں چاہتا تو خود لالچ جیسی بُری عادت سے اجتناب کیا کر)

۱۴۔ حجت (ناصر خسروؒ) سے نصیحت سُنا کر کیونکہ وہ ظالم متحرک آسمان کی راہ و رسم سے خوب آگاہ ہے۔

۱۵۔ اہلِ خراسان میں سے کوئی بھی اس سے بڑھ کر زمانے کے ساتھ نبرد آزما نہیں رہا ہے۔

۱۶۔ بالآخر خُدائے واحد و قہار کی تقدیر سے دین ہی کے ذریعے اُسے دُنیا کے چُنگل سے رہائی ملی۔

۱۷۔ اگر دُنیا کے ہاتھوں ستایا ہُوا ہے تو پھر (ناصر خسروؒ کی طرح تُو بھی) خدا کا راستہ یعنی دین اختیار کر کیونکہ خُدا کے راستے یعنی دین سے بہتر نہ کوئی راستہ ہے اور نہ ہی کوئی طریقہ ہے۔

کلام نمبر ۶

چراغ زندگی کے لیے حسنات کا تیل

۱ ای بسر بُردہ خیرہ عمرِ طویل
همه بر قال قال و گفتنِ قیل

۲ خبر آری که این روایت کرد
جعفر از سعد و سعد از اسماعیل

۳ که پسر بود دُو مر آدم را
مه قابیل و کهترش هابیل

۴ مر کهین را خدای ما بگزید
تا بکشتش بدین حسد قابیل

۵ اندرین قصّه نفع و فائده چیست
بنمای آن و بِفگن این تطویل

۶ ور ندانی تو یارِ قابیلی
مانده جاوید در عذاب و بیل

ترجمہ

۱۔ اے وہ شخص جس نے قال قال اور قیل کی بھول بھلیوں میں اپنی طویل عمر گزاری ہے۔

۲۔ تو یہ خبر لاتا ہے کہ یہ روایت جعفر نے سعد سے اور سعد نے اسماعیل سے بیان کی ہے۔

۳۔ حضرت آدمؑ کے دو بیٹے تھے بڑے کا نام قابیل تھا اور چھوٹے کا ہابیل۔

۴۔ خُدا نے آدمؑ کے چھوٹے بیٹے (ہابیل) کو منتخب فرمایا۔ تب اسی حسد کی بِنا پر قابیل نے اُسے قتل کیا۔

۵۔ طوالت میں نہ جایا کر اور مجھے یہ دکھا دے کہ اس قصّے میں نفع اور فائدہ کی بات کون سی ہے؟

۶۔ اگر تُو اس کا فائدہ جانتا نہیں تو پھر (سمجھ لینا کہ تُو خود) قابیل کا دوست ہے اور دائمی کرب و عذاب میں مبتلا ہے۔

۷ نیست آگاهیت که پُرمثل ست
ای خرد مند! سربسر تنزیل

۸ کعبه را می که خواست کرد خراب
سورة الفیل را بده تفصیل

۹ گر ندانی که این مثل برکیست
بَروی برطریقِ ملعون پیل

۱۰ نیست تنزیل سوی عقل مگر
آب در زیرِ کاه بی تاویل

۱۱ اندرافتی به چاهِ نادانی
چون نیابی بسوی علم سبیل

۱۲ هیچ مردم مگر به نادانی
برسرِ خویش گی زند سجیل

ترجمہ

۷۔ اے مردِ دانا! تجھے خبر نہیں کہ (قرآنی) تنزیل سراسر تمثیلات سے بھری ہُوئی ہے۔

۸۔ سورۂ فیل کی تفسیر تو ذرا بیان کرلے کہ وہ کون تھا جو خانۂ کعبہ کو گرانا اور خراب کرنا چاہتا تھا۔

۹۔ اگر تُو نہیں جانتا ہے کہ اس مثال کا اطلاق کس پر ہوتا ہے تو پھر تُو بھی ملعون ہاتھی کی سنّت پر عمل کرتا ہے۔

۱۰۔ عقل کے نزدیک تاویل کے بغیر تنزیل کی حیثیت کاریز کے پانی کی سی ہے۔

۱۱۔ جب تجھے علم (حقیقت) کی طرف راستہ نہیں ملتا تو پھر جہالت کے کنویں میں گر جاتا ہے۔

۱۲۔ کوئی بھی انسان ایسا نہیں جو اپنے اُوپر کنکریاں گرائے مگر یہ کہ وہ نادان ہو۔

۱۳ هیچ کس دیده ای که گفت "نیم"
عدوی جبرئیل و میکائیل

۱۴ بفگن از پُشتِ خویش جهل و بدانک
جهل باری ست سخت زشت و ثقیل

۱۵ تن به علم و عمل فریشته کن
نام چه صالح و چه اسماعیل

۱۶ آب و قندیل هست باتو و لیک
روغن ت هیچ نیست درِ قندیل

۱۷ دُودِ دوزخ نه بیند ایچ سخی
بوی جنّت نه یابد ایچ بخیل

۱۸ جز که در کارِ دین و جُستنِ علم
در همه کارها مکن تعجیل

ترجمہ

۱۳۔ کیا تُو نے ایسا شخص دیکھا ہے جو یہ کہے کہ مَیں جبرائیل اور میکائیل (جیسے ملائکہ مقرب) کا دشمن ہُوں ؟

۱۴۔ اپنی پیٹھ سے جہالت کا بوجھ پھینک دے اور جان لے کہ جہالت ایک بہت ہی بُرا اور بھاری بوجھ ہے۔

۱۵۔ اپنی شخصیّت کو علم وعمل کے ذریعے فرشتہ صفت بنالے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ نام صالح ہو یا اسماعیل۔

۱۶۔ تیرے ساتھ چراغ اور پانی تو موجود ہے لیکن تیری شخصیّت کا چراغ روشن کرنے کے لیے حُسنِ عمل کا تیل موجود نہیں ہے۔

۱۷۔ کوئی بھی سخی جہنّم کا دُھواں نہ دیکھے گا اور کسی بھی بخیل کو بہشت کی بُو نصیب نہ ہوگی۔

۱۸۔ حصولِ علم کی راہ اور دین پر عمل کے سوا کسی بھی کام میں جلدی نہ کر۔

۱۹ چون بُوَد بر حرام وقف تنت
یا بود بر ہجا زبانت سبیل

۲۰ بہ ہمہ عمر مرترا نہ بُوَد
جز کہ دیوِ لعین ندیم و وکیل

۲۱ ذوالجلال از تو ہیچ راضی نیست
چند جوی رضای میرِ جلیل

۲۲ سیلِ مرگ از فراز قصدِ تو کرد
خیز برخیز از ہولِ میل

۲۳ کردہ ای ہیچ توشہ ای رہ را
نیک بنگر یکی بہ رای اصیل

۲۴ بنگر آن ہول روز را کہ کند
ہولِ اُو کوہ را کثیب مہیل

ترجمہ

۱۹- تیرا جسم حرام کاری کیلئے کیسا وقف رہا ہے یا ہجو گوئی کیلئے تیری زبان کیسی سبیل بنی ہوئی ہے ؟

۲۰- زندگی بھر شیطانِ لعین کے سوا تیرا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی دم ساز ۔

۲۱- خدائے ذوالجلال تجھ سے کبھی راضی نہیں۔ کب تک تُو بڑے میر صاحب کی رضاجوئی کا طالب رہے گا۔

۲۲- بلندی کی طرف سے آنے والی موت کے طوفان نے تیری طرف رُخ کیا ہُوا ہے۔ اُٹھ کھڑا ہو جا طوفان کی ہولناکی سے (بچنے کی کوشش کر)

۲۳- اچھی طرح دیکھ لے اور سوچ لے کہ تُونے (آخرت کے) طویل راستے کے سفر کے لیے زادِ سفر کا کوئی اہتمام بھی کیا ہے ؟

۲۴- اس (قیامت کے) دن کی ہولناکی کو دیکھ لینا جس سے (بلند اور مضبوط) پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں گے یعنی ریت کے ٹیلے بن جائیں گے۔

۲۵ بد بدل شد به نیکت ار نکنی
مرگزُیده خدای را تبدیل

۲۶ و زجهان علم دین بری و سخا
حکمت و پند ماند از تو بدیل

۲۷ شعرِ حجّت بدیلِ حجّت دار
پُر ز معنئ خوب و لفظِ جزیل

ترجمہ

۲۵۔ اگر تو خدا کے برگزیدہ امام کو (اپنے منتخب کردہ امام سے) نہ بدلے گا تو تیری بدی نیکی میں بدل جائے گی۔

۲۶۔ دُنیا سے علم دین اور سخاوت کو اپنے ساتھ زادِ سفر کے طور پہ لے جائے گا حکمت و نصیحت تیرے نعم البدل کے طور پر باقی رہ جائے گی۔

۲۷۔ حجّت (ناصر خسروؒ) کا شعر دلیل و برہان کا متبادل سمجھ کر جو عمدہ الفاظ اور حسین معنوں سے لبریز ہے۔

کلام نمبر ۷

زادِ آخرت

۱ از بہرِ چہ ای پیرِ ہُشیوارِ ہُنربین
براسپِ ہوا کرد دلت بارِ دِگر زین

۲ دین است نہالِ شکرِ حکمت ، پورا !
بِنشانش و بہ ہر وقت ازو بارِ شکرچین

۳ مربندِ ہوا را بجز از حکمت نگشاد
حکمت برد از عارض و رُخسار چوزر چین

۴ این است تُرا منزل وزاد ، ای سفری مرد!
برگیر ، ہلا ، زاد و ہمہ بارِ سفر ، زین

۵ ای رفتہ چہل سال بہ تن در رہِ دنیا
گمراہ چرا شد دلِ ہُشیارِ تو در دین

۶ راہت بنمایم سوی دین گر تو نہ گیری
اندر دل ازین پندِ پدر وار پدر کین

ترجمہ

۱۔ اے ہنرمند اور ہوشیار بزرگ ! تیرے دل نے ایک بار پھر کیوں خواہشات نفس کے گھوڑے پر زین رکھ دیا ہے۔

۲۔ اے بیٹے ! دین ہی حکمت کا شکر سے بھرا ہُوا پودا ہے۔ اپنی زندگی کے چمن میں (حکمت کے) اسی پودے کو لگایا کر اور ہر وقت شکر آمیز پھل چُنتا رہ۔

۳۔ حکمت ہی نے خواہشاتِ نفس کی باندھی ہُوئی گرہوں کو کھولا ہے اور حکمت ہی (انسانی اخلاق کے) چہرے پر جمے ہوئے میل کو اُتارتی ہے۔

۴۔ ای مسافر شخص ! یہی تیری منزل اور یہی تیری زادِ راہ ہے۔ خبردار، اپنا زادِ راہ اُٹھالے اور بارِ سفر باندھ لے۔

۵۔ ای چالیس سال تک اپنے جسم کے ساتھ دنیوی زندگی کا سفر جاری رکھنے والے شخص ! تیرا دانا دل دین کے بارے میں کیوں گمراہ ہُوا ہے۔

۶۔ اگر تو اپنے (رُوحانی) باپ یعنی پیر و مرشد کی اس پدرانہ نصیحت کے بارے میں دل میں عداوت نہیں رکھتا تو مَیں دینِ حق کی طرف تیری رہنمائی ضرور کروں گا۔

۷ دارِ گذرست اینت به پرہیز و به طاعت
بِشتاب و بپرہیز و رَو از دارِ گذرہین

۸ بِنداز تبرزین ، چو طبرزد بِشنو پند
چون من طبرزد کہ کنند کارِ تبرزین

ترجمہ

۷۔ یہ دُنیا تیری آخرت کی گزرگاہ ہے تقویٰ و اطاعت (کے حصول) کی طرف جلدی کر اور رہاں اس دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف جلدی سے گزر جا۔

۸۔ تبرزین (کلہاڑی) کو پھینک دے اور نبات جیسی شیریں نصیحت سُن لے۔ میری طرح کون کلہاڑی پن کو قند و شکر میں بدل دیتا ہے۔

کلام نمبر ۸

حُبِّ آلِ یاسینؑ

۱ مرجانِ مرا روانِ مسکین
دانی کہ چہ کرد دوش تلقین

۲ گفتا چو ستور چند خسپی
بندیش یکی ز روزِ پیشین

۳ بنگر کہ چہ کردہ ای بہ حاصل
زین خوردنِ شور و تلخ و شیرین

۴ بسیار شمردِ بر تو گردون
آذار و دی و تموز و تشرین

۵ بنگر کہ چو شنبلید گشت ست
آن لالۂ آبدار و رنگین

۶ شاہینِ زمانہ قصدِ تو کرد
بُرّ بایدت این نفایہ شاہین

ترجمہ

۱۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ میری جان کو مسکین رُوح نے کل کیا تلقین کی۔

۲۔ اُس نے کہا کہ چوپائے کی طرح کب تک سوتا رہے گا۔ آخرت کے بارے میں بھی کبھی سوچ لیا کر۔

۳۔ دیکھ تو لے کہ تُو نے کڑوے، کھٹّے اور میٹھے کھانوں اور طعاموں کے کھانے سے کیا حاصل کیا۔

۴۔ آسمان نے بہار، سردی، گرمی اور خزاں کے موسموں کو تجھ پر بہت زیادہ گِنا ہے۔

۵۔ دیکھ لینا تیرا رنگین اور لالے کی طرح چمکنے اور دمکنے والا چہرہ میتھی کی طرح پیلا ہوگیا ہے۔

۶۔ زمانے کے شاہین نے تیرا قصد کیا ہُوا ہے اور یہ کمینہ شاہین تجھ سے تیری پُوری زندگی چھیننا چاہتا ہے۔

۷ جان و تنِ تو دو گوهر آمد
یکی ز برین دگر فرودین

۸ زین صورتِ خوبِ خویش بندیش
با هفت نجوم همچو پروین ،

۹ چشم و دهن و دو گوش و بینی
پروینِ تو است خود همی بین

۱۰ این صورتِ خوب را نگه دار
تا نفگنیش به قعرِ سجّین

۱۱ غافل منشین ز دیو و برخوان
برصورتِ خویش سورۃُ التّین

۱۲ زی حربِ تو آمده است دیوی
بدفعل تر از همه شیاطین

۷۔ تیری رُوح و جسم کی مثال دو قیمتی موتیوں کی سی ہے۔ ان میں ایک (رُوح) بلندی سے تعلّق رکھتا ہے اور دوسرا (جسم) پستی سے نسبت رکھتا ہے۔

۸۔ اپنے حسین چہرے کے بارے میں سوچ لے جو ثریّا کی طرح سات ستاروں کا جھُرمٹ ہے۔

۹۔ اپنے چہرے کے آسمان پر دیکھنا کہ تیری آنکھیں، تیرا منہ، تیرے دونوں کان اور ناک پروین کا خوشہ نظر آرہا ہے۔

۱۰۔ اپنی اس حسین صورت کی حفاظت کا انتظام کر، کہیں اس کو دوزخ کے مقامِ سجّین میں نہ پھینک دے۔

۱۱۔ اپنے وجود میں مخفی شیطان (کی شرارتوں) سے غافل نہ رہنا اور اپنے چہرے پر سورۃ تین پڑھ کر دم کرتے رہنا (تاکہ شیطان تجھے احسن تقویم کے مرتبے سے گرا کر اسفل السافلین کی طرف نہ لے جائے)

۱۲۔ ایک ایسا شیطان تیرے ساتھ نبرد آزمائی کے لیے آیا ہے جو اپنی بدفعلی میں تمام شیاطین پر برتری رکھتا ہے۔

۱۳ آن این تنِ تُست ازو حذر کُن
وز مکر و فریبِ این بنفرین

۱۴ زین دیو نکال اگر ستوہی
بر مرکبِ دینت برفگن، زین

۱۵ از عہد و وفا زہ و کمان ساز
از فکرت و ہوش تیر و ژوبین

۱۶ یاری نہ دہد تُرا برین دیو
جز طاعت و حُبِّ آلِ یاسین

۱۷ گردِ دلِ خود ز دوستی شان
بر دیو حصار ساز و پرچین

۱۸ در باغِ شریعتِ پیمبر
کس نیست جز آلِ او دہاقین

ترجمہ

۱۳۔ وہ (شیطان) تیرا اپنا جسم ہے جس سے خود کو بچایا کر۔ اور اس کی مکارانہ چالوں اور دغا آمیز باتوں سے نفرت کیا کر۔

۱۴۔ اگر اس خراب کار شیطان سے رنجیدہ ہو چکا ہے تو اپنے دین کی سواری پر زین رکھ دے یعنی دین پر عمل پیرا ہو جا۔

۱۵۔ قول و پیمان کی پاسداری اور وعدہ وفائی سے اپنے لیے زہ (ڈوری) اور کمان بنایا کر اور اپنے ہوش و فکر سے تیر اور نیزہ بنا لیا کر۔ (تاکہ شیطان کیساتھ لڑنے والی جنگ میں فتحیاب ہو سکے)

۱۶۔ تجھے (تیرے وجود میں مخفی اس شیطان کی) بغاوتوں کو فرو کرنے کیلئے صرف اور صرف آل یاسین یعنی آلِ رسول ہی کی اطاعت و محبت مدد دے سکتی ہے۔

۱۷۔ آلِ رسول ہی کی محبت و مودّت سے اپنے دل کے گرداگرد حصار اور باڑ تعمیر کر لیا کر۔

۱۸۔ پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کی شریعت کے چمن میں (خدا و رسول کی طرف سے) صرف آلِ رسول ہی کو دہقانی کا منصب ملا ہے۔

۱۹ بشتاب و بجوی راهِ این باغ
گر نیست مگر به چین و ماچین

۲۰ تین و زیتون ببین درین باغ
وان شهرِ امین و طورِ سینین

۲۱ ای جانِ تُرا به باغِ دهقان
از علم و عمل ، جمال و تزئین

۲۲ در باغ شو و کنار پُر کُن
از دانه و میوه و ریاحین

۲۳ فرعونِ لعین بی خرد را
بر موسیٔ دورِ خویش مگُزین

۲۴ مُشکِ تبتی به پُشک مفروش
مستان بدلِ شکر تبرزین

ترجمہ

۱۹۔ دینِ محمّدی کا یہ شاداب چمن چین و ماچین میں بھی کیوں نہ ہو اس تک رسائی کے لیے تیزی سے قدم بڑھا اور راستہ ڈھونڈ۔

۲۰۔ (دینِ محمّدی کے) اسی چمن میں تین زیتون، شہرِ امین اور طورِ سینین ایک ساتھ دیکھ لیجئے (جو تاویلی اشاروں کی صورت میں موجود ہیں)

۲۱۔ اسی دہقان کے چمن میں تیری رُوح کیلئے علم وعمل کے ذریعے حسن وجمال اور تزئین وآرائش کا اہتمام ہے۔

۲۲۔ اسی باغ (آلِ محمّد) کے اندر آجا اور اپنے دامن روح کو (روحانی قسم کے) غلہ جات، میوہ جات اور نازبوؤں سے بھرلے۔

۲۳۔ نادان اور ملعون فرعون کو اپنے زمانے کے موسیٰ علیہ السلام پر منتخب نہ کیا کر۔

۲۴۔ تبت کی کستوری مینگنی کے عوض نہ بیچا کر اور نبات کے عوض تبرزین (کلہاڑی) نہ لیا کر۔

۲۵ ای حجّتِ بقعتِ خراسان
با دیو مکن جدال چندین

۲۶ در دولتِ فاطمی بیاگن
دیوانت بہ شعرِ حجّت آگین

۲۷ تانور بر آورد ز مغرب
تاویلِ نمازِ بامدادین

ترجمہ

۲۵۔ اے سرزمین خراسان کے حجّت! شیطان کے ساتھ اس قدر مجادلہ نہ کیا کر۔

۲۶۔ فاطمی خلافت میں اپنے دیوان کو عقلی دلائل سے بھرپور اشعار سے بھر دیا کر۔

۲۷۔ تا آنکہ مغرب سے نمازِ فجر کی تاویل بن کر الٰہی ہدایت کا نورُ طلوع ہو جائے۔

کلام نمبر ۹

ایمان و حکمت رُوح کیلئے سامان تربیت ہے

۱ بیاموز ازان کہ ش بیاموخت ایزد
سراز گردِ غفلت بہ دانش بیفشان

۲ بیاموز تا ہمچو سلمان باشی
کہ سلمان ز آموختن گشت سلمان

۳ ز برہان و حجّت سپر ساز و جوشن
بہ میدانِ مردان برون مای عریان

۴ بہ میدانِ حکمت براسپِ فصاحت
مکُن جز بہ تنزیل و تاویل جولان

۵ مدد یابی از نفسِ کلّی بہ حجّت
چو جوئی بہ دل نصرتِ اہلِ ایمان

۶ ترا نفسِ کلّی چو بشناسی اُورا
نگہ دارد از جہل و عصیان و نسیان

ترجمہ

۱۔ اسی (شخصِ کامل) سے تعلیم لے جسے خود خُدا نے تعلیم دی ہے اور علم و دانش ہی کے ذریعے اپنے دماغ سے غفلت کی گرد جھاڑا کر۔

۲۔ سیکھ لے تاکہ تو بھی سلمان جیسا ہو جائے۔ سلمان سیکھنے کی وجہ سے سلمان بن گیا ہے۔

۳۔ دلائل و براہین سے اپنے لیے ڈھال اور زِرہ تیار کیا کر۔ مردانِ کار کے مقابلے کے لیے میدان میں ننگا نہ آیا کر۔

۴۔ فصاحت کے گھوڑے پر سوار ہو کر حکمت کے میدان میں تنزیل و تاویل کے ذریعے اپنی جولانیاں دکھایا کر۔

۵۔ تُو جب دل سے اہلِ ایمان کی نصرت و امداد کا طالب رہے گا تو پھر حجت و دلیل کیلئے تجھے نفسِ کُلی کی تائید (مدد) ملے گی۔

۶۔ جب تجھے نفسِ کُلّی کا عرفان حاصل ہوگا تو پھر نفسِ کُل تجھے جہالت، نافرمانی اور بھُول چُوک سے محفوظ رکھے گا۔

۷ بران سان که رنگین گُل و یاسمین را
نشانده ست دهقانش بر طرفِ بُستان

۸ گُل از نفس کُل یافته است آن عنایت
که تو خوش منش گشته ای زان و شادان

۹ به نرمی ظفر جوی برخصمِ جاهل
که کُه را به نرمی کند پست باران

۱۰ سخن چون حکیمان نکوگوی و کُوته
که سحبان به کُوته سخن گشت سحبان

۱۱ خرد را به ایمان و حکمت بپرور
که فرزندِ خودرا چنین گفت لقمان

۱۲ چو جانت قوی شد به ایمان و حکمت
بیاموزی آنگه زبانهای مرغان

ترجمہ

۷۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ رنگدار پھول اور چنبیلی کو چمن کا مالی باغ کے کنارے پر سجا کر حفاظت سے رکھتا ہے۔

۸۔ پھول کو یہ عطیہ نفس کُل ہی سے ملا ہے جس کے رنگ اور بُو سے تو خوش و خرم رہا ہے۔

۹۔ نرمی ہی سے جاہل دشمن پر فتح یاب ہو جا۔ (کیونکہ) بارش بھی نرمی ہی سے پہاڑ کو پست کر دیتی ہے۔

۱۰۔ حکماء کی طرح بات کو مختصر مگر عمدہ (اسلوب میں) کہا کر۔ سُحبان وائل مختصر گوئی ہی کی وجہ سے سُحبان بن گیا ہے۔

۱۱۔ عقل کی پرورش ایمان و حکمت کے ذریعے سے کیا کر۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لیے یہی نصیحت کی تھی۔

۱۲۔ جب تیری رُوح ایمان و حکمت کے ذریعے سے مضبوط ہو گی تب تجھے پرندوں کی زبان سمجھ آئے گی۔

۱۳ بگویند باتو ہمان مورو مرغان
کہ گفتند ازین پیشتر باسلیمان

۱۴ درین قبۂ گوہرِ نا مرکّب
زبہرِ چہ کردہ است یزدانت مہمان

۱۵ تُرا بردگر زندگانِ زمینی
چہ گوئی زبہرِ چہ دادہ ست سلطان

۱۶ حکیما! زبہرِ تو شُد در طبائع
جواہر، نہ ازبہر ایشان ، پریشان

۱۷ زبہرِ تو مشک و کافور و عنبر
سیہ خاک در زیرِ زنگاری ایوان

۱۸ تُرا برجہانی جزین این عجائب
کہ پیداست اینجا ، دلیلست وبرہان

ترجمہ

۱۳۔ تیرے ساتھ پرندے اور چیونٹیاں اسی طرح مصروفِ گفتگو ہوں گی جس طرح اس سے پہلے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے گفتگو کر رہی تھیں

۱۴۔ مجرد موتیوں یعنی ستاروں سے بھرے ہُوئے اس قبہ (دنیا) میں خدائے بزرگ و برتر نے تجھے کس لیے مہمان بنایا ہے؟

۱۵۔ تجھے زمین کی دوسری ذی حیات مخلوق پر (خُدا نے) کس لیے یہ غلبہ اور قوت عطا فرمائی ہے۔

۱۶۔ اے حکیم! طبائع کے اندر جواہرات تیرے لیے پریشان ہیں ان (دوسری مخلوقات) کے لیے نہیں۔

۱۷۔ (خُدا نے) صرف تیرے لیے ستاروں سے مزیّن گنُبد یعنی آسمان کے نیچے خاکِ سیاہ کو مشک، کافور اور عنبر بنا دیا ہے۔

۱۸۔ یہ عجائبات جو یہاں نظر آرہے ہیں تیرے لیے ایک اور دُنیا کے وجُود کے اثبات کی دلیل ہیں۔

۱۹ جهانی ست آن پاک و پُرنور و راحت
تمام و مهیّا و بی عیب و نقصان

۲۰ اثر های آن عالَم ست این کزوی
درین تنگ زندان تو شادان و خندان

۲۱ اگر نیستی آن جهـان ، خاکِ تیره
شکر کی شـدی هرگز و عنبر و بان

۲۲ به اُمیدِ آن عالم ست ، ای برادر !
شب و روز بی خواب و باروزه رهبان

۲۳ مکانِ نعیم ست و جای سـلامت!
چنین گفت یزداں ، فروخوان ز فرمان

ترجمہ

۱۹۔ وہ ایک ایسی دُنیا ہے جو پاک ہے ، نور و راحت سے معمُور ہے ، عیب و نقصان سے منزّہ اور کامل ہے اور وہاں ہر چیز میسّر ہے۔

۲۰۔ یہ اُس دُنیا کا اثر ہے جس کے نتیجے میں تو اِس تنگ و تاریک زندان (دُنیا) میں خوش و خرّم ہے۔

۲۱۔ اگر وہ دُنیا نہ ہوتی تو (یہ) سیاہ مٹّی قند و شکر اور بان[۱] و عنبر کب بن سکتی ہے۔

۲۲۔ اے میرے بھائی ! اُسی (ماورائی) دُنیا کی اُمید پر راہب (مذہب نصاریٰ کا زاہد) دن رات اپنے اُوپر نیند حرام کیے ہوئے ہے اور ہمہ وقت روزہ دار رہتا ہے۔

۲۳۔ وہی دُنیا نعمتوں کا گھر اور سلامتی کی منزل ہے۔ قرآن پاک کو اُٹھا کر پڑھ لے خداوند عالمین نے یہی کچھ ارشاد فرمایا ہے۔[۲]

---

[۱] بان ایک خوشبودار درخت کا نام ہے جو عرب میں ہوتا ہے جس کے بیج سے تیل نکالا جاتا ہے جس کو بید مُشک بھی کہا جاتا ہے۔

[۲] القرآن ۲۹/۶۴

۲۴ گر آن را نه ببینی همی همچو عامه
سزای فسار و نواری و پالان

۲۵ نگر تا نفریبد این دیو دنیا
حذر دار این دیو، هان ای پسرهان

۲۶ ازین دیو تعویذ کن خویشتن را
سخنهای صاحب جزیرهٔ خراسان

۲۷ به چنگال و دندان جهان را گرفتی
ولیکن شدت کند چنگال و دندان

۲۸ کنون زانکه کردی و خوردی، به توبه
همی کن ستغفار و می خور پشیمان

۲۹ از این چاه بر شو به سولانِ دانش
به یک سو شو از جوی و از جرّ عصیان

ترجمہ

۲۴۔ اگر تُو (دیدۂ بصیرت سے) اس (ماورائی) عالم کا مشاہدہ نہیں کرتا تو پھر عامۃ الناس کی طرح لگام، باگ ڈور اور کجاوے کے قابل ہے یعنی انسان نہیں حیوان ہے۔

۲۵۔ دیکھ لینا کہیں دُنیا دار شیطان تجھے دغا نہ دے ہاں اے میرے بیٹے! ہاں اس شیطان (کے دغا) سے بچتے رہنا۔

۲۶۔ اسی دُنیا دار شیطان کے آسیب سے محفوظ رہنے کے لیے جزیرۂ خراسان کے حجّت (ناصر خسروؔ) کی (ناصحانہ) باتیں اپنے لیے تعویذ قرار دیا کر۔

۲۷۔ تُو نے دُنیا کو ہاتھوں کے ساتھ دانتوں سے بھی پکڑ لیا ہے مگر تیرے دانت اور تیرے پنجے کُند پڑ چکے ہیں (دُنیا جوں کی توں ہے)

۲۸۔ اب تک تُو نے جو جی میں آیا کیا اور جو چاہا کھایا مگر (اب تو) توبہ کے ذریعے استغفار کر اور اپنی بداعمالیوں پر پشیمان ہو۔

۲۹۔ جہالت کے اسی کنویں (دنیا) سے علم و دانش کے سولان نامی پہاڑ پر چڑھا کر اور گناہوں کی نہروں اور آبشاروں سے ایک طرف ہو جا۔

کلام نمبر ۱۰

زمانے کی انسان دُشمنی

۱ ای شدہ مشغول بہ کارِ جہان
غرّہ چرائی بہ جہانِ بہان

۲ گر تو نہ دیوی بہ ہمہ عمرِ خویش
از پسِ این دیو چرائی دوان

۳ پیشِ تو درمی رود اُو کینہ ور
تو ز پسِ اُو چہ دوی شادمان

۴ ہیچ نترسی کہ تُرا این نہنگ
ناگہ یک روز کشد در دہان

۵ گرت بہ مغز اندر ہوش ست و رای
رُوی بگردان ز دروغِ زمان

۶ آزت ہر روز بہ فردا دہد
وعدۂ چیزی کہ نہ باشد چنان

ترجمہ

۱۔ اے وہ شخص! جو دُنیا کے کام کاج میں مصروف ہے۔ اس بدکنے والی دُنیا پر مغرور کیوں بنا ہُوا ہے۔

۲۔ اگر تو خود دیو نہیں تو ساری عمر دیوِ دُنیا کے تعاقب میں کیوں رواں دواں ہے۔

۳۔ وہ تو تیرے سامنے ہی تجھ سے اپنی عداوت کا برملا اظہار کرتا ہے اور تُو اس کے پیچھے اس قدر مسرّت سے کیوں دوڑ دھوپ کر رہا ہے۔

۴۔ کیا تجھے ڈر نہیں کہ یہ مگرمچھ ایک دن اچانک تجھے اپنے منہ کا نوالہ بنالے گا۔

۵۔ اگر تیرے دماغ میں ہوش اور رای نام کی کوئی چیز ہے تو پھر زمانے کے جھُوٹ سے اپنا رُخ پھیرلے۔

۶۔ تیرا لالچ روزانہ تجھے ایسی چیزوں کا وعدہ کرتا ہے کہ حقیقت میں ان چیزوں کا وجود ہی نہیں ہوتا۔

۷ پیر شُدت برغم و سختی و رنج
بر طمعِ راحتِ شخصِ جوان

۸ بر تو به اُمیدِ بهی روز روز
چرخ و زمان می شمرد سالیان

۹ دشمنِ تُست ای پسر! این روزگار
نیست به تو در طمعش جز به جان

۱۰ گژدم دارد بسی از بهرِ تو
کرده نهان زیرِ خز و پرنیان

۱۱ چون تو بسی خورده است این اژدها
هان به حذر باش ز دندانش هان

۱۲ رهگذرست این نه سرای قرار
دل منه این جا و مرنجان روان

ترجمہ

۷۔ تُو اپنے جوان جسم کو راحت پہنچانے کے لالچ میں اُٹھائے جانے والے رنج، سختی اور غم میں بوڑھا ہو چکا ہے۔

۸۔ اچھائی کی اُمید میں زمانہ اور آسمان (تیری زندگی کے) ایک ایک دن اور ایک ایک سال گنتے جاتے ہیں۔

۹۔ اے میرے بیٹے! زمانہ تیرا دشمن ہے اور یہ تجھ سے تیری جان لینے کی طمع کیے ہُوئے ہے۔

۱۰۔ یہ اپنے پہنے ہُوئے گلدار ریشمی کپڑوں کے نیچے تیرے لیے کینے اور عداوت کے بہت سے بچھو چھپائے ہُوئے ہیں۔

۱۱۔ اس اژدہا نے تجھ جیسے کئی لوگوں کو نگل لیا ہے ہاں ہاں اس کے (تیز) دانتوں سے بچتے رہنا۔

۱۲۔ یہ (دُنیا) تیرا مسکن نہیں گزرنے والا راستہ ہے۔ اس سے دلبستگی اختیار نہ کر اور اپنی رُوح کو آزُردہ اور رنجیدہ نہ کر۔

۱۳ ایزد زی خویش همی خواندت
ای شده فتنه بزمین و زمان

۱۴ فردا زین خواب چو آگه شوی
سود نه داردت خروش و فغان

۱۵ چون که نیندیشی ازان روزِ جمع
کانجا باشند کهان و مهان

۱۶ آنجا آن روز نگیرد دست
نه پسر و نه پدرِ مهربان

۱۷ زیرِ گناهانِ گران و وبال
سُست شدت گردن و پُشت و میان

۱۸ جز به گهِ بازپسین دم زدن
از تو نه جنبد به شهادت زبان

ترجمہ

۱۳۔ خُدا تجھے اپنے ہاں بُلا رہا ہے۔ اور تُو ہے کہ بس زمین و زمان پر فریفتہ یعنی عاشق بنا ہُوا ہے۔

۱۴۔ کل جب تُو اس خواب (مجازی زندگی کی حقیقت) سے واقف ہو جائے گا تو اس وقت تیرے رونے اور آہ و بکا کرنے سے تجھے کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔

۱۵۔ حشر کے دن کے بارے میں کیوں نہیں سوچتا جہاں چھوٹے اور بڑے سب کے سب یکجا ہوں گے۔

۱۶۔ اُس دن وہاں نہ تیرا مہربان والد اور نہ ہی تیرا عزیز بیٹا تیری دستگیری کر سکے گا۔[۱]

۱۷۔ گناہ و خطا کے بھاری بوجھ تلے تیری کمر، تیری پیٹھ اور تیری گردن سُست پڑ چکی ہیں۔

۱۸۔ صرف دُنیا سے واپسی کے وقت یعنی حالتِ نزع میں تیری زبان کلمۂ شہادت کی ادائیگی کیلئے ہلتی ہے (علاوہ اسکے زندگی میں تجھے زبان پر خُدا کا نام لینے کی بھی توفیق نصیب نہ ہوئی)

۱ القرآن ۲/۴۸

۱۹ جانِ تو از بہرِ عبادت شدہ ست
بستہ درین خانہ ای پُر استخوان

۲۰ کانِ توست این تن و طاعت گہر
گوہر بیرون کن ازین تیرہ کان

۲۱ جانت سوارست و تنت اسپِ تو
جز بہ سوی خیر و صلاحش مران

۲۲ گیتی دریاست و تنت کشتی است
عمرِ تو بادست وتو بازار گان

۲۳ این ہمہ مایہ ست کہ گفتم ترا
مایہ بہ بازار چہ دہی رایگان

۲۴ ای پسرِ خُسرو حکمت بگو
تات بود طاقت و توش و توان

ترجمہ

۱۹۔ تیری رُوح اُس ہڈیوں سے بنے ہُوئے گھر (جسدِ عنصری) میں صرف عبادتِ الٰہی ہی کے لیے باندھی گئی ہے۔[۱]

۲۰۔ یہ جسم تیری کان ہے اور اطاعت اس میں بننے والا موتی ہے۔ ہاں اپنے جسم کی اس اندھیری کان سے اطاعت کا موتی باہر نکالا کر۔

۲۱۔ تیرا جسم سواری کی اور تیری رُوح سوار کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس سواری یعنی جسم کو صرف اور صرف خیر و فلاح کے کاموں کیلئے دوڑایا کر۔

۲۲۔ دُنیا ایک سمندر اور تیرا جسم اس میں چلنے والی کشتی کی مثال ہے جبکہ تیری زندگی بادِ موافق اور تو خود ایک تاجر سے عبارت ہے۔

۲۳۔ یہ سب کچھ جو مَیں نے تجھے بتایا تیرے لیے ایک قیمتی اثاثے کی حیثیت رکھتے ہیں تو اپنے اس قیمتی اثاثے کو بازارِ عالم میں رائگاں (مُفت میں) کیوں دیتا ہے۔

۲۴۔ اے خسرو کے بیٹے ناصر! جب تک تیرے اندر تاب و طاقت موجود ہے حکمت و بصیرت کی باتیں بیان کرتا جا۔

---

[۱] القرآن ۵۱/۵۶

۲۵ ای به خراسان در سی مُرغ وار
نامِ تو پیدا و تنِ تو نهان

۲۶ روز و شب از بحرِ سخن هم چنین
دُرّ همی جوی و همی بر فشان

۲۷ تا ز تو میراث بماند سُخن
چون بروی زی سفرِ جاودان

۲۸ خیز به فرمانِ امامِ جهان
برکش در بحرِ سخن بادبان

ترجمہ

۲۵۔ اے ناصر! سرزمینِ خراسان میں سیمرغ (عنقا) کی طرح تیرا نام تو ظاہر و باہر ہے مگر تیری شخصیت مخفی ہے۔

۲۶۔ دن رات شاعری کے دریا سے اسی طرح موتی ڈھونڈتا رہ اور انہیں بکھیرتا جا۔

۲۷۔ جب تو دائمی سفر پر جائے گا تو تیرے کلام (کے قیمتی موتی تیرے عقیدتمندوں کے لیے روحانی) میراث کی صورت میں باقی رہ جائیں گے۔

۲۸۔ اُٹھیے زمانے کے امام کے امر و فرمان پر اپنی فکر کا سفینہ دریائے شاعری میں چلاتے رہیئے۔

کلام نمبر ۱۱

دینداری کی ترغیب اور دُنیا داری سے اجتناب کی تلقین

۱ تن صدف ست ای پسر، به دین و به دانش
جانت بپرور درو چو لؤلؤِ مکنون

۲. اهرون از علم شد سمر به جهان در
گر تو بیاموزی، ای پسر، توی اهرون

۳ نیک و بد و دیوی و فریشتگی را
سوی خردمند هست مایه و قانون

۴ مادرِ دیوان یکی فریشته بوده ست
فعلِ بدش کرد زشت و فاسق و ملعون

۵ راهِ تو زی خیر و شر هر دو گشاده ست
خواهی ایدون گرای و خواهی ایدون

۶ دیو و فرشته به خاک و آب درون شد
دیو مغیلان شد و فرشته زیتون

ترجمہ

۱۔ اے میرے بیٹے! تیرے جسم کی حیثیت صدف کی ہے جس کے اندر دین و دانش کے ذریعے دُرِ مکنون (نایاب موتی) کی طرح اپنی رُوح کی تربیت کیا کر۔

۲۔ علم ہی کے ذریعے دنیا میں حضرت ہارونؑ کو شہرت ملی ہے۔ اے میرے بیٹے! اگر تو بھی دانش آموزی کا طریقہ اختیار کریگا تو یقیناً تُو بھی ہارون جیسا بن سکتا ہے۔

۳۔ نیک و بد کا معاملہ ہو یا شیطانیت و فرشتگی کا معاملہ، عقل مند کے نزدیک اس کا ایک اصل اور قانون ضرور ہے۔

۴۔ شیاطین کی بنیاد ایک ایسا فرشتہ رہا ہے جس کی بدعملی نے اسے ملعون، فاسق اور فاجر بنا دیا ہے۔

۵۔ تیرا راستہ خیر و شر دونوں کیجانب کھلا ہُوا ہے خواہ وہ راستہ اختیار کر لے خواہ یہ راستہ اختیار کر لے (اختیار تیرے ہاتھ میں ہے)

۶۔ دیو اور فرشتہ مٹی اور پانی میں داخل ہو چکے ہیں، دیو نے ببول کی شکل اختیار کی ہے اور فرشتے نے زیتون کا روپ دھارا ہے۔

٧ دادکن ارنام نیک خواهی ازیراک
نامور از داد گشت شهره فریدون

٨ هزل زکس مشنو و مگوی ازیراک
عقلِ ترا دشمن است، هزل چو هپیون

٩ دل به یقین ای پسر خزینهٔ دین ست
چشمِ تو چون روزن ست وگوش چو پرهون

١٠ گوهرِ دین چون در این خزینه نهادی
روزن و پرهون رو تو سخت کن اکنون

١١ روزن و پرهون چو بسته گشت، خیانت
راه نه یابد بسوی گوهرِ مخزون

١٢ منگر سوی حرام و جز حق مشنو
تا نبرد دیوِ دزد سوی تو آهون

ترجمہ

۷۔ اگر نیک نامی چاہتا ہے تو عادل ہو جا کیونکہ فریدون بادشاہ عدل پروری کی وجہ سے (تاریخ عالم میں) مشہور اور نامور ہو چکا ہے۔

۸۔ بیہودگی پر نہ خود عمل کیا کر اور نہ ہی کسی اور کی بیہودگی سننا گوارا کیا کر۔ بیہودگی افیون کی طرح تیری عقل کی دشمن ہے۔

۹۔ اے میرے بیٹے! تیرا دل یقیناً دین کا خزانہ ہے، تیری آنکھ روشندان کی طرح ہے تو کان بالکونی جیسے ہیں۔

۱۰۔ جب دینداری کے موتی کو اپنے دل کے اس خزانے میں رکھ دیا ہے تو پھر چاہیے اپنے روشندان اور بالکونی کو اچھی طرح بند کر لے۔

۱۱۔ جب روشندان اور بالکونی کو سختی سے بند کر لیا تو پھر خیانت کو اس مخفی موتی (دینداری) کی طرف راستہ نہیں مل سکتا ہے۔

۱۲۔ حرام کاری کی طرف نہ دیکھ اور صرف حق بات ہی سنا کر، تاکہ چور شیطان تیری طرف شبخون مارنے کے ارادے سے نہ آسکے۔

۱۳ توبہ کن از ہر بدی بہ تربیتِ دین
جانت چو پیراہنست و توبہ چو صابون

۱۴ زندہ بہ آبند زندگان کہ چنین گفت
ایزدِ سبحانِ بی چگونہ و بی چون

۱۵ زندہ زما ای پسر! نہ این تنِ خاکیست
سوی پیامبر، نہ نیز سوی فلاطون

۱۶ بلکہ زما زندہ و شریف و سخن گوی
نیست مگر جانِ برجستہ و میمون

۱۷ جسم اگر از آبِ مُردہ زندہ بماندی
خلق نہ مُردی ھگرز برلبِ جیحون

۱۸ آبِ خدای آنکہ مُردہ زندہ بدو کرد
آن پسرِ بی پدر، برادرِ شمعون

ترجمہ

۱۳۔ دین کی تربیت کے ذریعے ہر طرح کی بُرائی سے توبہ کرلے، تیری روح کی مثال کُرتے کی ہے اور توبہ کی حیثیت صابن کی ہے (جو کُرتے سے میل کو اُتارتی ہے)

۱۴۔ خُدائے بے چون و بے چگونہ نے یُوں فرمایا ہے کہ تمام ذی حیات پانی سے زندہ ہیں۔[1]

۱۵۔ اے میرے بیٹے! نہ تو رسول خُدا کے نزدیک اور نہ ہی حکیم افلاطون کی نظر میں ہم میں سے زندہ سے مراد یہ مٹیالا جسم ہرگز نہیں یعنی دین اور فلسفہ دونوں کی نظر میں جسم نہیں روح زندہ کہلاتی ہے۔

۱۶۔ بلکہ زندہ، شریف اور بولنے والا جوہر تو صرف اور صرف متبرک رُوح ہی ہے۔

۱۷۔ اگر لوگ مُردہ پانی سے زندہ ہو جاتے تو وہ لوگ جو دریائے جیحوں کے کنارے آباد ہیں کبھی نہ مرتے۔

۱۸۔ خدا کا زندہ پانی (آبِ حیات) وہ ہے جسکی بدولت بغیر باپ کے بیٹے اور شمعون کے بھائی حضرت عیسٰی مسیحؑ نے مُردوں کو زندہ کیا۔

---

[1] القرآن ۲۱/۳۰

۱۹ در دہنِ پاکِ خویش داشت مران را
وز دہنش جز بہ دَم نیامد بیرون

۲۰ اصلِ سخنہا دم ست سوی خردمند
معنی باشد سخن بہ دم شدہ معجون

۲۱ گر تو بیاموزی ای پسر! سخنِ خوب
خوار شود پیشِ تو خزانۂ قارون

۲۲ فضلِ سخن کی شناسد آنکہ نداند
فضلِ اساس و امام و حجّت و ماذون

۲۳ طبعِ تُو ای حجّتِ خراسان در زہد
دُرّ ہمی درکشد بہ رشتہ ہمیدون

ترجمہ

۱۹۔ وہ زندہ پانی (آبِ حیات) (حضرت عیسٰی مسیحؑ) اپنے پاک و پاکیزہ منہ ہی میں رکھتا تھا جو دم یعنی نفس کی صورت میں آپکے دہن مبارک سے جاری ہوتا تھا (جسکو اسلامی ادب میں دمِ عیسٰی یا انفاسِ مسیح کہا جاتا ہے)

۲۰۔ مردِ دانا کے نزدیک کلام کی بنیاد ہی نَفَس ہے نَفَس اور حقیقت کی ترکیب سے رُوحانیت کا معجُون یعنی دوا بنتی ہے۔

۲۱۔ اے میرے بیٹے! اگر تُو خوش کلامی کا قرینہ سیکھے گا تو پھر تیرے سامنے قارون کا خزانہ بھی بے قدر و قیمت ثابت ہوگا۔

۲۲۔ کلام کی فضیلت وہ شخص کیا جانے جو اساس، امام، حجّت اور ماذون کا فضل و منزلت نہ جانتا ہو۔

۲۳۔ اے سرزمینِ خراسان کے حجّت (ناصر خسروؒ) تیری نابغہ طبیعت زہد و تقویٰ سے آراستہ موتی کو نظم و شاعری کی لڑی میں پروتی رہتی ہے۔

کلام نمبر ۱۲

انسان، خدا کا مہمان

۱ چرخِ گردندہ و اجرام و چہار ارکان
کانِ جانست، چنین باشد جان را کان

۲ کانِ جانست کہ پُر جانور است این چرخ
گرچہ خود نیست مر این نادرہ کان را جان

۳ گوہرِ کانِ دلم نیز چنین شاید
خوب و ہشیار و سخن گوی و معانی دان

۴ نامہ ای کرد خدا چون بخرد زی تو
نامہ رانیست مگر صورتِ تُو عنوان

۵ نیک زین عنوان بندیش و مُرادِ اُو
ہمہ زین عنوان چون روز ہمی برخوان

۶ در تنِ خویش ببین عالم را یکسر
ہفت نجم و دہ ودو بُرج و چہار ارکان

ترجمہ

۱۔ یہ گھومنے والا آسمان، یہ اجرام اور یہ عناصر اربعہ جان کے لیے کان کی حیثیت رکھتے ہیں اور جان کی کان ایسی ہی ہوتی ہے۔

۲۔ یہ آسمان جان کی کان ہے تب تو وہ جانداروں سے بھرا ہوا ہے۔ اگرچہ اس اچھوتی کان کی اپنی جان نہیں ہے۔

۳۔ میرے دل کی کان کے موتی بھی عمدہ، دانا، متکلم اور معنی فہم ہونے چاہئیں۔

۴۔ خدائے تعالیٰ نے عقل کے ذریعے تیرے نام ایک مکتوب لکھ دیا ہے جس کا عنوان تیری (حسین) صورت ہے۔

۵۔ اس عنوان اور اس کے مقصود و مراد پر سوچ لے اور دن کی روشنی ہی میں اس مکتوب کا سرنامہ پڑھا کر۔

۶۔ اپنے جسم ہی کے اندر کائنات کا مشاہدہ کیا کر۔ سات ستارے، بارہ بُرج اور چار عنصر یہ سب تیرے اپنے بدن میں جمع ہیں۔

۷ تابدانی کہ تو باری و جہان تخم است
کیست دہقانِ تُو و تخمِ تُو جز یزدان

۸ نہ عجب کز تُو خطریافت جہان زیرا
خطرِ تخم بہ بارست سوی دہقان

۹ میر برتخت درایوانش فرود آرد
چون خردمند و گرامیش بُوَد مہمان

۱۰ گر نہ مہمانِ خدای تُو تُرا ایزد
چون نشاندہ ست درین پُر ز چراغ ایوان

۱۱ کیستی ، بنگر کز بہرِ تُو می روید
در صدف مرجان ، در خاکِ کہن ریحان

۱۲ مزہ اندر شکر و بوی بہ مشک اندر
ہردُو از بہرِ تُو ماندہ ست چنین پنہان

ترجمہ

۷۔ تاکہ تیری سمجھ میں آجائے کہ دُنیا ایک بیج کی مثال ہے اور تُو اس کا پھل ہے، خُدا کے سوا کون تیرا دہقان ہے اور تیرے وجُود کا بیج کس نے بویا ہے۔

۸۔ یہ تعجّب کی بات نہیں دُنیا کو تجھ ہی سے وقار ملا ہے کیونکہ دہقان کے نزدیک بیج کی قدر و منزلت اس کے پھل سے ہے۔

۹۔ کوئی بھی صاحب اقتدار شخص اپنے محل میں اُس شخص کو مہمان بناتا ہے جو صاحب بصیرت اور صاحبِ قدر و منزلت ہے۔

۱۰۔ اگر تُو خدائے تعالےٰ کا مہمان نہیں ہے تو پھر خُدائے تعالیٰ نے تجھے ستاروں کے چراغ سے سجائے ہُوئے اپنے اس محل یعنی دُنیا میں کیسے بٹھایا ہے۔

۱۱۔ دیکھ تو لے کہ تُو کون ہے؟ تیرے ہی لیے صدف میں مونگے اُگتے ہیں تو بوسیدہ مٹی میں سے نازبو کھِلتے ہیں۔

۱۲۔ شکر کے اندر مزہ اور مُشک کے اندر خُوشبو دونوں تیرے ہی واسطے اَن دیکھی صورت میں موجود ہیں۔

۱۳ خوش و ناخوش که ازین خاک همی روید
زین طعام ست ترا جمله وزان درمان

۱۴ تو امیری و فصیحی و تُرا رعیت
حیوانند که گنگ اند همه ایشان

۱۵ نیست پوشیده که شاهِ حیوانی تُو
که نه عریانی و ایشان همه گان عریان

۱۶ بنده و کارکُنانند تُرا گوئی
تو سلیمانی و ایشان همگان دیوان

۱۷ دیو اگر کارکنِ بی خرد و دین است
پس حقیقت همه دیو اند تُرا حیوان

۱۸ دست اندر رسنِ آلِ پیمبر زن
تاز دیوان نه رود برتنِ تُو دستان

ترجمہ

۱۳۔ پسند و ناپسند جو بھی اس مٹی (زمین) سے اُگتے ہیں وہ سب پسندیدہ (غلہ جات و میوہ جات) تیرے طعام بنے ہُوئے ہیں جبکہ ساری ناپسندیدہ (جڑی بُوٹیاں) بلکہ تیرے لیے دوا بنی ہُوئی ہیں۔

۱۴۔ تو سردار ہے اور صاحب فصاحت متکلّم ہے اور سارے حیوانات تیری رعایا ہیں اس لیے وہ سب تیرے سامنے خاموش اور گونگے ہیں۔

۱۵۔ یہ کوئی ڈھکی چُھپی بات نہیں۔ تُو سارے حیوانات کا بادشاہ ہے اس لیے تو ننگا نہیں جبکہ سارے حیوان ننگے ہیں۔

۱۶۔ یہ سارے (حیوانات) تیرے غلام اور تیرے کارکُن ہیں گویا تو (حضرت) سلیمان ہے اور سب دیوؤں کی طرح تیری خدمت کے لیے ہمہ وقت آمادہ ہیں۔

۱۷۔ دیو اگر دین و دانش کے بغیر کارکن ہیں تو پھر یہ سارے حیوان حقیقت میں تیرے لیے دیو کے درجے میں ہیں جن کے پاس نہ تو دین ہے نہ عقل ہے۔

۱۸۔ آلِ رسولؐ ہی کے سلسلے کی رسّی کو ہاتھ سے مضبوط تھام لے تاکہ ان دیوؤں میں سے کسی کا آسیب تجھ پر اپنا اثر نہ کر سکے۔

۱۹ تُخمِ ہر معصیت ای پورِ پدر ، جہل ست
نارد این تُخم بری جز کہ ہمہ عصیان

۲۰ تُخمِ بد را چہ بود ، بار مگر ہم بد
مکرِ فرعون کہ پذرفت مگر ہامان

۲۱ جہل را از دلِ تو علم برآرد بیخ
خاکِ تاریک بہ خورشید شود رخشان

۲۲ مردمی کن بطلب دین کہ بدان داده است
ایزدت عمر کہ تا بہ شوی ، ای نادان

۲۳ گر ستوری کنی و علم نیاموزی
بر تُو تاوان بود این ، بلی تاوان

۲۴ گر تُرا ہمّت برخواب و خور افتاده است
گرت گویم کہ ستوری نہ بود بہتان

ترجمہ

۱۹۔ اے باپ کے بیٹے ! جہالت ہی تمام معصیتوں کا بیج ہے۔ اسی بیج سے ہی (شجرِ زندگی) پر معصیت کا ثمر لگتا ہے۔

۲۰۔ بُرے تخُم کا ثمر بھی بُرا ہی ہوتا ہے۔ فرعون کا فریب و دغا صرف ہامان ہی کو قابلِ قبول ہوتا ہے۔

۲۱۔ علم ہی تیرے دل سے جہالت کی جڑیں اُکھیڑتا ہے اور سُورج ہی کے دَم سے خاکِ سیاہ روشن ہوتی ہے۔

۲۲۔ اے نادان ! انسانیت ہی کو اپنایا کر، دین کا متلاشی رہ۔ خُدا نے اِنھیں (دینداری اور انسانیت) کے حصول کیلئے تجھے زندگی عطا فرمائی ہے تاکہ تُو اچھا بن سکے۔

۲۳۔ اگر تُو علم حاصل نہیں کرے گا اور حیوانیت اختیار کرے گا تو پھر تیری زندگی تیرے لیے ایک تاوان بن جائے گی، جی ہاں تاوان۔

۲۴۔ اگر تیری ساری ہمّت صرف خواب و خور ہی پر مرکُوز رہی ہے تو ایسے میں اگر مَیں تجھے حیوان کہوں تو یہ الزام یا بُہتان ہرگز نہ ہو گا۔

۲۵ ای بہ نان کردہ بدل عمرِ گرامی را
من نہ دیدم چو تُو بی حاصل بازرگان

۲۶ جہد آن کن کہ ازین کانِ جہان جان را
برگزاری بہ خرد زین فلکِ گردان

۲۷ چوروی از پسِ این دیوِ گُریزندہ
چہ زنی پُتک برین سرد و قوی سندان

۲۸ مرمرا تازہ جوانی ز پسِ اُو شد
ای جوان ! گر خبرت ہست چنین خُلقان

ترجمہ

۲۵۔ اے وہ شخص! جس نے ایک روٹی کے ٹکڑے کے عوض عمر گنوائی ہے مَیں نے (دُنیا میں) تجھ جیسا خسارہ اُٹھانے والا تاجر کہیں نہیں دیکھا ہے۔

۲۶۔ کوشش تو یہ کرلے کہ دُنیا کی اس کان سے اپنی رُوح کو عقل وبصیرت کے (بال و پر) کے ذریعے اس متحرک آسمان سے پار نکال دے۔

۲۷۔ اس فراری دیو (خواہشات دُنیا) کے تعاقب میں کس لیے جاتا ہے۔ اس ٹھنڈے اور مضبوط سندان پر کیا ہتھوڑا مارتا ہے یعنی بے نتیجہ کوشش کیوں کرتا ہے۔

۲۸۔ تیری تروتازہ جوانی اس (خواہشات دُنیا کے) دیو کے تعاقب میں بسر ہُوئی۔ اے جوان! تجھے اس فرسودہ لباس (تیری مائل بہ ضعف شخصیّت) کے بارے میں کچھ خبر بھی ہے؟

کلام نمبر ۱۳

حُسنِ عمل کی ترغیب

۱ این جهان معدنِ رنج و غم و تاریکی ست
نور و شادی و بهی نیست درین معدن

۲ معدنِ نور برین گنبدِ پیروزه ست
که چو باغیست پُر از لاله و پُر سوسن

۳ گر به شب بنگری اندر فلک و شب
برسرت گلشن بینی و تو در گلخن

۴ تو مرین گلخنِ بی رونق تاری را
جز که از جهل نینگاشته ای گلشن

۵ مسکنِ شخصِ تو است این فلک ای مسکین
جانت را بهتر ازین هست یکی مسکن

۶ اندرین جای سپنجی چه نهادی دل
آب کوبی همی ، ای بیهده در هاون

ترجمہ

۱۔ یہ دُنیا رنج وغم اور تاریکی وظلمت کا منبع ہے اس منبع (دنیا) سے کبھی نُور و سُرور اور خیر وخوبی کا صدور نہیں ہوتا۔

۲۔ نُور کا اصل منبع اس گنبدِ نیلی (نیلے آسمان) کے اُوپر ہے ایک ایسے باغ کے مانند جو لالہ اور سوسن سے بھرا ہُوا ہے۔

۳۔ اگر تُورات کے وقت آسمان اور دُنیا پر ایک نظر ڈالے گا تو تُو اپنے اُوپر ایک گلشن کا نظارہ کرے گا اور خود کو ایک آتش خانے میں پائے گا۔

۴۔ تُو نے اس بے رونق سے آتش خانہ (دُنیا) کو صرف جہالت کی بناء پر اپنے لیے گلشن تصوّر کیا ہُوا ہے (ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ اس میں غموں کی آگ سلگتی رہتی ہے)

۵۔ اے مفلس! یہ آسمان تیرے جسم ہی کا بسیرا ہے۔ تیری رُوح کیلئے تو اس سے ایک زیادہ عمدہ ٹھکانا (تیرے مالک حقیقی کی طرف سے بنا ہُوا) ہے۔

۶۔ تُو نے اس دوروزہ ٹھکانے (دُنیا) میں کیا دل لگایا ہے۔ اے فضول شخص! ہاون میں کیا پانی کُوٹ رہا ہے؟

۷ کہ ت بگفتست کہ اندیشہ مدار از جان
ہرچہ یابی ہمہ برتنت ہمی برتن

۸ دشمنِ تُست تنِ بدکُنش ای غافل
بہ شب و روز مباش ایمن از این دشمن

۹ ہمہ شادی و طرب جوید و مہانی
کہ بیارندش از این برزن و زان برزن

۱۰ چہ کنی دنیا بی دین و خرد زیرا !
خوش نہ باشد نان بی زیرہ و آویشن

۱۱ خری آموختت آن کس کہ فرمودت
کہ ہمیشہ شکم و معدہ ہمی آگن

ترجمہ

۷۔ تجھے کس نے بتایا ہے کہ (اپنی) رُوح کی دیکھ بھال نہ کر اور جو کچھ بھی ملتا ہے اسے اپنے جسم ہی پر صرف کرتا جا۔

۸۔ اے غافل شخص! تیرا بدعادت جسم تو تیرا دشمن ہے۔ تو اپنے اس دشمن سے دن رات (کسی بھی لمحہ) غافل نہ رہا کر۔

۹۔ یہ تو تجھ سے ہر وقت خوشیوں اور مہمانیوں کا تقاضا کرتا رہتا ہے کہ کبھی اِس گلی سے تو کبھی اُس گلی سے اس کا سامانِ ضرورت اس کیلئے لایا جائے۔

۱۰۔ دین و دانش کے بغیر یہ دُنیا تیرے لیے کس کام کی ہے کیونکہ روٹی تو زیرہ اور آویشن[۱] کے بغیر خوش ذائقہ نہیں بن سکتی ہے۔

۱۱۔ جس کسی نے بھی تجھے معدہ اور شکم پُری کی تلقین کی اُس نے تجھے گدھا پن سکھایا۔

---

[۱] ایک پودے کا نام ہے جو غذا اور دوا دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ نیک بندیش که از بهرِ چه آوردت
آنکت آورد درین گنبدِ بی روزن

۱۳ چشم و گوش و سخن و عقل و زبان دادت
بر مکافاتش دامن به کمر در زن

۱۴ آن کُن از طاعت و نیکی که نه داری شرم
چون ببینیش دران معدن پاداشن

۱۵ پیش ازان که ت بشود شخص پراگنده
تخم و بیخِ بد و به برکَن و بپراگن

۱۶ بس که بگذشت جهان بر تُو و جز عصیان
سوی تُو نامد و نگذشت به پیراهن

۱۷ از بدکرده پشیمان شو و طاعت کُن
خیرهِ برعمرِ گذشته چه کُنی شیوَن

۱۸ سخنِ حجّت بشنو که همی بافد
نرم و باقیمت و نیکو چو خزِ اُدکن

ترجمہ

۱۲۔ خُوب سوچ لے کہ جو مالکِ حقیقی تجھے اس بغیر روشن دان کے گنبد (دُنیا) میں لایا ہے وہ کس غرض کے لیے تجھے یہاں لایا ہے۔

۱۳۔ اس نے تجھے آنکھ، کان، کلام، عقل اور زبان عنایت کی پس تو ان کے مکافات (جزائے عمل) کے حصول کی راہ میں سرگرم اور کمربستہ رہا کر۔

۱۴۔ نیکی اور اطاعت میں سے وہ چیز اختیار کر لے کہ کل حشر کے دن اس کا صلہ دیکھنے پر تجھے شرمساری محسوس نہ ہو۔

۱۵۔ اس سے قبل کہ تیرے جسم کا شیرازہ بکھر جائے بدی کا بیج اُکھاڑ دے اور نیکی کی تخم ریزی کیا کر۔

۱۶۔ دُنیا بہت دیر تک تجھ پر گزرتی رہی اور تیری رُوح کے پیراہن پر گناہوں کے سوا کسی اور چیز کا گزر ہی نہ ہُوا۔

۱۷۔ اپنی بُرائی پر پشیمان ہو اور اطاعت شعار بن۔ اپنی گزری ہُوئی عمر پر کیا فضول ماتم کرتا ہے۔

۱۸۔ حجّت (ناصر خسرو) کا کلام سُن، وہ دکن کے نرم اور قیمتی پارچے کی طرح اپنے کلام کو حکمت و بصیرت کے تانے بانے سے بُنتا ہے۔

کلام نمبر ۱۴

آلِ یاسین ہی علم کا حقیقی چین ہیں

۱ ای پسر! جان و تنت ہر دو زنا شوی اند
شوی جانست و زنش تنت و خرد کابین

۲ زین زن و شوی بدین کابین ، فرزندی
چہ ہمی باید ، دانی ، کہ بزاید ؟ دین

۳ گر بترسی ز بلا برتنِ خویش و جان
ہر دورا باید کردنت زدین پرچین

۴ کیمیای زر ، دین ست بدو زر شو
کیمیا نیست ، چنین نیز بہ قسطنطین

۵ نہ رہد ز آتش نہ سیم و نہ مس جز زر
برہی زآتشِ دوزخ چو شدی زرّین

۶ تنِ بی چارہ ت ازین شوی ہمی یابد
این ہمہ زینت و آرائش و این تحسین

ترجمہ

۱۔ اے میرے بیٹے! تیری رُوح و جسم دونوں جیون ساتھی ہیں۔ تیری روح کی حیثیت شوہر کی، جسم کی حیثیت بیوی کی اور عقل کی حیثیت مہر کی ہے۔

۲۔ تُو جانتا ہے کہ ان دونوں میاں بیوی اور اس مہر کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہونا چاہیئے وہ دین ہی ہے۔

۳۔ اگر تجھے یہ خوف ہے کہ رُوح و جسم دونوں پر کسی آزمائش یا ابتلا کا نزول نہ ہو تو پھر تجھے ان کی حفاظت کے لیے دین کی باڑ بنانی چاہیئے۔

۴۔ دین ہی کیمیا ہے جس کے ذریعے سونا بن جا۔ دین جیسا کیمیا تو قسطنطنیہ شہر میں بھی دستیاب نہیں ہے۔

۵۔ سونے کے سوا آگ کی تپش سے نہ چاندی کو امان ہے اور نہ ہی تانبے کو، جب تُو دینداری کا خالص سونا بن جائے گا تو پھر تجھے آتشِ دوزخ سے رہائی ملے گی۔

۶۔ تیرے بیچارے جسم (کی بیوی) رُوح (کے شوہر) ہی سے یہ تمام زیب و زینت اور تحسین و آفرین کے لائق بنتی ہے۔

۷ جانِ تو گوہرِ علم ست چنین ش ایزد
در تو می از قبلِ علم کند تسکین

۸ مر ترا دینِ محمد چو دبستان ست
دین کند جانِ ترا زندہ و علم آگین

۹ طلبِ علمت فرمود رسولِ حق
گر سفر باید کردن بہ مثل تا چین

۱۰ آلِ یاسین مر چین را دومین چین ست
تو بہ چینِ دومین شو نہ بدان پیشین

ترجمہ

۷۔ تیری رُوح کو گوہرِ علم کی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ علم ہی کے ذریعے رُوح کے اندر تسکین پیدا کرتا ہے۔

۸۔ تیرے لیے محمد رسول اللہؐ کا دین ایک (رُوحانی) دبستان کی طرح ہے۔ دین ہی تیری رُوح کو زندۂ جاوید اور علوم و معارف سے لبالب کرتا ہے۔

۹۔ رسولِ خدا (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے بطورِ مثال تجھے حصولِ علم کی ہدایت فرمائی ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو چین تک بھی سفر کرنا چاہیئے۔[1]

۱۰۔ آلِ یاسین یعنی آلِ رسولؐ ہی چین کے لیے دوسرے چین کی حیثیت رکھتے ہیں تجھے حصولِ علم کیلئے اسی دوسرے چین یعنی آلِ رسول تک رسائی حاصل کرنی چاہیئے پہلے چین تک نہیں۔

---

[1] اُطلبُوا العِلمَ وَلو کَانَ بِالصِّین (الحدیث) "یعنی علم حاصل کرو اگرچہ اس کو حاصل کرنے کیلئے تمہیں چین جانا بھی کیوں نہ پڑے" میزان الحکمۃ ج ۶ ص ۴۶۳

۱۱ چینِ تو ظاہر و ماچین بمثل باطن
تُو بہ چین بودی و ماندہ ست ترا ماچین

۱۲ ز آلِ یاسین خبرش نی و بہ تقلیدش
برسرِ سورہ ہمی خواند یاوسین

۱۳ آبِ دریا را خورشید بجو شاند
تابر آردش سوی چرخ و شود نوشین

۱۴ جز بہ تلقین نہ رہد بی خرد از تقلید
کہ چراغ ست بہ تقلید درون تلقین

ترجمہ

۱۱۔ تیرا چین ظاہر ہے اور ماچین باطن کی مثال ہے۔ تو ظاہری چین میں تھا اس لیے ماچین تجھ سے رہ گیا ہے۔[1]

۱۲۔ قاری کو آلِ یاسین یعنی آلِ رسولؐ کی حقیقت کی خبر نہیں مگر تقلیداً سورۂ یاسین کے سر پر سجا ہُوا سرنامہ یٰسٓ خوب (تجوید) سے پڑھتا ہے۔

۱۳۔ دریا کے کھارے پانی کو سُورج ہی اپنی تپش سے جوش دلاتا ہے تاکہ وہ آسمان کی طرف لے آئے اور کھارا میٹھے میں بدل جائے۔

۱۴۔ نصیحت کے سوا نادان تقلید کے بندھن سے رہا نہیں ہوتا۔ تقلید کے اندر تلقین کو چراغ کی حیثیت حاصل ہے۔

---

[1] حصولِ علم کے لیے چین تک جانے کے بارے میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے مراد تُو نے ظاہری چین لیا۔ اسلئے باطنی چین یعنی آلِ رسولؐ کے در پر دستک دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی حالانکہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنائیے کی زبان میں حصولِ علم کے لیے اپنے اہلبیت علیہم السلام سے تمسک رکھنے کی تاکید فرمائی تھی۔

(مترجم)

۱۵ هر کرا آتش تقلید بجوشاند
مردِ داناش به تاویل دهد تسکین

۱۶ ای پسر! گفت درین شعر تُرا حجّت
آنچه دل گفت مراُورا به شبِ دوشین

ترجمہ

۱۵۔ جس شخص کو بھی تقلید کی آگ جوش دلاتی ہے۔ ایسے شخص کے تقلیدی جوش کو دانا آدمی ہی علم تاویل کے ذریعے تسکین دیتا ہے۔

۱۶۔ اے میرے بیٹے! حجّت (ناصر خسرو) کے دل نے اسے کل رات جو کچھ بتایا تھا وہی باتیں تیرے لیئے اس شعر میں بیان کر دی ہیں۔

کلام نمبر ۱۵

خوش اخلاقی، حصارِ دین کی فصیل ہے

۱ مکر و حسد را زدل آوار کُن
وین تنِ خفتہ ات را بیدار کُن

۲ نفسِ جفا پیشہ ات ماری ست بد
قصد سوی کُشتنِ این مار کُن

۳ بآتشِ خرسندی نیشکش بسوز
بر درِ پرہیزش بردار کُن

۴ سرکش و تا زندہ ستوری بُدہ ست
زیرِ ادب ہاشش گران بار کُن

۵ پای ببندش بہ رسنہای پند
حکمت را برسرش افسار کُن

۶ پیشہ مدارا کن با ہر کسی
بر قدرِ دانشِ اُو کار کُن

ترجمہ

۱۔ اپنے دل سے حسد اور فریب و دغا کو نکال دے اور اپنے اس سوئے ہُوئے جسم کو جگا دے۔

۲۔ تیرا ظالم نفس ایک بُرا سانپ ہے تو اپنے نفس کے اس بُرے سانپ کو مارنے کا قصد کیا کر۔

۳۔ رضائے الٰہی کی آگ سے اپنے نفس کی کچلیاں جلا دے اور خدا ترسی و تقوٰی کی دہلیز پر اپنے نفس کو سولی پر چڑھا۔

۴۔ تیرا نفس ایک بہت ہی سرکش اور بدکنے والا چوپایہ ہے جس کو تادیب و تہذیب کے بوجھ تلے باندھ دے۔

۵۔ نصیحتوں کی رسّیوں سے اپنے نفس کا پاؤں باندھا کر اور اس کی گردن میں حکمت و بصیرت کی عنان ڈالا کر۔

۶۔ ہر ایک کے ساتھ آؤ بھگت سے پیش آنے کی عادت اختیار کر اور اُس کی عقل و بصیرت کے موافق اس کے ساتھ معاملہ کیا کر۔

۷ نیک خوئی را بہ رہِ عمر در
زیرِ خرد مرکبِ رہوار کُن

۸ وانگہ بی رنج اگر بایدت
دست برین گنبدِ دوّار کُن

۹ خوب حصاری بکَش از گردِ خویش
خوئی نکورا در و دیوار کُن

۱۰ وز خرد و جود و سخا لشکری
بر سرِ دیوار نگہ دار کُن

۱۱ وانگہ بر لشکر و بر حصنِ خویش
بِرّ و لطف را سر و سالار کُن

۱۲ شاخ وفا را بہ نکو فعلِ خویش
برورِ بی خارِ کم آزار کُن

ترجمہ

۷۔ اپنی زندگی کے راستے میں خوش اخلاقی کو عقل و دانش کیلئے سواری بنایا کر۔

۸۔ پھر اگر تو چاہتا ہے تو بغیر کسی دُکھ کے اس متحرک گنبد یعنی آسمان تک رسائی حاصل کر۔

۹۔ اپنی شخصیت کے گرداگرد ایک مضبوط قلعہ بنا اور اس قلعے کے در و دیوار خوش اخلاقی ہی سے تعمیر کر۔

۱۰۔ پھر اپنی شخصیّت کے گرد بنائے ہُوئے قلعے کی دیوار پر پہرہ دینے کے لیے عقل و دانش اور جُود و سخا کو ایک لشکرِ جرّار کی حیثیّت دے۔

۱۱۔ پھر اس کے بعد اپنی شخصیّت کے قلعے پر پہرہ دینے والی فوج کے اُوپر نیکی اور مہربانی جیسی پاکیزہ خصوصیات کو سردارِ لشکر بنایا کر۔

۱۲۔ شجرِ وفاداری کی شاخ کو اپنے اعمالِ حسنہ کے ذریعے بغیر کانٹوں کے پھلوں سے لدا کر۔

۱۳ سیرت و کردار گر آزاده ای
برسنن و سیرتِ احرار کُن

۱۴ ورنه خوش آیدت همی قولِ من
با فلکِ گردان پیکار کُن

۱۵ مرکبِ ایمانت اگر لنگ شُد
قصد سوی کلبۂ بیطار کُن

۱۶ عِلّت پوشیده مدار از طبیب
بردَرِ اُو خواہش و زنہار کُن

۱۷ جانت بیالود به آثارِ جہل
قصد به برکندنِ آثار کُن

۱۸ عیبۂ اسرارِ نبی بُد علیؑ
روی سوی عیبۂ اسرار کُن

ترجمہ

۱۳۔ اگر تُو خود آزاد منش ہے تو پھر اپنے کردار و سیرت کو آزاد منشوں کے طور و طریق اور سیرت و کردار کے سانچے میں ڈھالا کر۔

۱۴۔ اگر تجھے میرا قول پسند نہیں آتا ہے تو پھر متحرک آسمان کے ساتھ نبرد آزما ہوتا جا۔

۱۵۔ اگر تیرے ایمان کی سواری لنگڑی ہو چکی ہے تو پھر علاج کے لیے اپنی سواری کو معالجِ حیوانات کے مطب لے جا۔

۱۶۔ طبیب سے اپنی بیماری کو نہ چھپایا کر، اس کے در پر جا کر اپنے علاج کا تقاضا کر اور اس کے بتائے ہُوئے علاج کے مطابق پابند رہ۔

۱۷۔ جہالت کے اثرات سے تیری رُوح آلودہ ہو چکی ہے تو اپنی جہالت کے اثرات کو اُکھیڑنے کا ارادہ کر۔

۱۸۔ (حضرت) علیؑ (کی شخصیت) پیغمبرِ اسلام صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسرار کا صندوقچہ تھی اس لیے اسی صندوقچۂ اسرار (علیؑ) کی طرف رُخ کر۔

کلام نمبر۱۶

علم واطاعت ہی سرکش زمانے کو قابو میں رکھتے ہیں

۱ مکرِ جہان را پدید نیست کرانہ
دامِ جہان را زمانہ بینم دانہ

۲ دانہ بدام اندرون مخور کہ شوی خوار
چون سپری گشت دانہ چون خرِلانہ

۳ طاعت پیش آر و علم جوی ازیراک
طاعت وعلم است بند و فندِ زمانہ

۴ باتو روانست روزگار حذر کُن
تانہ فریبد درین رہت بروانہ

۵ سبزہ جوانی ست مرترا چہ شتابی
از پسِ این سبزہ ہمچو گاوِ جوانہ

۶ قول و عمل چیست جز ترازوی دینی
قول و عمل و رز و راست دار زبانہ

ترجمہ

۱۔ دنیا کی مکّارانہ چالوں کا کوئی کنارا نہیں ہے۔ مَیں تو زمانے کو دُنیا کے جال میں رکھا ہُوا دانہ دیکھ رہا ہُوں۔

۲۔ جال میں رکھا ہُوا دانہ نہ کھا، جب دانہ ختم ہوجائے گا تو ناکارہ گدھے کی طرح ذلیل وخوار ہوجائے گا۔

۳۔ اطاعت گزار ہوجا اور علم کا متلاشی رہ کیونکہ علم واطاعت ہی زمانے کو قابو میں رکھنے والا بندھن ہے۔

۴۔ زمانہ تیرے ساتھ رواں دواں ہے جس سے بچتا رہ تاکہ وہ تجھے اس چلتے راستے پر کہیں دھوکا نہ دے جائے۔

۵۔ جوانی تیرے لیے سبز چارے کی مانند ہے تو جواں سال گائے کی طرح اس سبز چارے کے تعاقب میں کیا دَوڑ دھوپ کر رہا ہے۔

۶۔ قول وعمل ہی دین کا ترازو ہے۔ قول وعمل میں ہم آہنگی پیدا کر اور اپنی زبان کو سچّائی کا عادی بنا۔

۷ راه نمایدت سوی روضهٔ رضوان
گر بروی بر رهی درین دو میانه

۸ راهِ خران ست خواب و خوردن و رفتن
خیره مرو باخـــرد به راهِ خرانه

۹ از خور زی خواب شو زخواب سوی خور
تات برون افـــگند زمان به کرانه

۱۰ گنبدِ گردنده خانه ایست سپنجی
مهر چه بنـدی برین سپنجی خانه

۱۱ مرگ ستانه ست در سرای سپنجی
بگذری آخـــر تو زین بلندستانه

۱۲ دختر و مادرت از این ستانه برون شد
رفت بدونیک شد فلان و فلانه

۱۳ گفتهٔ حجت بجمله گوهرِ علم است
گوهرِ اُورا زجانت ساز خـــزانه

ترجمہ

۷۔ اگر تُو ان دونوں (قول وعمل) کے درمیان اپنے لیے راستہ اختیار کرے گا تو وہ تجھے بہشت بریں کی جانب راہنمائی کرے گا۔

۸۔ چلنا پھرنا، کھانا سونا یہ گدھوں کا طریقہ ہے عقل وبصیرت کے ہوتے ہُوئے بے ہودہ گدھے پن کے راستے پر نہ چلا کر۔

۹۔ کھانے سے سونے کی طرف اور سونے سے کھانے کی طرف پینترا بدلتا رہ تاکہ ایک دن زمانہ تجھے اپنے حاشیہ یعنی دامن سے باہر پھینک دے۔

۱۰۔ یہ متحرک گنبد (دنیا) ایک دو روزہ گھر ہے، اس دو روزہ دنیا سے کیا دل لگی کر رہا ہے۔

۱۱۔ اس دو روزہ کاروانسرائے میں موت ڈیوڑھی کی مانند ہے۔ بالآخر تجھے اس اُونچی ڈیوڑھی سے گزر کر جانا ہے۔

۱۲۔ تیری بیٹی اور تیری ماں سب اس ڈیوڑھی سے گزر چکی ہیں۔ نیک و بد اور فلاں وفلاں سب ہی ایک ایک کر کے چلے گئے۔

۱۳۔ حجت (ناصر خسرو) کا سارا کلام علم وحکمت کے موتیوں سے عبارت ہے تُو انکے کلام کے موتیوں کو اپنی رُوح وجان کیلئے خزانہ بنا لے۔

کلام نمبر ۱۷

کاروبارِ معصیّت اور اس کی اُجرت

۱ ای آنکه به تن زآرزوی مال چو نالی
از من چو ستم خود کنی از بهرِ چه نالی

۲ در آرزوی خویش بمالید ترا مال
چون گوشِ دل ای سوختنی! سخت نه مالی

۳ بدخواهِ تو مال ست که مالیدهٔ اُوئی
بدخواهِ تو مال ست تو چون فتنهٔ مالی

۴ دام ست ترا قال و مقال از قبلِ مال
زان ست که همواره تو با قال و مقالی

۵ ای زهد فروشنده ، تو از قال و مقالی
بامرکب و باضیعت و باسندس و قالی

۶ گر زهد همی جوئی ، چندین به درِ میر
چون می دوی ای بیهده چون اسپِ دوالی

ترجمہ

۱۔ اے وہ شخص! جس نے مال اندوزی کی تمنا میں اپنے جسم کو سُوت کی طرح باریک بنا دیا ہے، جب تو خود ظلم کر رہا ہے تو پھر مجھ سے نالاں کیوں ہے۔

۲۔ مال و دولت نے اپنی تمنا کے تحت تجھے مروڑ مروڑ کر رکھ دیا ہے۔ اے جلانے کے قابل شخص! تو اپنے دل کی سخت گوشمالی کیوں نہیں کرتا ؟

۳۔ تیرا اپنا مال و دولت ہی تیرا دشمن ہے اسلیئے اس نے تجھے مروڑ کر چھوڑ دیا ہے جب تیرا اپنا مال و دولت تیرا دشمن ہے تو پھر تُو کس لیے مال اندوزی کا عاشق بنا ہُوا ہے۔

۴۔ مال ہی کی طرح تیرا قیل و قال بھی تیرے لیے دام (بنا ہُوا) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تو ہمیشہ قیل و قال کے دام میں پھنسا ہُوا ہے۔

۵۔ اے تقویٰ فروش انسان! تُو اپنی فریب آمیز باتوں کی وجہ سے گھوڑوں ، جاگیروں، غالیچوں اور بیش قیمت پارچوں کا مالک بنا ہُوا ہے۔

۶۔ اگر تُو تقویٰ کا طالب ہے تو پھر اس قدر اُمراء کے دَر پر جادُو کے گھوڑے کی طرح تگ و تاز کیوں کر رہا ہے۔

۷ آزِ تو نهنگ ست همانا، که نه پُرسد
از گرسنگیٔ خود ز حرامی و حلالی

۸ در مزرعهٔ معصیت و شر چو ابلیس
تخمِ بُزه و بارِ بدو، برگِ وبالی

۹ از عدلِ خداوند بیابی چو بیائی
با بارِ بُزه روزِ قضا مزد حمالی

۱۰ ای کرده ترا گردون دون همت و بی دین
زائل شده دین از تُو به دنیای زوالی

۱۱ بنگر که کجا می روی و بیهده منگر
سوی خدم و بنده و آزاد و موالی

۱۲ با لشکر و مالی قوی امروز، ولیکن
فردا نه روی جز تهی و مفلس و خالی

ترجمہ

۷۔ تیرا لالچ ایک مگرمچھ ہے یہی سبب ہے کہ وہ اپنی بھوک کی وجہ سے کسی بھی چیز کے حلال و حرام کے بارے میں پوچھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتا ہے۔

۸۔ شر اور گناہ کی کھیتی میں ابلیس (لعین) کی طرح تو گناہوں، برائیوں اور بدانجامیوں کے برگ و بار اور بیج کی حیثیت رکھتا ہے۔

۹۔ جب تو فیصلے کے دن گناہوں کے بارِ گراں کیساتھ پیش ہوگا تو الٰہی عدل کے تحت اپنے گناہوں کے بوجھ اُٹھانے کی اُجرت ضرور پائے گا

۱۰۔ اے وہ شخص! (گردش) فلک نے تجھے بے دین اور پست ہمت کر دیا ہے زائل ہونے والی دُنیا کے ہاتھوں تجھ سے تیرا دین زائل ہو چکا ہے۔

۱۱۔ دیکھ تو لے کہ تُو کہاں جا رہا ہے اور بے ہودہ طور پر آزاد لوگوں، غلاموں اور نوکر چاکر کی ریل پیل کی طرف نہ دیکھا کر۔

۱۲۔ آج تو تُو مال اور لشکر کی فراوانی سے مضبوط دکھائی دیتا ہے لیکن کل تہی دستی، مفلسی اور ناداری کے بغیر نہیں جا سکے گا (اسلئے کہ کل کیلئے آج تُو نے کچھ کیا نہیں ہے)

۱۳ ای میر اجل ، چون اجل آیدت بمیری
هرچند که باعزّ و جلالی و جمالی

۱۴ دریاست جهان و تنِ تُو کشتی و عمرت
بادیست صبائی و جنوبی و شمالی

۱۵ مکر و حسد و کبر و خرافات و طمع را
مپذیر و مده ره به دَرِ خویش و حوالی

۱۶ خواری مکش و کبر مکن بر رهِ دین رُو
مؤمن نه مقصِّر بود ای پیر! نه غالی

۱۷ برخلقِ جهان فخر بدین جوی ازیراک
دین ست سَرِ سروری و اصلِ معالی

۱۸ راهی که در و رهبر زی شهرِ کمال ست
زین راه مشو یک سُو گر مردِ کمالی

ترجمہ

۱۳۔ اے امیر بزرگ! جب داعیِ اجل کی طرف سے بلاوا آئے گا تو جلالت و کرامت اور حسن و جمال کا مالک ہونے کے باوجود موت کا مزہ ضرور چکھے گا۔

۱۴۔ دُنیا کی مثال دریا کی، تیرے جسم کی مثال کشتی کی اور تیری عمر کی مثال بادِ صبا، بادِ جنوب اور بادِ شمال کی ہے۔

۱۵۔ مکر و فریب، حسد، تکبّر، خرافات اور طمع و لالچ کو ہرگز قبول نہ کرنا اور انہیں اپنی حویلی اور اپنی دہلیز کی طرف راستہ کبھی نہ دینا۔

۱۶۔ دین کے راستے پر چلا کر، تکبّر کا مظاہرہ نہ کیا کر اور ذلّت و خواری نہ اُٹھایا کر اے بزرگ! مُومن نہ تو غالی ہوتا ہے اور نہ ہی قاصر!

۱۷۔ دنیا کے لوگوں پر دین ہی کے ذریعے اظہارِ فخر کیا کر، کیونکہ دین ہی اعلیٰ ظرفی اور سرداری کے سر کی حیثیت رکھتا ہے۔

۱۸۔ اگر تُو صاحبِ کمال ہے تو پھر اس راستے سے الگ نہ ہو جس پر شہرِ کمال کی طرف راہنمائی کے لیے رہبر یعنی امام موجود ہے۔

۱۹ بر راهِ حقیقت رو و منگر به چپ و راست
با باد مچم زین سُو و زان سُو که نه نالی

۲۰ از حجّتِ مستنصر بشنو سخنِ حق
روشن چو شباهنگِ سحر گاهِ مجالی

۲۱ حق است سخنهاش اگر زی تو محال ست
بی شک تُو خریدارِ خرافات و محالی

۲۲ ای آنکه همی جوئی ره سوی حقیقت
وز "انجبرنا" سیری و با رنج و ملالی

۲۳ من دی چو تو بودستم ، دانم که تُو امروز
از رنجِ محالات شنودن به چه حالی

ترجمہ

۱۹۔ حقیقت کے راستے پر چلا کر اور دائیں بائیں نہ دیکھا کر، تُو سوت نہیں ہے کہ ہَوا کے جھونکے کے ساتھ کبھی اس طرف تو کبھی اس طرف ہلے۔

۲۰۔ حقیقت کی باتیں (حضرت) امام مستنصر باللہؑ کے حجّتؔ (ناصر خسرو) ہی سے سُنا کر جو صبح کے وقت نمودار ہونے والے ستارے کی طرح روشن اور متجلّی ہیں۔

۲۱۔ انکی باتیں تو حقیقت سے بھرپور ہیں اگر تیرے نزدیک محال لگتی ہیں تو لگنے دے۔ اس بات میں شک ہی نہیں کہ تُو محالات و خرافات ہی کا خریدار ہے (اسلیئے حجّتِ خراسان کی معنی خیز باتوں کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہے)

۲۲۔ اے وہ شخص! جو حقیقت کی طرف جانے والے راستے کا طالب ہے تُو تو "انجبرنا" (اور رودینا) کے عمل سے سیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تُو رنج والم سے دوچار ہے

۲۳۔ کل مَیں بھی تیری ہی طرح تھا اور جانتا ہُوں کہ تُو آج محالات کے سُننے کے رنج سے کس حال میں ہے۔

کلام نمبر ۱۸

دین و دانش ہی انسانی فضیلت کا معیار ہے

۱ ای آدمی بصورت و بی ہیچ مردمی
چونی بہ فعلِ دیو چو فرزندِ آدمی

۲ از مردمی بہ صورتِ جسمی مکن پسند
مردم نہ ای بدانکہ تو خوب و مجسمی

۳ مردم بدانش تو چو دانا شوی رواست
گر ہندوی بہ جسم و یا ترک و دیلمی

۴ نامی نکو گزین کہ بدان چون بخوانمت
در جانت شادی آید و در دلت خرّمی

۵ بوالفضلِ بلعمی بتوانی شدن بہ فضل
گر نیستی بہ نسبتِ بُوالفضلِ بلعمی

۶ حاتم میانِ ما بہ سخاوت سمر شدہ ست
حاتم توئی اگر بہ سخاوت چو حاتمی

ترجمہ

۱۔ اے انسانی خصوصیات سے عاری شکل وصورت کے انسان! تُو آدم زاد ہوتے ہُوئے شیطانی عمل کا کس طرح مرتکب ہوتا ہے؟

۲۔ انسان ہونے کیلئے صرف جسمانی صورت ہی کو پسند نہ کر۔ تو اس لیے انسان نہیں ہے کہ صرف شکل کے اعتبار سے حسین وجمیل ہے۔

۳۔ مناسب تو یہ ہے کہ علم و دانش کے ذریعے انسان بن جا۔ اگر جسمانی اعتبار سے ہندو ہے یا ترکی یا دیلمی، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۴۔ اپنے لیے نیک نامی ہی کا انتخاب کیا کر اور جان لے کہ جب مَیں نیک نامی کیساتھ تجھے پکاروں تو تیری رُوح اور دل کے اندر ایک خوشی اُبھر آئے گی۔

۵۔ اگر ابوالفضل بلعمی سے تیرا نسبی تعلق نہیں تو (کیا ہُوا) علم وفضل کے ذریعے خود ابُوالفضل بلعمی بن سکتا ہے۔

۶۔ حاتم (طائی) ہمارے درمیان سخاوت ہی کی وجہ سے مشہور ہُوا ہے۔ اگر حاتم کی طرح تُو بھی صاحبِ سخاوت بن جائے تو جان لینا کہ تُو خود حاتم ہے۔

۷ برآسمانت خواند خداوندِ آسمان
برآسمان چه گونه توانی شُد از زمی

۸ واکنون که خوانده ای تو و لبّیک گفته ای
برکارِخود چو مردِ پشیمان چرا شمی

۹ تدبیرِ برشدن به فلک چون نمی کنُی
چون کاروبارِ خویش نگیری به محکمی

۱۰ درویش رفت ومفلس .جمشید از این جهان
درویش رفت خواهی اگر نامور .جمی

۱۱ کس را وفا نیامد از این بی وفا جهان
در خاکِ تیره بر طمِع نور چون رمی

۱۲ دستِ خدای گیر و ازین ژرف چَه برآی
گر با هزار جور و جفا و مظالمی

ترجمہ

۷۔ خداوندِ آسمان نے تجھے آسمان پر بُلایا ہے (کیا تُو جانتا بھی ہے کہ اس) زمین سے آسمان پر کس طرح پہنچ سکتا ہے۔

۸۔ اَب تو تجھے بُلایا گیا ہے اور تُو نے لبّیک بھی کہا ہے۔ پھر اپنے عمل پر پریشان آدمی کی طرح کیوں پشیمان ہے ؟

۹۔ آسمان پر پہنچنے کی تدبیر کیوں نہیں کرتا ہے اور اپنے معاملے کو کیوں استوار نہیں کرتا۔

۱۰۔ جمشید جیسا عظیم بادشاہ بھی اس دُنیا سے مفلسی کے ساتھ چلا گیا ہے تو بھی جمشید جیسا نامور کیوں نہ ہو جائے بالآخر مفلسی کے ساتھ (اس دنیا سے) چلا جائے گا۔

۱۱۔ اس بے وفا دُنیا سے کسی کیلئے بھی بُوئے وفا نہیں آئی ہے۔ سیاہ مٹی کے اندر نور کے لالچ میں کیا مارا مارا پھر رہا ہے۔

۱۲۔ خدائے تعالیٰ کا ہاتھ تھام لے اور اس گہرے کنویں (دُنیا) سے باہر آجا۔ اگر ہزار اس طرح کے جور و جفا اور مظلومیت کی زندگی بھی گزار رہا ہے۔

۱۳ دانَد به عقلِ مردمِ دانا که بر زمین
دستِ خدای هر دو جهان است فاطمی

۱۴ ای دردمند دُور مشو خیره از طبیب
زیرا نشسته بر درِ عیسیٰؑ مریمی

۱۵ ای حجّتِ زمینِ خراسان، به شعرِ زهد
جز طبعِ عنصریت نه شاید به خادمی

۱۶ گر سوی اهلِ جهل به دین متّهم شوی
سوی خدای به ز براہیم ادہمی

۱۷ گر جز که دینِ تست و رسولِ تو در دلم
ای کردگارِ حق، ز سِترم تو عالمی

ترجمہ

۱۳۔ دانا انسان اپنی عقل وبصیرت کی روشنی میں جانتا ہے کہ رُوئے زمین پر خدائے دوعالم کا (توانا) ہاتھ فاطمی امام (اور خلیفہ) ہے۔

۱۴۔ اے مبتلائے درد! خود کو طبیب سے دُور نہ رکھنا کیونکہ تُو حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ جیسے طبیب حاذق کے درِ اقدس پر بیٹھا ہُوا ہے۔

۱۵۔ اے سرزمین خراسان کے حجّت! زاہدانہ شعر کہنے کے لیے عنصری (جیسے شاعر) کی طبیعتِ (سلیمہ) تیری خدمت گزاری کی شایان ہے۔

۱۶۔ اگر جاہل لوگوں کے نزدیک تجھ پر دینداری کی تہمت لگ جائے (تو لگ جائے) خدائے تعالیٰ کی نظر میں تو تُو ابراہیم ادھم سے بھی بہتر ہے۔

۱۷۔ اے باری تعالیٰ! اگر میرے دل میں تیرے دین (اسلام) اور تیرے رسول (حضرت محمد مصطفیٰؐ) کے عشق ومحبت کے سوا کچھ اور ہو تو تُو ہی میرے دل کا راز خوب جاننے والا ہے۔

کلام نمبر ۱۹

نیکی و اطاعت۔ نیک بختی کی علامت

۱ ای شده مشغول به ناکردنی
گردِ جهان بیهده تاکی دنی

۲ چونکه نه شوئی به خرد روی جهل
بر نکشی از سرت اهرمنی

۳ آنچه نه خوش ست و نه نیکو برش
تخمش خواهیم که نه پراگنی

۴ عمرت شاخیست پُر از بار و خار
چون تُو همه خار همی برچنی

۵ مردم اگر جان و تن است از چه روی
فتنهٔ تُو بر جانت نه ای بر تنی

۶ جانت برهنه ست و تُو این تار و پود
بر تنِ تاریک همی بر تنی

ترجمہ

۱۔ اے ناکردنی اعمال کے مرتکب شخص! دنیا کے گرد اگرد کب تک بے ہودہ پھرتا رہے گا۔

۲۔ جہالت کے چہرے کو عقل و بصیرت کے پانی سے کیوں نہیں دھوتا اور اپنے دماغ سے شیطانی وسوسوں کو کھینچ کر کیوں باہر نہیں کرتا۔

۳۔ جس درخت کا پھل عمدہ نہیں ہے ہم چاہتے ہیں کہ تُو اپنی زندگی کے چمن میں اس کا بیج نہ بو۔

۴۔ جب تیرے شجرِ زندگی کی شاخ پھلوں اور کانٹوں سے بھری ہوئی ہے تو پھر تُو صرف کانٹے ہی کانٹے کیوں چُنتا ہے۔؟

۵۔ اگر انسان سے مُراد رُوح و جسم دونوں ہیں تو پھر کس لیے تُو اپنی جان پر نہیں (بلکہ) جسم پر عاشق (بنا ہُوا) ہے۔

۶۔ تیری رُوح تو (علم و حکمت اور اطاعت و معرفت کے) لباس سے عاری ہے اور تُو ہے کہ یہ قیمتی پارچے اپنے مٹیالے جسم کو ہی پہناتا ہے۔

۷ تنت به جان ، ای پسر، آبستنت
باز رهد روزی از آبستنی

۸ مادرِ تن را پسر این جانِ تُست
مادر باقی و پسر رفتنی

۹ در شکمِ مادرِ خود بختِ نیک
چونکه نه کوشی که بحاصل کُنی

۱۰ برطلبِ طاعت و نیکی و زہد
چونکه نه دامن به کمر بر زنی

۱۱ طاعت و نیکی و صلاح ست بخت
خوردنی نیست نه پوشیدنی

۱۲ جہد کُن ار عہدِ تُرا بشکنند
تاتُو مگر عہدِ کسی نه شکنی

ترجمہ

۷۔ اے میرے بیٹے! تیرا جسم رُوح ہی کے ذریعے حاملہ ہوتا ہے۔ بالآخر ایک دن یہ جسم رُوح سے خالی ہو جائے گا۔

۸۔ جسم جبکہ ماں کی طرح ہے یہ رُوح فرزند کے درجے میں ہے۔ ماں یہاں رہنے والی ہے اور فرزند یہاں سے گزُر جانے والا ہے۔

۹۔ تُو اپنی ماں کے پیٹ (دنیا) ہی میں نیک بختی حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتا۔

۱۰۔ نیکی، زہد و تقویٰ اور اطاعت گزاری کی جستجو میں اپنی ہمّت کا دامن کمر پر کیوں نہیں لپیٹتا۔

۱۱۔ نیک بختی سے مُراد نیکی اور اصلاحِ احوال ہی ہے۔ اچھے طعام کھانے یا عمدہ لباس پہننے کا نام نیک بختی نہیں ہے۔

۱۲۔ کوشش تو یہ کرلے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ کئے ہُوئے قول و قرار کو توڑتا ہے تو وہ توڑے۔ مگر تُو کسی کو دیئے ہُوئے اپنے قول کو ہرگز نہ توڑا کر۔

۱۳ روی بدانش کن و رنجه مکن
دل به غمِ این تنِ فرسودنی

۱۴ تا نه شود جانت به دانش تمام
فخر نه شاید که کنی نه منی

۱۵ دشمنِ دانا شدی از فضلِ اُو
فضل طلب کن چه کُنی دُشمنی

۱۶ جای حکیمان مطلب بی ہُنر
زانکه نیاید ز کدو هاونی

۱۷ مردِ خردمند به حکمت شود
تو چه خردمند به پیراهنی

۱۸ بارِ خدای به سرشت اندر است
مردم را گر بکند کردنی

۱۹ جای تو ایوان و گه و گلشن است
کاهلیت کرد چنین گلخنی !

ترجمہ

۱۳۔ عقل وبصیرت کی طرف متوجّہ ہو جا اور اپنے دل کو فرسودہ جسم کے غم میں آزردہ نہ کر۔

۱۴۔ جب تک عقل وبصیرت کے ذریعے تیری رُوح کامل نہ ہو جائے۔ تب تک تجھے فخر و مباہات کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۵۔ صاحبِ علم وفضل پر تعصب کرتے ہُوئے اس کا دشمن بنا ہے تُو بھی علم وفضل کا متلاشی رہ، دشمنی کیا کرتا ہے۔

۱۶۔ بے ہنری کیساتھ حکیموں کے مقام ورُتبے کو نہ ڈھونڈا کر اور یاد رکھنا کہ کدو سے کبھی ہاون کا کام نہیں لیا جا سکتا۔

۱۷۔ انسان حکمت ہی کے ذریعے دانا کہلاتا ہے تو صرف (عالمانہ) کرتا پہن کر دانا ہونے کا کیا دعویٰ کرتا ہے؟

۱۸۔ اگر انسان قابل کردنی کام کرے تو سرداری و آقائی اُس کی اپنی سرشت میں موجود ہے۔

۱۹۔ تیرا حقیقی مقام تو محل، تخت اور گُلشن ہے لیکن تیری کاہلی نے تجھے اسطرح آگ والا بنا دیا ہے۔

کلام نمبر ۲۰

موازنۂ تیغ و قلم

۱ دلیت باید پُر عقل و سر ز جهل تهی
اگرت آرزو ست امر و نهی و گاه و شهی

۲ هنرت باید از آغاز ، اگر نه بی هنری
محال باشد جُستن بهی و پیشگهی

۳ کُجاست جای هنر جز بزیرِ تیغ و قلم
بدین دو بر شود از چَه به گاهِ شاه و رهی

۴ قلم دلیلِ صلاح ست و تیغ رهبرِ جنگ
تو زین دو ای هنری مرد! بر کدام رهی

۵ قلم نشانهٔ عقل ست و تیغ مایهٔ جور
یکی چو حنظلِ تلخ و یکی چو شهدِ شهی

۶ بهی به نوکِ قلم جوی اگر همی خواهی
که زان بهی دگری را نیاوری تبهی

ترجمہ

۱۔ اگر تجھے امر و فرمان پر اختیار اور تخت و بادشاہی کی تمنا ہے تو پھر تیرے پاس ایک ایسا دل ہونا چاہیئے جو عقل و بصیرت سے لبریز ہو اور تیرے پاس ایک ایسا دماغ ہونا چاہیئے جو جہالت سے پاک ہو۔

۲۔ شروع ہی سے تیرے پاس ہُنر ہونا چاہیئے۔ اگر تو ہُنرمند نہیں تو پھر بھلائی اور مسند و صدارت کا حصول تیرے لیے ناممکن ہوگا۔

۳۔ ہُنر کا مقام تو صرف تلوار اور قلم کے سائے میں ملتا ہے۔ انہی دو ذرائع (تلوار اور قلم) سے انسان غلامی کے کنویں سے تخت شاہی پر بیٹھ سکتا ہے۔

۴۔ قلم تو خیر و اصلاح کا راستہ دکھانیوالا ہے جبکہ تلوار میدانِ جنگ کا راستہ دکھانے والی ہے۔ اے ہُنرمند شخص! یہ تو بتا دے کہ ان دونوں میں سے تُو نے کونسا راستہ اختیار کیا ہُوا ہے۔

۵۔ قلم عقل کی نشانی ہے اور تلوار ظلم و جبر کی اساس ہے۔ ان میں سے ایک (تلوار) اندرائن کی طرح کڑوی اور دوسرا (قلم) شہدِ شاہی کی طرح شیریں ہے۔

۶۔ نوکِ قلم ہی سے خیر کا طالب رہ۔ اگر تو اس خیر (قلم) سے کسی پر تباہی و بربادی لانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

۷ قلم بگیر و فزونی مجوی و غبن مکش
اگر به حکمت و علم اندر اہلِ پایہ گہی

۸ مکن بجای بدان نیک ازانکہ ظلم بود
چو نیک را بہ غلط جز بجای اُو بنہی

۹ قلم بگیر کہ سنگِ زر ست نوکِ قلم
بدو پدید شود ماں کہ تو کہین گرَہی

۱۰ قلم جُدا کند ای شاہ ! کہتر از مہتر
بہ کوتہی و درازی مدان کہی و مہی

۱۱ بہ پیشِ شیری صد خرہمی نہ دارد پای
دو من سرب بخورد دہ ستیر سیم گُہی

۱۲ اگر بہ تن چو کُہی قیمتت بسی نہ بُوَد
چو از خرد بسوی عاقلان سبک چو کَہی

ترجمہ

۷۔ اگر تُو علم و حکمت کے ذریعے کسی مسند و امارت کا مستحق ہے تو پھر قلم تھام لے۔
بڑائی کا متلاشی نہ رہ اور نقصان نہ پہنچایا کر۔

۸۔ نیک آدمی کو (قلم کے ذریعے) بُرے آدمی کی جگہ نہ بٹھایا کر۔ جب نیک آدمی
کو اُس کی اپنی جگہ سے اُٹھا کر غلط جگہ پر بٹھائے گا تو یہ ظلم ہوگا۔

۹۔ قلم ہی کو تھام لے نوکِ قلم ہی سونے کا سل ہے۔ قلم ہی کے ذریعے ہم پر واضح
ہوتا ہے کہ تُو ایک بہت چھوٹا سا گھڑا ہے۔

۱۰۔ اے شاہ! قلم ہی چھوٹے کو بڑے سے جُدا کر دیتا ہے جسم کے چھوٹے بڑے ہونے
سے کسی آدمی کے (بلحاظِ رُتبہ) چھوٹے یا بڑے ہونے کا اندازہ نہ کیا کر۔

۱۱۔ ایک شیر کے سامنے دو سو گدھے بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔ دس سیر
چاندی کی قیمت دو من سیسہ لے لیتا ہے۔

۱۲۔ جب تُو دانشمندوں کے نزدیک عقل کے اعتبار سے ایک تنکے کی طرح بے وزن ہے تو پھر جسمانی
طور پر پہاڑ جیسا اُونچا اور مضبوط ہونے کے باوجود بھی تیری کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

۱۳ وگر بہ لب شکری بی مزہ ست شکرِ تو
چو بی مزہ ست سخنہات ہمچو آبِ چھی

۱۴ زجہل بتر زی اہلِ علم نیست بدی
زہر بدی بجہی چون زجہلِ خود بجہی

۱۵ رہِ درِ حکماء گیر و زین عدو بگریز
کہ جز بہ عونِ حکیمان ازین عدو نہ رہی

ترجمہ

۱۳۔ جب تیری باتیں کاریز کے پانی کی طرح کڑوی ہوں تو شکر لب ہوتے ہوئے بھی تیری شکر لبی پھیکی بن جاتی ہے۔

۱۴۔ صاحبانِ علم و دانش کی نظر میں جہالت سے بڑھ کر کوئی بُرائی نہیں۔ اگر تو اپنی جہالت سے بدک گیا ہے تو پھر سمجھ لینا کہ دُنیا کی ہر بُرائی سے بدک گیا۔

۱۵۔ حکمائ کی دہلیز تک جانے والا راستہ اختیار کر لے اور جہالت جیسے دشمن سے راہِ فرار اختیار کر لے کیونکہ حکماء کی اعانت کے بغیر جہالت کے اس خطرناک دشمن سے تیرے لیے رہائی ممکن نہیں۔